بسم اللہ الرحمن الرحیم

دینی مدارس میں بنیادی طور پر سب سے زیادہ پڑھائی جانے والی کتاب

میزان الصرف

تصنیف: علامہ سراج الدین ابن عثمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

و

منشعب

تصنیف: ملا حمزہ بدایونی

مع حاشیہ اردو

از علامہ الحاج نذیر احمد مہروی مدظلہ
فاضل جامعہ انوار العلوم ملتان
بانی ومہتمم دار العلوم غوثیہ مہریہ چوک شاہ عباس ملتان

ناشر:
مکتبہ مہریہ
دار العلوم غوثیہ مہریہ چوک شاہ عباس ملتان 0301-7547507
مکتبہ حسان بن ثابت
سوئی گیس روڈ چوک بی سی جی ملتان 0333-6138350



ادارہ ضیاء السنۃ
نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ ملتان
0306-6521197
0333-6142767



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بداں اَسْعَدَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الدَّارَیْنِ..

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اچھا انجام متقین کے لئے ہے اور رحمت کاملہ نازل ہو اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپ کی ال اور آپ کے تمام اصحاب پر

(۱) مصنف نے برائے تبرک ومتابعت کلام مجید وعمل بحدیث نبوی اپنی کتاب کو بِسْمِ اللّٰہ سے شروع کیا بِسْمِ اللّٰہ اصل میں بِاِسْمِ تھا ہمزہ کثرت استعمال کی وجہ سے حذف ہو گیا، باء دراز اس لئے لکھا جاتا ہے کہ ہمزہ محذوفہ پر دلالت کرے اللہ اس ذات کا نام ہے جس کا موجود ہونا ضروری ہو اور وہ تمام صفات کاملہ کی جامع ہو بِسْمِ اللّٰہ میں لفظ اَللّٰہ کو اس لئے پہلے لایا گیا ہے کہ اَللّٰہ اسم ذات ہے اور ذات صفات پر مقدم ہوتی ہے اور رَحْمٰن کو رَحِیْم پر اس لئے مقدم لایا گیا ہے کہ رَحْمٰن ایسی صفت ہے جو ذات باری تعالی کے ساتھ مختص ہے اور رَحِیْم صفت عام ہے غیر باری تعالی پر بھی بولا جاتا ہے (۲) رب مصدر ہے جس کا مطلب ہے کسی چیز کو آہستہ آہستہ کمال تک پہنچادینا اور اس کا اطلاق ذات باری تعالی پر بطور مبالغہ از قبیل زَیْدٌ عَدْلٌ ہے عَالَمِیْن، عَالَم بفتح لام کی جمع ہے اور عَالَم اسم آلہ ہے جس کے معنی ہیں جاننے کا آلہ اصطلاح میں جَمِیْع مَاسِوَی اللّٰہ کو عَالَم کہتے ہیں بسا اوقات مخلوق کی ایک جنس کو بھی عَالَم کہدیا جاتا ہے جیسے عالم ملائکہ اسی اعتبار سے جمع کا صیغہ لایا گیا ہے (۳) مصنف کے قول رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے وہم ہوا کہ جس طرح وہ عَالَمِیْنَ کیلئے رب ہے قیامت کے روز اس کا فیضان بھی عَالَمِیْنَ کیلئے ہوگا لہذا وَالْعَاقِبَۃُ سے اس وہم کو دور کیا یعنی آخرت کی بھلائی صرف مُتَّقِیْن کیلئے ہے (۴) صَلٰوۃ کے معنی اس جگہ رحمت کاملہ ہیں یہ اصل میں صَلَوَۃ تھا واو الف سے بدل گیا رسول بمعنی مُرْسَل ہے اصطلاح میں رسول اس مقدس انسان کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالی احکام کی تبلیغ کیلئے مخلوق کی طرف بھیجے اور اس کے پاس کتاب یا نئی شریعت ہو (۵) آل کے تین معنی ہیں اہل وعیال، پیروکار، دوست اَصْحَاب صاحب کی جمع ہے جس کے معنی دوست ہیں صحابی وہ خوش بخت انسان ہے جسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بحالت ایمان نصیب ہوئی اور اسی حالت پر خاتمہ ہوا۔

(۶) بداں یہ دانستن سے امر کا صیغہ ہے مصنفین کی عادت ہے کہ جب ان کو کسی امر کے بیان میں اہتمام مقصود ہوتا ہے تو اس کے شروع میں لفظ بداں یا اس کی مثل لفظ لاتے ہیں تا کہ مخاطب اچھی طرح متوجہ ہو اور مطالب کی کسی باریکی کو نہ چھوڑے۔

سوال: مصنف نے کتاب کی ابتداء فارسی عبارت سے کیوں کی؟

جواب: تا کہ اس کتاب کا فارسی زبان میں ہونا معلوم ہو جائے (۷) اسعدک یہ باب افعال سے ماضی کا صیغہ ہے مگر معنی میں مستقبل کے ہے اس لئے کہ ماضی محل دعا میں مستقبل کے معنی میں ہوتی ہے یعنی خدائے برتر تجھ کو دونوں جہانوں میں نیک کرے مصنف نے دعا عربی زبان میں کی کیونکہ دعا عربی زبان میں زیادہ اثر رکھتی ہے۔

کہ جملہ افعال متصرفہ بر سہ گونہ است ماضی و مستقبل و حال و ہر چہ جز ایں سہ چیز ست متفرع ست ہم ازیں سہ اما ماضی فعلے را گویند کہ بزمانۂ گزشتہ تعلق دارد و آخرِ اُو مبنی باشد بر فتحہ قلت حروفہ او کثرت مگر بعارض۔

---

(۱) افعال فعل کی جمع ہے متصرفہ باب تفعل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے افعال متصرفہ کے معنی ہیں پھرنے والے افعال، اہل صرف کی اصطلاح میں افعال متصرفہ وہ ہیں جن کے مصدر سے ماضی مضارع اور امر کے صیغے بنیں (۲) یہ ایک سوال مقدر کا جواب ہے جس کی تقریر یہ ہے کہ افعال متصرفہ کی صرف تین قسمیں نہیں کیونکہ ان تین کے علاوہ امر و نہی بھی تو افعال متصرفہ کی قسمیں ہیں جواب ان تین قسموں کے علاوہ جو ہیں وہ ان تین سے بنتے ہیں۔

سوال:۔ ان تین کے علاوہ تو مصدر اور جامد بھی ہے حالانکہ وہ ان سے متفرع نہیں؟

جواب:۔ قول مصنف ''ہر چہ الخ'' سے مراد مشتقات ہیں بقرینہ لفظ متفرع

(۳) ماضی کی تعریف ماضی اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی گزرنے والا اصطلاح میں ماضی اس فعل کو کہتے ہیں جو زمانہ گزشتہ سے متعلق ہو۔

سوال:۔ ماضی کو ذکر میں مقدم کیوں کیا ہے؟ جواب:۔ اس لئے کہ اس میں جو زمانہ معتبر ہے وہ دیگر ازمنہ پر مقدم ہے۔

تنبیہ: زمانہ وقت کو کہتے ہیں اور زمانے تین ہیں ماضی، حال، استقبال درج ذیل شعر میں ہر ایک کی تعریف موجود ہے علامہ عبدالرشید فتح پوری فرماتے ہیں۔

؎ وقت جو موجود ہے وہ حال ہے گزرا ماضی آتا استقبال ہے

یعنی حال موجودہ زمانے کو کہتے ہیں لہذا جس فعل میں یہ زمانہ ہو وہ فعل حال کہلائے گا اور ماضی گزرے ہوئے زمانہ کو کہتے ہیں لہذا جس فعل میں گزرا ہوا زمانہ ہو وہ فعل ماضی کہلائے گا اور استقبال آئندہ زمانہ کو کہتے ہیں لہذا جس فعل میں آئندہ زمانہ ہوگا وہ فعل مستقبل کہلائے گا۔ جیسا کہ علامہ فتح پوری نے فرمایا:

؎ فعل اپنا نام وہ پا جائے گا اس کے اندر جو زمانہ آئے گا

(۴) ماضی کا آخر یعنی (لام کلمہ) مبنی ہوتا ہے فتحہ پر یعنی اس کے آخر میں ہمیشہ حرکت فتحہ آتی ہے مبنی اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں برقرار رکھا ہوا چونکہ ماضی کا آخر عوامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا بلکہ فتحہ پر ثابت و برقرار رہتا ہے اس لئے ماضی کا آخر مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ مبنی اور معرب کی تعریف درج ذیل شعر میں ملاحظہ کریں

؎ مبنی آں باشد کہ ماند برقرار۔ معرب آں باشد کہ گردد بار بار۔۔۔۔

مبنی وہ ہے جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے نہ بدلے اور معرب وہ ہے جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدل جائے۔

سوال: فعل ماضی کا آخر فتحہ پر مبنی کیوں ہوتا ہے؟ جواب: فعل ماضی مبنی تو اس لئے ہوتا ہے کہ فعل میں اصل یہ ہے کہ وہ مبنی ہو اور جو فعل مبنی نہیں ہوتے وہ خلاف اصل ہیں اور ماضی کا آخر فتحہ پر اس لئے مبنی ہوتا ہے کہ فتحہ حرکت خفیف ہے اور تخفیف پسندیدہ امر ہے۔

(۵) ماضی کے حروف کم ہوں یا زیادہ ہوں۔ کم کی تعداد تین حرف ہیں جیسے ضَرَبَ اور زیادہ کی تعداد چھ حروف ہیں جیسے اِسْتَنْصَرَ مصنف کے اس قول میں ماضی کی دو قسموں کی طرف اشارہ ہے اول ثلاثی یعنی تین حرفی جیسے ضَرَبَ دوم رباعی یعنی چار حرفی جیسے بَعْثَرَ ۔(۶) یہ قول سابق قول ''وآخر او الخ'' سے استثناء ہے یعنی ماضی کا آخر تمام احوال میں مبنی بر فتحہ ہوتا ہے بجز عارض کے، مثلاً ماضی کے آخر ضمیر متحرک آجائے تو آخر مبنی علی السکون ہو جاتا ہے جیسے ضَرَبْتَ ضَرَبْنَ اور واؤ آجائے تو مبنی علی الضم ہو جاتا ہے جیسے ضَرَبُوا

سوال: ضَرَبْتَ اور ضَرَبْنَ میں ماضی کا آخر ساکن کیوں ہو گیا ہے؟

جواب:۔ اس لئے کہ ماضی کے آخر میں ضمیر آنے سے اس میں مسلسل چار حرکتیں جمع ہو گئیں اور یہ اہل عرب کو پسند نہیں اس لئے ماضی کے آخر کو ساکن کر دیا گیا۔ قانونچہ عجیبہ میں ہے۔

؎ اجتماع اربع حرکات را ممنوع داں۔ چوں بود متوالی اندر کلمہ یا حکم آں

چوں فَعَلَ فَعِلَ فَعُلَ فَعْلَلَ چوں ضَرَبَ سَمِعَ کَرُمَ بَعْثَرَ اما مستقبل فعلے را گویند کہ بزمانہ آئندہ تعلق دارد۔ و آخراو مرفوع باشد مگر بعارض چوں یَفْعِلُ یَفْعَلُ یَفْعُلُ یُفَعْلِلُ چوں یَضْرِبُ یَسْمَعُ یَکْرُمُ یُبَعْثِرُ۔ اما حال فعلے را گویند کہ بزمانہ موجودہ تعلق دارد و صیغہ حال ہمچو صیغہ استقبال ست واز ہر یکے ازیں ماضی و مضارع چہاردہ کلمہ بیرون می آیند

یعنی ایک کلمہ میں یا جو ایک کلمہ کے حکم میں ہے اس میں اگر مسلسل چار حرکتیں جمع ہو جائیں تو یہ ممنوع ہے اور ضربت اور ضربن ایک کلمہ کے حکم میں ہیں یعنی یہ ضمیر فاعل کے اتصال سے ایک کلمہ کے حکم میں ہو گئے ہیں کیونکہ فاعل فعل کے جز کے منزلہ میں ہوتا ہے۔

(۱) پہلی تین مثالیں ماضی ثلاثی مجرد کی ہیں اور چوتھی مثال رباعی مجرد کی ہے۔

سوال: ثلاثی اور رباعی کس کو کہتے ہیں؟ جواب: چوں سہ حرفی بود ثلاثی داں۔ چار حرفی بود رباعی خواں۔

یعنی کلمہ تین حرفی ہو تو اس کو ثلاثی اور چار حرفی ہو تو اس کو رباعی کہتے ہیں گزشتہ تمام مثالیں فعل ثلاثی اور رباعی کی ہیں۔

سوال: مجرد کی تعریف کریں؟ جواب: چیست دانی مجرد آں کلمہ۔ کہ حروفش اصول بود ہمہ۔

یعنی مجرد وہ کلمہ ہے جس میں تمام حروف اصلی ہوں کوئی حرف زائد نہ ہو۔ ثلاثی میں حروف اصلی تین اور رباعی میں چار ہوتے ہیں بشرطیکہ تعلیل سے کم نہ ہو گئے ہوں جیسے قِ صیغہ امر حاضر میں تعلیل کے بعد ایک حرف رہ گیا ہے۔

سوال: ماضی ثلاثی مجرد کی تین مثالیں کیوں ذکر کی ہیں؟ جواب: اس لئے کہ ماضی ثلاثی مجرد تین وزن پر آتی ہے۔ اور یہ اختلاف اوزان عین کی حرکت کے اختلاف کی وجہ سے ہوتا ہے چونکہ رباعی کا عین کلمہ ساکن ہوتا ہے اس لئے اس کی ماضی کا صرف ایک ہی وزن آتا ہے اور ان مثالوں میں مصنف کا قول فَعَلَ فَعِلَ فَعُلَ اور فَعْلَلَ موزون بہ ہے اور ضَرَبَ سَمِعَ، کَرُمَ بَعْثَرَ موزون ہے۔

(۲) مستقبل، استقبال بمعنی پیش آمدن یعنی آگے آنا، سے صیغہ اسم فاعل ہے چونکہ اس فعل میں آئندہ زمانہ ہوتا ہے اس لئے اسکو مستقبل کہتے ہیں جیسا کہ مصنف نے کہا، مستقبل فعلے را الخ۔ یعنی مستقبل اس فعل کو کہتے ہیں جو زمانہ آئندہ سے متعلق ہو۔ (۳) اور مستقبل کا آخر مرفوع ہوتا ہے مصنف نے "آخر اُو مرفوع" کہکر مستقبل کے معرب ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے یعنی مستقبل کا آخر تمام احوال میں مرفوع ہوتا ہے بجز عوارض کے مثلاً حرف جازم یا ناصب داخل ہونے سے مستقبل مرفوع نہیں رہتا بلکہ مجزوم یا منصوب ہو جاتا ہے جیسے لَمْ یَضْرِبْ وَلَنْ یَّضْرِبَ اور نون جمع کے ساتھ مبنی علی السکون ہو جاتا ہے جیسے یَضْرِبْنَ و تَضْرِبْنَ۔

فائدہ: رفع پیش کو کہتے ہیں اور مرفوع اس فعل یا اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں پیش ہو جیسے یَضْرِبُ اور زَیْدٌ اور پیش کو رفع اس لئے کہتے ہیں کہ رفع کے معنی ہیں بلند کرنا اور اس حرکت کے تلفظ کے وقت نیچے والا لب اوپر کو اٹھتا ہے اور بلند ہوتا ہے۔

(۴) حال اس فعل کو کہتے ہیں جو زمانہ موجودہ سے متعلق ہو، اور حال کا صیغہ استقبال کے صیغہ کی مثل ہے یعنی اس کے لئے علٰیحدہ صیغہ نہیں کیونکہ زمانہ حال امر اعتباری ہے فی نفسہ اس کا کوئی وجود نہیں اس لئے یہ مستقبل کے تابع کر دیا گیا۔

سوال: مناسب یہ تھا کہ فعل ماضی کے ذکر کے بعد فعل حال کا بیان ہوتا کیونکہ فعل حال میں جو زمانہ ہوتا ہے وہ مستقبل کے زمانہ سے پہلے ہوتا ہے؟

جواب: فعل حال کا ذکر مؤخر اس لئے کیا کہ اس کے زمانہ کا سمجھنا طرفین یعنی ماضی و مستقبل کے سمجھے بغیر مشکل ہے۔ (۵) صیغة اصل میں صِوْغٌ تھا واؤ ساکن ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے یا ہو گیا اہل صرف کی اصطلاح میں صیغہ اس ہیئت و شکل کو کہتے ہیں جو کلمہ کو ترتیب حروف اور حرکات و سکنات سے حاصل ہوتی ہے۔

(۶) مضارع لغت میں بمعنی مشابہ ہے یہ مضارعت سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں ایک پستان سے دودھ پینا چونکہ مضارع حرکات و سکنات

سہ ازاں مر مذکر غائب راست وسہ ازاں مر مؤنث غائب راست وسہ ازاں مر مذکر حاضر راست وسہ ازاں مر مؤنث حاضر راست ودوازاں مر حکایت نفس متکلم راست دراول صیغہ۔ وحدان حکایت نفس متکلم مذکر ومؤنث یکساں ست ودر دوم صیغہ حکایت نفس متکلم تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث نیز یکساں ست وہر یکے ازیں ماضی ومضارع بر دوگونہ است معروف ومجہول وہر یکے ازیں نیز بر دوگونہ است اثبات ونفی۔

اور عدد حروف اور نکرہ کی صفت واقع ہونے میں اسم فاعل کے مشابہ ہے تو اس مشاکلت اور مشابہت کی وجہ سے اس کو مضارع کہتے ہیں گویا کہ دونوں رضائی بھائی ہیں جنہوں نے ایک پستان سے دودھ پیا ہے۔ علامہ عبدالرشید فتح پوری فرماتے ہیں:

جمع جس میں حال واستقبال ہو۔ وہ مضارع ہوتا ہے ای نیک خو۔

(۱) سوال: لفظ مر سے جو بمعنی خاص ہے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ مذکورہ صیغے ایک خاص معنی کے لئے موضوع ہیں حالانکہ کچھ صیغے مشترک ہیں جیسے تضرب اور تضربان؟ جواب: کلمہ "مر" زائد ہے جو تحسین کلام کے لئے ہے۔ مصنف نے یہ نہیں کہا کہ ان چودہ صیغوں میں سے دو صیغے متکلم کے ہیں، صرف یہ بتانے کے لئے کہ ان دو صیغوں میں متکلم اپنے نفس کی حکایت کرتا ہے یعنی جو کچھ دل میں ہے اس کی خبر دیتا ہے جیسا کہ صرف میر منظوم میں ہے۔

دو باقی بود حکایت نفس۔ کہ ہم خود کند روایت نفس۔

یعنی غائب اور حاضر کے چھ چھ صیغوں کے علاوہ باقی جو دو صیغے ہیں انمیں متکلم اپنی ذات کے متعلق بتاتا ہے اس لئے ان کو حکایت نفس متکلم کہتے ہیں۔

تنبیہ: متکلم بات کرنے والے کو کہتے ہیں اور مخاطب اس کو کہتے ہیں جس سے بات کی جائے اور غائب وہ ہے کہ جس کے متعلق بات کی جائے خواہ وہ سامنے ہو یا پوشیدہ ہو۔

(۲) وحدان بروزن فعلان واحد کی جمع ہے یعنی متکلم کا پہلا صیغہ واحد مذکر ومؤنث میں مشترک ہے اور دوسرا صیغہ تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث میں مشترک ہے۔

فائدہ : فعل باعتبار معنی وزمانہ تین قسم پر ہے، ماضی، مضارع اور امر لیکن معروف ومجہول صرف فعل ماضی اور مضارع ہوتا ہے اور امر صرف معروف ہوتا ہے۔ کیونکہ امر کی تعریف یعنی فاعل مخاطب سے کسی کام کو طلب کرنا یہ صرف امر حاضر معلوم پر ہی صادق آتا ہے۔

(۳) ماضی اور مضارع میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں معروف اور مجہول۔ (۴) معروف یہ پہلی قسم ہے اس کو معلوم بھی کہتے ہیں اس لئے کہ اس فعل کا فاعل معلوم ومعروف ہوتا ہے۔ معروف وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل جلی (جو لفظوں میں موجود ہو) کی طرف ہو برابر ہے کہ وہ فاعل اسم ظاہر ہو جیسے فَعَلَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ (زید نے کیا) یا اسم ضمیر جیسے فَعَلْتُ میں تُ (میں نے کیا) یا فاعل خفی (پوشیدہ) کی طرف ہو جیسے فَعَلَ (اس نے کیا)۔ (۵) مجہول: یہ دوسری قسم ہے فعل مجہول وہ ہے جو مفعول جلی یا خفی کی طرف منسوب ہو جیسے فُعِلَ زَیْدٌ (زید کیا گیا)۔

(۶) لفظ اثبات ونفی دونوں مصدر بمعنی مفعول ہیں یعنی ثابت کیا ہوا اور نفی کیا ہوا۔ فعل مثبت وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو جیسے فَعَلَ زَیْدٌ زید نے کیا۔ فعل منفی وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا نہ کرنا یا نہ ہونا معلوم ہو جیسے مَاضَرَبَ زَیْدٌ زید نے نہیں مارا۔

بحث اثبات فعل ماضی معروف

فَعَلَ فَعَلَا فَعَلُوْا فَعَلَتْ فَعَلَتَا فَعَلْنَ فَعَلْتَ فَعَلْتُمَا فَعَلْتُمْ فَعَلْتِ فَعَلْتُمَا فَعَلْتُنَّ فَعَلْتُ فَعَلْنَا

بحث اثبات فعل ماضی معلوم

فَعَلَ: (اس ایک مرد نے کیا) یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اور سب علامتوں سے خالی اور تمام صیغوں کی اصل ہے

فَعَلَا: (ان دو مردوں نے کیا) یہ تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے اس میں الف علامت تثنیہ کی اور ضمیر فاعل کی ہے

فَعَلُوْا: (ان سب مردوں نے کیا) یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے اس میں واؤ جمع مذکر کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔ واؤ جمع اور واؤ عاطفہ کے درمیان فرق کرنے کے لئے آخر میں الف لکھا جاتا ہے۔

فَعَلَتْ: (اس ایک عورت نے کیا) یہ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے اس میں تائے ساکن صرف علامت تانیث ہے۔

فَعَلَتَا: (ان دو عورتوں نے کیا) یہ تثنیہ مؤنث غائب کا صیغہ ہے اس میں تاء علامت تانیث ہے الف علامت تثنیہ اور ضمیر فاعل ہے۔

فَعَلْنَ: (ان سب عورتوں نے کیا) یہ جمع مؤنث غائب کا صیغہ ہے اس میں نون مفتوح جمع مؤنث غائب کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔

فَعَلْتَ: (تو ایک مرد نے کیا) یہ واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس میں تاء مفتوحہ علامت واحد مذکر حاضر اور ضمیر فاعل ہے۔

فَعَلْتُمَا: (تم دو مردوں نے کیا) یہ تثنیہ مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس میں تاء ضمیر فاعل اور الف علامت تثنیہ ہے اور میم عماد یعنی سہارا ہے

فَعَلْتُمْ: (تم سب مردوں نے کیا) یہ جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے اس میں تاء ضمیر فاعل اور میم علامت جمع ہے۔

فَعَلْتِ: (تو ایک عورت نے کیا) یہ واحد مؤنث حاضر کا صیغہ ہے اس میں تاء مکسورہ علامت صیغہ واحد مؤنث حاضر اور ضمیر فاعل ہے۔

فَعَلْتُمَا: (تم دو عورتوں نے کیا) یہ تثنیہ مؤنث حاضر کا صیغہ ہے اس میں تاء ضمیر فاعل اور الف علامت تثنیہ ہے اور میم عماد یعنی سہارا ہے

فَعَلْتُنَّ: (تم سب عورتوں نے کیا) یہ جمع مؤنث حاضر کا صیغہ ہے اس میں تاء ضمیر فاعل اور نون علامت صیغہ جمع مؤنث ہے۔

فَعَلْتُ: (میں ایک مرد یا ایک عورت نے کیا) یہ صیغہ واحد متکلم ہے اس میں تاء مضموم ضمیر فاعل اور علامت واحد متکلم ہے۔

فَعَلْنَا: (ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں نے کیا) یہ صیغہ متکلم مع الغیر ہے اس میں نا ضمیر فاعل اور علامت صیغہ ہے۔

فائدہ۔ افعال کی گردان میں اہل فن کے تین طریقے ہیں۔ ۱۔ غائب سے ابتداء کرنا اور متکلم پر ختم کرنا کیونکہ اس میں ادنی سے اعلی کی طرف ترقی ہے۔ ۲۔ متکلم سے شروع کر کے غائب پر ختم کرنا اس لئے کہ قوی کو مقدم کرنا اولی ہے اور قوی متکلم ہے پھر مخاطب اور غائب ضعیف ہے ۔۳۔ مخاطب سے شروع کر کے غائب پر ختم کرنا کیونکہ خیر الامور اوسطہا یعنی درمیانہ بہتر ہوتا ہے اور اوسط مخاطب ہے۔ لہذا مخاطب سے گردان کو شروع کرنا بہتر ہے۔

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل ماضی معروف بود چوں خواہی کہ مجہول بناکنی فاءِ فعل راضمہ کن وعین فعل راکسرہ بدہ دردوحال ولام کلمہ رابرحالت خود بگذارتا ماضی مجہول گردد۔

---

(۱) فصل کے لغوی معنی ہیں جدا کرنا۔مصنف نے لفظ فصل کہکر اس امر پر تنبیہ کی ہے کہ یہ بحث سابقہ بحث سے جدااورالگ ہے۔(۲) یعنی اگر ماضی مجہول بنانا چاہو تو فعل کے فاکلمہ کوضمہ اور عین کلمہ کو کسرہ دو، دوحال میں (جب کہ عین کلمہ پر فتحہ یاضمہ ہو)اور لام کلمہ کواس کی حالت پر چھوڑدو۔صرف میر منظوم میں ہے

چوں زماضی بناکنی مجہول۔کہ ثلاثی بودازاصول

فائے آں فعل راتو ضمہ بدہ۔عین اورابزیر کسرہ بنہ

فائدہ: ماضی مجہول بنانے کا قائدہ مذکورہ ثلاثی مجرد کے ابواب کے ساتھ خاص ہے۔اس قائدہ سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ ماضی معلوم اصل ہے اس لئے اس کومقدم کیا گیا ہے۔

(۳) ماضی مجہول بنانے کے لئے فاکلمہ کوضمہ اس لئے دیا جاتا ہے کہ ضمہ کا مرتبہ ثقل کی وجہ سے فتحہ کے مرتبہ سے کم ہے کہ فتحہ خفیف ہےاور ماضی مجہول کا رتبہ فرع ہونے کی وجہ سے ماضی معلوم سے کم ہے تو جب ماضی معلوم میں فاکلمہ کوفتحہ دیا(اس لئے کہ ماضی معلوم بکثرت آتی ہے اور جہاں کثرت ہو وہاں خفت کی ضرورت ہوتی ہے)تو تعادل اور برابری کے لئے ماضی مجہول میں فاکلمہ کوضمہ دیا گیااوراس لئے بھی کہ ماضی معلوم ومجہول میں فرق ہوجائے۔

(۴) ماضی کے لام کلمہ کواس کے حال پراس لئے چھوڑ دیا جاتا ہےاوراسمیں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جاتی کہ ماضی مبنی ہے جس میں تبدیلی نہیں ہوتی۔

فائدہ: ثلاثی مجرد کی ماضی معلوم کے تین وزن گزر چکے ہیں ان تینوں کی ماضی مجہول فُعِلَ کے وزن پرآتی ہے۔

سوال: یہ خاص نوعیت کی تبدیلی کیوں کی گئی؟ جواب: اس لئے کہ مجہول میں مفعول کی طرف نسبت ہوتی ہےاور یہ غیر معقول ہےاور فُـعِـلَ کا وزن بھی غیر معقول ہےاس مناسبت سے ثلاثی مجرد کی ماضی مجہول کیئے لئے یہ وزن رکھا گیا ہے۔

سوال: یہ وزن غیر معقول کیوں ہے؟

جواب: اس لئے کہ اس میں ضمہ تحقیقیہ سے کسرہ تحقیقیہ کی طرف خروج ہے جو کہ کلام عرب میں متروک ہے۔اوراس وزن کے غیر معقول ہونے کی وجہ سے صرف دواسم اس وزن پر بطریق شذوذ آئے ہیں وُعِلَ اور دُئِلَ اور شذوذ کا اعتبار نہیں کیا جاتا تو گویا کہ اسم میں یہ وزن آیا ہی نہیں۔ **فائدہ**: حرکت، زبر، زیر اور پیش کو کہتے ہیں اور جس حرف پران میں سے کوئی حرکت ہواسکو متحرک کہتے ہیں۔مبنی پر داخل ہونے والی حرکات کو بنائیہ کہتے ہیں جن کے نام یہ ہیں: ضم، پیش، فتح، زبر کسر، زیر۔اور معرب پر آنے والی حرکات کو حرکات اعرابیہ کہتے ہیں جن کے نام یہ ہیں: رفع، نصب، جر۔

بحث اثبات فعل ماضی مجہول

فُعِلَ فُعِلَا فُعِلُوْا فُعِلَتْ فُعِلَتَا فُعِلْنَ فُعِلْتَ فُعِلْتُمَا فُعِلْتُمْ فُعِلْتِ فُعِلْتُمَا فُعِلْتُنَّ فُعِلْتُ فُعِلْنَا

بحث اثبات فعل ماضی مجہول

فُعِلَ: وہ ایک مرد کیا گیا گزشتہ زمانہ میں صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول

فُعِلَا: وہ دو مرد کیئے گئے گزشتہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مذکر غاب فعل ماضی مجہول۔

فُعِلُوْا: وہ سب مرد کیئے گئے گزشتہ زمانہ میں صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مجہول ۔

فُعِلَتْ: وہ ایک عورت کی گئی گزشتہ زمانہ میں صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مجہول ۔

فُعِلَتَا: وہ دو عورتیں کی گئیں گزشتہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مؤنث غائب فعل ماضی مجہول۔

فُعِلْنَ: وہ سب عورتیں کی گئیں گزشتہ زمانہ میں صیغہ جمع مؤنث غائب فعل ماضی مجہول۔

فُعِلْتَ: تو ایک مرد کیا گیا گزشتہ زمانہ میں صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی مجہول۔

فُعِلْتُمَا: تم دو مرد کیئے گئے گزشتہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مذکر حاضر فعل ماضی مجہول۔

فُعِلْتُمْ: تم سب مرد کیئے گئے گزشتہ زمانہ میں صیغہ جمع مذکر حاضر فعل ماضی مجہول۔

فُعِلْتِ: تو ایک عورت کی گئی گزشتہ زمانہ میں صیغہ واحد مؤنث حاضر فعل ماضی مجہول ۔

فُعِلْتُمَا: تم دو عورتیں کی گئیں گزشتہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر فعل ماضی مجہول۔

فُعِلْتُنَّ: ۔تم سب عورتیں کی گئیں گزشتہ زمانہ میں صیغہ جمع مؤنث حاضر فعل ماضی مجہول۔

فُعِلْتُ: میں ایک مرد یا ایک عورت کیا گیا گزشتہ زمانہ میں صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مجہول

فُعِلْنَا: ہم دو مرد یا دو عورتیں یا ہم سب مرد یا سب عورتیں کیے گئے گزشتہ زمانہ میں صیغہ جمع متکلم فعل ماضی مجہول۔

فائدہ: ۔سوال:۔ جب فعل میں اصل یہ ہے کہ اس کا اسناد فاعل کی طرف ہو پس فعل مجہول میں خلاف اصل یعنی مفعول کی طرف اسناد کیا اختیار کیا گیا؟

جواب: ۔درج ذیل وجوہ میں سے کسی ایک وجہ کے پیش نظر: (۱) تعظیم فاعل کی وجہ سے جبکہ مفعول حقیر ہو جیسے **ضُرِبَ اللصُّ** (۲) تحقیر فاعل کی وجہ سے جبکہ مفعول عظیم ہو جیسے **شُتِمَ الاَمِیْرُ** (۳) جب فاعل معلوم ہو جیسے **خلِقَ الانسان ضعیفا** (۴) فاعل پر خوف کی وجہ سے اس کو ذکر نہیں کیا جیسے **قُتِلَ زَیْدٌ** (۵) جبکہ متکلم کو فاعل کا علم ہی نہ ہو۔

فصل: این ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل ماضی مجہول بود چوں خواہی کہ نفی بنا کنی مائے نفی دراول او در آرتا ماضی منفی گردد و مائے نفی در لفظ ماضی ہیچ عمل نکند چنانچہ بود ہمبراں طریق باشد لیکن عمل در معنی کند یعنی مثبت را بمعنی منفی گرداند۔

---

(۱) یعنی ماضی منفی بنانے کے لئے ما نافیہ ماضی مثبت کے شروع میں لاؤ۔

سوال: ماضی منفی بنانے کے لئے ما نافیہ ماضی کے اول میں کیوں لایا جاتا ہے وہ ضمائر کی مثل ماضی کے آخر میں کیوں نہیں پڑھایا جاتا؟

جواب: ما نافیہ صدارت کلام کو چاہتا ہے اگر آخر میں لایا جائے تو اس کی صدارت باطل ہو جائے گی اور اس لئے بھی تا کہ سننے والے کو آغاز کلام سے معلوم ہو جائے کہ یہ فعل مثبت نہیں بلکہ منفی ہے۔

(۲) کلمہ "ما" ماضی کے لفظ میں کوئی عمل نہیں کرتا یعنی ماضی کے آخر میں کسی قسم کی لفظی تبدیلی نہیں لاتا اس لئے کہ ماضی مبنی ہے اور مبنی میں کسی قسم کا لفظی تغیر و تبدل نہیں ہوتا بلکہ ماضی جس طرح پہلے تھی کلمہ ما کے داخل ہونے کے بعد بھی اسی طرح رہتی ہے۔

(۳) یعنی ماضی مثبت کو بمعنی ماضی منفی کر دیتا ہے۔ یہ ایک سوال مقدر کا جواب ہے جس کی تقریر یہ ہے کہ کلمہ ما فعل ماضی کے معنی میں بھی کوئی عمل نہیں کرتا کیونکہ نفی کلمہ ما سے مستفاد اور مفہوم ہوتی ہے نہ کہ فعل ماضی سے؟ جواب: معنی میں عمل کرنے سے مراد یہ ہے کہ دخول ما سے قبل ماضی سے اثبات مستفاد ہو رہا تھا لیکن دخول ما کے بعد کلمہ ما اور ماضی کے مجموعہ سے نفی مستفاد ہوتی ہے۔ لہذا کلمہ ما معنی میں تبدیلی کرتا ہے۔

سوال: ماضی مثبت کلمہ لا سے بھی منفی ہو جاتی ہے جیسے فلا صدق و لا صلی مصنف نے اس کا ذکر کیوں نہیں کیا؟

جواب (۱): ماضی پر کلمہ لا کا نفی کے لئے داخل ہونا قلیل ہے اس لئے اس کا ذکر نہیں کیا کیونکہ قلیل نہ ہونے کے درجہ میں ہوتا ہے۔

جواب (۲): اختصار کے پیش نظر ایسا کیا کیونکہ ماضی منفی بنانے کے لئے کلمہ لا چند شرطوں سے مشروط ہے۔ ۱۔ کلمہ لا نفی کے لئے ماضی پر تکرار کے ساتھ آئے گا جیسے فلا صدق و لا صلی ۔۲۔ جب ماضی محل دعاء میں واقع ہو تب آئے گا جیسے لَا اَھْلَکَکُمُ اللّٰہ ۔۳۔ جب ماضی جواب قسم میں واقع ہو جیسے وَاللّٰہِ لَا شَرِبْتُ۔ اور شاعر کا قول:

حَسْبُ الْمُحِبِّیْنَ فِی الدُّنْیَا عَذَابُھُمْ ۔۔۔ تَاللّٰہِ لَاعَذَّبَتْھُمْ سَقَرُ

یعنی اہل محبت کیلئے دنیا کی مصیبت کافی ہے خدا کی قسم انہیں جہنم کی سزا نہیں ملے گی۔

فائدہ: کلمہ ما تین قسم پر ہے:

۱۔ بمعنی لا جو مطلقاً فرمان کی نفی کیلئے ہے۔ جیسے ما ینظر ھؤلاء الا صیحۃ اور ما ماتوا و ما قتلوا :

۲: بمعنی لم جیسے ما فعلوہ الا قلیل منہم

۳: بمعنی لیس جو کہ نفی حال کیلئے ہے جیسے ما ھذا الا بشرا

بحث نفی فعل ماضی معروف

مَافَعَلَ مَـافَعَلَا مَافَعَلُوْا مَافَعَلَتْ مَافَعَلَتَا مَـافَعَلْنَ مَافَعَلْتَ مَافَعَلْتُمَا مَافَعَلْتُمْ مَـافَعَلْتِ مَافَعَلْتُمَا مَافَعَلْتُنَّ
مَافَعَلْتُ مَافَعَلْنَا

بحث نفی ماضی معروف

مَافَعَلَ: نہیں کیا اس ایک مرد نے زمانہ گزشتہ میں صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی منفی معلوم

مَافَعَلَا: نہیں کیا ان دو مردوں نے زمانہ گزشتہ میں صیغہ تثنیہ مذکر غائب فعل ماضی منفی معلوم

مَافَعَلُوْا: نہیں کیا ان سب مردوں نے زمانہ گزشتہ میں صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی منفی معلوم

مَافَعَلَتْ: نہیں کیا اس ایک عورت نے زمانہ گزشتہ میں صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی منفی معلوم

مَافَعَلَتَا: نہیں کیا ان دو عورتوں نے صیغہ تثنیہ مؤنث غائب فعل ماضی منفی معلوم

مَافَعَلْنَ: نہیں کیا ان سب عورتوں نے زمانہ گزشتہ میں صیغہ جمع مؤنث غائب فعل ماضی منفی معلوم

مَافَعَلْتَ: نہیں کیا تو ایک مرد نے زمانہ گزشتہ میں صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی منفی معلوم

مَافَعَلْتُمَا: نہیں کیا تم دو مردوں نے زمانہ گزشتہ میں صیغہ تثنیہ مذکر حاضر فعل ماضی منفی معلوم

مَافَعَلْتُمْ: نہیں کیا تم سب مردوں نے زمانہ گزشتہ میں صیغہ جمع مذکر حاضر فعل ماضی منفی معلوم

مَافَعَلْتِ: نہیں کیا تو ایک عورت نے زمانہ گزشتہ میں صیغہ واحد مؤنث حاضر فعل ماضی منفی معلوم

مَافَعَلْتُمَا: نہیں کیا تم دو عورتوں نے زمانہ گزشتہ میں صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر فعل ماضی منفی معلوم

مَافَعَلْتُنَّ: نہیں کیا تم سب عورتوں نے زمانہ گزشتہ میں صیغہ جمع مؤنث حاضر فعل ماضی منفی معلوم

مَافَعَلْتُ: نہیں کیا میں ایک مرد یا ایک عورت نے زمانہ گزشتہ میں صیغہ واحد متکلم فعل ماضی منفی معلوم

مَافَعَلْنَا: نہیں کیا ہم دو مرد یا دو عورتوں نے یا ہم سب مرد یا سب عورتوں نے زمانہ گزشتہ میں صیغہ جمع متکلم فعل ماضی منفی معلوم

فائدہ: ۔معروف کا معنی ہے پہچانا ہوا جب فعل کی نسبت فاعل کی طرف ہو اس وقت چونکہ فاعل معلوم ہوتا ہے اس لیے فعل کو معلوم یا معروف کہتے ہیں اور ماضی منفی معلوم اور مجہول کے صیغے ماضی مثبت معلوم اور مجہول کی طرح ہوتے ہیں معنی بھی اسکی طرح ہوتا ہے صرف منفی کے معنی میں لفظ نہیں بڑھایا جاتا ہے جیسے **فَعَلَ** کا معنی ہے کیا اس ایک مرد نے اور **مَـافَعَلَ** کا معنی ہے نہیں کیا اس ایک مرد نے **فُعِلَ** کا معنی ہے کیا گیا وہ ایک مرد اور **مَافُعِلَ** کا معنی ہے نہیں کیا گیا وہ ایک مرد

بحث نفی فعل ماضی مجہول

مَافُعِلَ مَافُعِلَا مَافُعِلُوْا مَافُعِلَتْ مَافُعِلَتَا مَافُعِلْنَ مَافُعِلْتَ مَافُعِلْتُمَا مَافُعِلْتُمْ مَافُعِلْتِ مَافُعِلْتُمَا مَافُعِلْتُنَّ مَافُعِلْتُ مَافُعِلْنَا

بحث نفی ماضی مجہول

مَافُعِلَ: نہیں کیا گیا وہ ایک مرد زمانہ گزشتہ میں صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی منفی مجہول۔

مَافُعِلَا: نہیں کیے گئے وہ دو مرد زمانہ گزشتہ میں صیغہ تثنیہ مذکر غائب فعل ماضی منفی مجہول۔

مَافُعِلُوْا: نہیں کیے گئے وہ سب مرد زمانہ گزشتہ میں صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی منفی مجہول۔

مَافُعِلَتْ: نہیں کی گئی وہ ایک عورت زمانہ گزشتہ میں صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی منفی مجہول۔

مَافُعِلَتَا: نہیں کی گئیں وہ دو عورتیں زمانہ گزشتہ میں صیغہ تثنیہ مؤنث غائب فعل ماضی منفی مجہول۔

مَافُعِلْنَ: نہیں کی گئیں وہ سب عورتیں زمانہ گزشتہ میں صیغہ جمع مؤنث غائب فعل ماضی منفی مجہول۔

مَافُعِلْتَ: نہیں کیا گیا تو ایک مرد زمانہ گزشتہ میں صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی منفی مجہول۔

مَافُعِلْتُمَا: نہیں کیے گئے تم دو مرد زمانہ گزشتہ میں صیغہ تثنیہ مذکر حاضر فعل ماضی منفی مجہول۔

مَافُعِلْتُمْ: نہیں کیے گئے تم سب مرد زمانہ گزشتہ میں صیغہ جمع مذکر حاضر فعل ماضی منفی مجہول۔

مَافُعِلْتِ: نہیں کی گئی تو ایک عورت زمانہ گزشتہ میں صیغہ واحد مؤنث حاضر فعل ماضی منفی مجہول۔

مَافُعِلْتُمَا: نہیں کی گئیں تم دو عورتیں زمانہ گزشتہ میں صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر فعل ماضی منفی مجہول۔

مَافُعِلْتُنَّ: نہیں کی گئیں تم سب عورتیں زمانہ گزشتہ میں صیغہ جمع مؤنث حاضر فعل ماضی منفی مجہول۔

مَافُعِلْتُ: نہیں کیا گیا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانہ گزشتہ میں صیغہ واحد متکلم فعل ماضی منفی مجہول۔

مَافُعِلْنَا: نہیں کیے گئے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا ہم سب مرد یا سب عورتیں زمانہ گزشتہ میں صیغہ جمع متکلم فعل ماضی مجہول

(ا) تثنیہ یا جمع ہونا اسم کی علامت اور اسم کا خاصہ ہے اور مَافُعِلَا مَافُعِلُوْا کو تثنیہ و جمع مجازاً کہہ دیا گیا ہے اس لیے کہ ان کا فاعل تثنیہ یا جمع ہے حقیقت میں تثنیہ کا جمع ہونا اسم کی صفت ہے اگر فعل کو تثنیہ یا جمع حقیقۃً قرار دیا جائے تو مَافُعِلَا کا معنی ہوگا نہیں کیے گئے وہ دو مرد زمانہ گزشتہ میں دو بار اور اس معنی کا کوئی بھی قائل نہیں۔

فوائد نافعه ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث ماضی مطلق بود چوں خواہی کہ ماضی قریب یا بعید یا استمراری وغیرہ بنا کنی پس اگر لفظ قَدْ بر ماضی مطلق داخل کنی ماضی قریب گردد چوں قَدْ ضَرَبَ واگر لفظ کَانَ داخل کنی ماضی بعید شود نحو کَانَ ضَرَبَ واگر آں را بر مضارع داخل کنی ماضی استمراری گردد چوں کَانَ یَفْعَلُ واگر بر ماضی مطلق لفظ لَعَلَّمَا در آری ماضی احتمالی گردد نحو لَعَلَّمَا فعل وہمچناں اگر بجائے لفظ لَعَلَّمَا لفظ لَیْتَمَا داخل کنی ماضی تمنائی گردد لَیْتَمَا ضَرَبَ..........

فوائد نافعه

(۱) فوائد، فائدہ کی جمع ہے اور نافعہ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل ہے بمعنی نفع دینے والے مصنف کی مراد یہ ہے کہ آنے والی باتیں اور قواعد بہت ہی مفید ہیں لہٰذا انہیں خوب یاد کر لیا جائے۔

(۲) ماضی مطلق وہ ہے جو بغیر قید ولحاظ قرب وبعد وغیرہ کے زمانہ گزشتہ پر دلالت کرے جیسے ضَرَبَ اس ایک مرد نے مارا، ضُرِبَ وہ مارا گیا

(۳) ماضی مطلق پر اگر لفظ قَدْ بڑھا دیا جائے تو اس کو ماضی قریب کہتے ہیں۔ ماضی قریب وہ ہے جو ایسے زمانہ پر دلالت کرے جو حال کے قریب ہے جیسے قَدْ ضَرَبَ اس نے ابھی مارا ہے، قَدْ ضُرِبَ وہ ابھی مارا گیا ہے

(۴) ماضی بعید اس کو کہتے ہیں جو اس گزشتہ زمانہ پر دلالت کرے جو حال سے دور ہے اور یہ ماضی مطلق پر لفظ کَانَ داخل کرنے سے بنتی ہے جیسے کَانَ ضَرَبَ اس نے مارا تھا، کان ضرب وہ مارا گیا تھا۔

(۵) ماضی استمراری مضارع پر لفظ کَانَ زیادہ کرنے سے بنتی ہے جیسے کَانَ یَضْرِبُ وہ مارتا تھا۔ اور ماضی استمراری وہ ہے جو گزرے ہوز مانہ پر بطور دوام وہمیشگی دلالت کرے۔

فائدہ: لفظ قَدْ تو تمام صیغوں میں قد ہی رہتا ہے لیکن کَانَ ماضی پر داخل ہو یا مضارع پر وہ تبدیل ہوتا رہتا ہے مثلاً کَانَ ضَرَبَ کَانَا ضَرَبَا کَانُوْا ضَرَبُوْا آخر تک گردان کر لیں اسی طرح کَانَ یَضْرِبُ کَانَا یَضْرِبَانِ کَانُوْا یَضْرِبُوْنَ آخر تک۔

(۶) ماضی احتمالی یا ماضی شکی وہ ہے جس میں وقوع فعل مشکوک ہو یعنی یقینی نہ ہو۔ یہ ماضی مطلق پر لفظ لَعَلَّمَا زیادہ کرنے سے بنتی ہے اور لفظ لَعَلَّمَا تمام صیغوں میں لَعَلَّمَا ہی رہتا ہے جیسے لَعَلَّمَا ضَرَبَ اس نے مارا ہوگا۔ لَعَلَّمَا ضُرِبَ وہ مارا گیا ہوگا۔ لَعَلَّمَا مَاضَرَبَ اس نے نہیں مارا ہوگا۔ لَعَلَّمَا مَاضُرِبَ وہ نہیں مارا گیا ہوگا۔

(۷) ماضی تمنائی وہ ہے جو زمانہ گزشتہ میں وقوع فعل کی تمنا وآرزو پر دلالت کرے۔ یہ ماضی مطلق پر لفظ لَیْتَمَا بڑھانے سے بنتی ہے۔ جیسے لَیْتَمَا ضَرَبَ کاش کہ وہ مارتا، لَیْتَمَا ضُرِبَ کاش کہ وہ مارا جاتا، لَیْتَمَا مَاضَرَبَ کاش کہ وہ نہ مارتا، لَیْتَمَا مَاضُرِبَ کاش کہ وہ نہ مارا جاتا۔

فائدہ: لفظ لَعَلَّمَا بھی ماضی معلوم، مجہول، مثبت ومنفی میں لَعَلَّمَا ہی رہتا ہے یعنی تبدیل نہیں ہوتا۔ چونکہ لفظ قَدْ اور لَعَلَّمَا اور لَیْتَمَا حرف ہیں اس لئے مانافیہ ان پر داخل نہیں ہوگا بلکہ ان کے مابعد فعل پر داخل ہوگا مثلاً قَدْ مَا فَعَلَ، لَعَلَّمَا مَافَعَلَ، لَیْتَمَا مَافَعَلَ کہیں گے اور لفظ کَانَ فعل ہے تو لفظ کَانَ پر ما داخل کر کے مَا کَانَ فَعَلَ کہیں گے اور ہر ایک ماضی کے چودہ چودہ صیغے ہوں گے۔ طلبہ کو گردان کر لینی چاہیے

بائید دانست کہ از ہر یک از ینہا چہاردہ چہاردہ صیغہ برمے آیند چنانکہ در ماضی مطلق گزشت۔

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث فعل ماضی بود چوں خواہی کہ مضارع بناکنی یکے را از علامتہائے مضارع دراوّلِ اُو درآر وفا کلمہ را ساکن کن وعین کلمہ را بر حالت خود بگذار و آخر او ضمہ کن ....

---

(۱) ماضی مطلق کی بحث میں صیغوں کی تفصیل گزر چکی ہے۔ قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ فعل کے اٹھارہ صیغے ہوں اس لئے کہ فاعل یعنی کام کرنے والے کی اٹھارہ صورتیں بنتی ہیں کیونکہ فاعل غائب ہوگا یا مخاطب یا متکلم، پھر ہر ایک کی چھ چھ صورتیں بنتی ہیں تین مذکر کی یعنی واحد، تثنیہ اور جمع اور اسی طرح تین مؤنث کی۔ لیکن استعمال چودہ صیغے ہوتے ہیں یعنی متکلم کے دو صیغے آتے ہیں۔ (۲) یعنی مضارع کی علامتوں میں سے کوئی ایک علامت اس کے اول میں لاؤ۔ مصنف کے قول 'دراول او' میں ضمیر او کے مرجع میں دو احتمال ہیں اول یہ کہ مرجع ماضی ہو یعنی ماضی کے اول میں مضارع کی کوئی علامت لاؤ۔ اس میں اس جانب اشارہ ہوگا کہ مضارع ماضی سے بنتا ہے کیونکہ ماضی و مضارع میں مناسبت موجود ہے وہ یہ کہ دونوں فعل ہیں۔ دوم یہ کہ ضمیر کا مرجع مصدر ہو یعنی مصدر کے شروع میں مضارع کی کوئی علامت لاؤ جیسا کہ بعض صرفیین کا مذہب ہے کہ مضارع مصدر سے بنا ہے کیونکہ مصدر اصل ہے۔

فائدہ: چونکہ ماضی و مضارع کے معنی میں مخالفت ہے اس لئے مضارع کے اول میں علامت بڑھاتے ہیں تا کہ لفظ میں بھی ماضی کے مخالف ہو جائے۔

سوال: تَنَزَّلَ کے اول میں علامت مضارع نہیں ہے حالانکہ یہ مضارع ہے؟

جواب: اس کے اول میں بھی تاء علامت مضارع تھی جو کہ حذف کر دی گئی کیونکہ اصل میں یہ تَتَنَزَّلَ تھا۔ اس تاء کے حذف کا قائدہ درج ذیل ہے:

تفعل یا تفاعل دے دوے تاء مضارع آوے۔ وچ معلوم مضارع جائز ہکوں سٹیا جاوے

(۳) فاکلمہ کو ساکن کرنے کا حکم ثلاثی مجرد کے ساتھ خاص ہے اور ساکن کرنے کی وجہ یہ ہے کہ علامت مضارع کے اضافہ کے بعد کلمہ میں چار مسلسل حرکتیں جمع ہو گئیں جو کہ مکروہ ہے لہذا فاکلمہ کو ساکن کر دیا گیا اور اگر چہ ساکن علامت مضارع کو کرنا چاہیے تھا کہ اس کے اضافہ سے یہ اجتماع لازم آیا مگر اس کو ساکن نہیں کیا جاسکتا کہ ساکن سے ابتداء متعذر ہے لہذا علامت کے مابعد کو ساکن کر دیا گیا۔ اشتقاق کی دو قسمیں ہیں ۱۔ اشتقاق بالذات ۲۔ اشتقاق بالواسطہ۔ جس کے پیش نظر صرفیین کے کلام میں تعارض ختم ہو جاتا ہے یعنی مضارع بالذات ماضی سے مشتق ہے اور بالواسطہ مصدر سے مشتق ہے۔

(۴) بہتر یہ تھا 'ضمہ کن' کی جگہ 'رفع کن' کہتے، کیونکہ مضارع معرب ہے اور معرب کی حرکت کا نام رفع ہے نہ کہ ضمہ۔ واضح رہے کہ مضارع کے آخر میں یہ ضمہ عامل معنوی کی وجہ سے ہوگا اور وہ عامل معنوی فعل مضارع کا عامل ناصب و جازم سے خالی ہونا ہے یعنی مضارع بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع کی علامتوں میں سے ایک علامت ماضی کے اول میں لا کر فاکلمہ کو ساکن کر دو اور اس کے آخر کو ضمہ دو۔

سوال: ماضی سے مضارع بنانے کے لئے حروف مضارع ماضی کے شروع میں کیوں لائے جاتے ہیں؟

جواب: مضارع کا آخر محل تغیر ہے اور علامت کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام حالتوں میں برقرار رہے اس لئے وہ اول میں بڑھائی جاتی ہے۔

علامت وہ ہوتی ہے جس سے چیز پہچانی جائے۔ علامت مضارع چار حروف ہیں جن کا مجموعہ اَتَیْنَ ہے بعض صرفیین نے کہا کہ حروف اتین علامت مضارع نہیں بلکہ حروف مضارع ہیں کیونکہ علامت بمعنی خاصہ ہے اور کسی شی کا خاصہ غیر شی میں نہیں پایا جاتا اور حروف اَتَیْنَ غیر مضارع (اسم) میں پائے جاتے ہیں لہذا یہ علامت مضارع نہیں۔ ان حروف کو زوائد اربعہ بھی کہتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ حروف زوائد میں سے ہیں اور کلام میں اصلی حروف پر زائد کئے جاتے ہیں۔

وعلامت مضارع چہار حرف اند الف وتا ویا ونون کہ مجموع وے اَتَیْنَ باشد۔ الف وحدان حکایت نفس متکلم راست وتا برائے ہشت کلمہ است سہ ازاں مر مذکر حاضر راست وسہ ازاں مر مؤنث حاضر راست ودو ازاں مر واحد وتثنیہ مؤنث غائب راست ویا برائے چہار کلمہ راست سہ ازاں مر مذکر غائب راست ویکے مر جمع مؤنث راست ونون برائے تثنیہ وجمع حکایت متکلم مذکر ومؤنث ست ودر ہفت محل نون اعرابی را در آر چہار تثنیہ کہ نون اعرابی در ینہا مکسور باشد ودو جمع مذکر غائب وحاضر ویکے واحد مؤنث حاضر کہ نون اعرابی در ینہا مفتوح باشد ونون جمع مؤنث چنانکہ در ماضی آید ہمچناں در مضارع نیز آید۔

---

(۱) مصنف نے علامت مضارع کی تفصیل بیان کرتے وقت ترتیب صرفی یا نحوی کا لحاظ نہیں کیا بلکہ لفظ اتین میں موجود حروف کی ترتیب کا لحاظ کیا ہے اور سب سے پہلے الف یعنی ہمزہ کے متعلق بتایا ہے کہ یہ واحد متکلم کی علامت ہے۔

فائدہ: چونکہ الف مبدء مخارج یعنی اقصیٰ حلق سے ہے اور متکلم مبدء تکلم ہے یعنی کلام کا آغاز متکلم سے ہوتا ہے اس مناسبت سے الف متکلم کو دیا گیا۔ یا اس لئے کہ انا ضمیر مرفوع برائے واحد متکلم میں الف ہے۔ (۲) چونکہ مؤنث مذکر کی فرع ہے اور تاء بھی واؤ کی فرع ہے کیونکہ واؤ سے بدلی ہوئی ہے تو اس فرعیت میں مناسبت کی وجہ سے واحد مؤنث غائب اور تثنیہ کے صیغوں کو تاء دی گئی۔ واؤ سے بدلی ہوئی تاء مخاطب مذکر ومؤنث کو اس لیے دی کہ واؤ کا مخرج منتہائے مخارج ہے یعنی مابین الشفتین اور مخاطب بھی منتہائے کلام ہے۔ (۳) یا کو غائب کے ساتھ خاص کیا کہ یا کا مخرج وسط ہے اور غائب متکلم اور مخاطب کے وسط میں ہوتا ہے یعنی متکلم ومخاطب کے مابین غائب کا ذکر ہوتا ہے۔ خواہ وہ موجود کیوں نہ ہو۔

(۴) نون کو تثنیہ وجمع متکلم کے صیغہ کے ساتھ اس لئے خاص کیا کہ نَحْنُ ضمیر منفصل میں نون ہے یا اس لئے کہ فعل ماضی کے صیغہ متکلم مع الغیر میں نون ہے جیسے ضَرَبْنَا۔ لہذا مضارع متکلم مع الغیر کے اول میں نون رکھا تا کہ ممکن حد تک ماضی ومضارع میں موافقت ہو جائے۔

(۵) مضارع کے ان سات صیغوں میں نون اعرابی اس لئے لایا جاتا ہے کہ ان صیغوں میں مضارع کا آخر اتصال ضمیر یعنی ضمیر لاحق ہونے کی وجہ سے آخر نہیں رہتا۔ بلکہ وسط (درمیان) کلمہ کے حکم میں ہو جاتا ہے اور فعل مضارع معرب ہے جس کا پیش (اعراب) ضمیر سے قبل نہیں آسکتا ہے۔ کیونکہ یہ بظاہر وسط کلمہ ہے اور ضمیر کے بعد بھی نہیں آسکتا کیونکہ ضمیر در حقیقت دوسرا کلمہ ہے لہذا اس (اعراب) کے بدلے آخر میں نون لایا جاتا ہے اسی لئے اس کو نون اعرابی کہتے ہیں۔ پھر تثنیہ کے صیغوں میں نون اعرابی مکسور ہوتا ہے اس لئے کہ کسرہ درمیانی حرکت ہے یعنی نہ بہت ثقیل ہے اور نہ بہت خفیف اور تثنیہ بھی واحد اور جمع کے درمیان ہے۔ (٦) یعنی وہ نون جو مضارع کی حرکت اعرابی کے قائم مقام ہے، جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر کے صیغوں میں وہ نون مفتوح ہوتا ہے جمع میں تو جمع کے کثیر المعنی ہونے کی وجہ سے نون اعرابی کو حرکت خفیف (فتحہ) دی جاتی ہے اور واحد مؤنث کے آخر میں یائے ثقیل کی وجہ سے نون کو حرکت فتحہ دی جاتی ہے۔

سوال: اگر نون اعرابی رفع اعرابی کے قائم مقام ہے تو یَفْعَلُوْنَ اور تَفْعَلُوْنَ میں کیوں آیا ہے ان صیغوں میں تو واؤ سے پہلے رفع موجود ہے؟

جواب: ان صیغوں میں واؤ کے ماقبل کا رفع (پیش) اعراب نہیں جو واحد میں تھا بلکہ یہ ضمہ (پیش) واؤ کی وجہ سے ہے اس لئے کہ واؤ کا ماقبل مضموم ہوتا ہے۔

(۷) نون جمع مؤنث غائب وحاضر جس طرح کہ ماضی میں آتا ہے مضارع میں بھی آتا ہے یعنی مضارع کے صیغہ جمع مؤنث غائب وحاضر کا نون ضمیری ہے اعرابی نہیں جس طرح کہ ماضی کے ان دو صیغوں میں نون ضمیری ہے لہذا حرف ناصب یا جازم کے داخل ہونے سے یہ نون محذوف نہیں ہوگا جیسے لَنْ یَّضْرِبْنَ اور لَنْ تَضْرِبْنَ اور لَمْ یَضْرِبْنَ اور لَمْ تَضْرِبْنَ

بحث اثبات فعل مضارع معروف

يَفْعَلُ ،يَفْعَلَانِ ،يَفْعَلُوْنَ ،تَفْعَلُ، تَفْعَلَانِ ،يَفْعَلْنَ ،تَفْعَلُ، تَفْعَلَانِ ،تَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلِيْنَ، تَفْعَلَانِ، تَفْعَلْنَ،اَفْعَلُ ، نَفْعَلُ

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل مضارع معروف بود چوں خواہی کہ مضارع مجہول بناکنی علامت مضارع راضمہ دہ

بحث اثبات فعل مضارع معروف

يَفْعَلُ: وہ ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا زمانہ حال یا استقبال میں صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم

يَفْعَلَانِ: وہ دو مرد کرتے ہیں یا کریں گے زمانہ حال یا استقبال میں صیغہ تثنیہ مذکر غائب فعل مضارع معلوم۔

يَفْعَلُوْنَ: وہ سب مرد کرتے ہیں یا کریں گے زمانہ حال یا استقبال میں صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع معلوم

تَفْعَلُ: وہ ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی زمانہ حال یا استقبال میں صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع معلوم

تَفْعَلَانِ: وہ دو عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی زمانہ حال یا استقبال میں صیغہ تثنیہ مؤنث غائب فعل مضارع معلوم

يَفْعَلْنَ: وہ سب عورتیں کرتی یا کریں گی زمانہ حال یا استقبال میں صیغہ جمع مؤنث غائب فعل مضارع معلوم

تَفْعَلُ: تو ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا زمانہ حال یا استقبال میں صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع معلوم

تَفْعَلَانِ: تم دو مرد کرتے ہو یا کرو گے زمانہ حال یا استقبال میں صیغہ تثنیہ مذکر حاضر فعل مضارع معلوم

تَفْعَلُوْنَ: تم سب مرد کرتے ہو یا کرو گے زمانہ حال یا استقبال میں صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع معلوم

تَفْعَلِيْنَ: تو ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی زمانہ حال یا استقبال میں صیغہ واحد مؤنث حاضر فعل مضارع معلوم

تَفْعَلَانِ: تم دو عورتیں کرتی ہو یا کرو گی زمانہ حال یا استقبال میں صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر فعل مضارع معلوم

تَفْعَلْنَ: تم سب عورتیں کرتی ہو کرو گی زمانہ حال یا استقبال میں صیغہ جمع مؤنث حاضر فعل مضارع معلوم

اَفْعَلُ: میں ایک مرد یا ایک عورت کرتا ہوں یا کروں گا زمانہ حال یا استقبال میں صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم

نَفْعَلُ: ہم دو مرد یا دو عورتیں یا ہم سب مرد یا سب عورتیں کرتی ہیں یا کریں گے زمانہ حال یا استقبال میں صیغہ جمع متکلم

(۱) مجہول چونکہ معروف کی فرع ہے اس لئے مضارع معروف کے بعد مجہول کا ذکر کیا ہے یعنی مضارع معروف سے مجہول بناتے وقت مضارع مجہول میں علامت مضارع کو ضمہ دیا جاتا ہے تاکہ ماضی مجہول سے اس کی موافقت ہو جائے کہ اس کا اول بھی مضموم ہوتا ہے اور مضارع معروف سے بھی ممتاز ہو جائے کیونکہ اس میں علامت مضارع کا فتحہ ہوتا ہے سوائے ان ابواب کے جن کی ماضی میں چار حرف ہیں خواہ تمام اصلی یا بعض اصلی اور بعض زائد ہوں جیسے اَکْرَمَ کا مضارع يُكْرِمُ ،صَرَّفَ کا مضارع يُصَرِّفُ ،قَاتَلَ کا مضارع يُقَاتِلُ اور دَحْرَجَ کا مضارع يُدَحْرِجُ ۔قانونچہ شاہ ولایت میں ہے: جو ماضی چوحرفی ہووے وچ مضارع معلوم۔ حرف اتیان ضمہ پڑھ دے صرفی جان لزوم۔

وعین کلمہ رافتحہ دردو حال ولام کلمہ را بر حالت خود بگذار تا مضارع مجہول گردد۔

بحث اثبات فعل مضارع مجہول

یُفْعَلُ یُفْعَلَانِ یُفْعَلُوْنَ تُفْعَلُ تُفْعَلَانِ یُفْعَلْنَ تُفْعَلُ تُفْعَلَانِ تُفْعَلُوْنَ تُفْعَلِیْنَ تُفْعَلَانِ تُفْعَلْنَ اُفْعَلُ نُفْعَلُ

---

(۱) اور عین کلمہ کو فتحہ دو چونکہ ماضی کی نسبت مضارع ثقیل ہے اور مضارع مجہول میں علامت مضارع مضموم ہوتی ہے اس لئے برائے اعتدال مضارع مجہول کے عین کلمہ کو فتحہ دیا جاتا ہے۔ (۲) یعنی جب عین کلمہ مکسور ہو یا مضموم تو فتحہ دیا جاتا ہے اگر پہلے ہی مفتوح ہے جیسے یَسْمَعُ ،تو پھر فتحہ دینے کی ضرورت نہیں۔ (۳) لام کلمہ کو اس کے حال پر چھوڑ دو، یعنی اس کو مضموم رہنے دو، کیونکہ مضارع معرب ہے اور اس کے آخر میں ضمہ ضروری ہے (مگر یہ کہ کوئی عارض موجود ہو) جیسے حرف ناصب داخل ہونے سے مضارع منصوب ہو جاتا ہے جیسے لَن یَّضْرِبَ اور حرف جازم داخل ہونے سے مجزوم ہو جاتا ہے جیسے لَمْ یَضْرِبْ اور نون تاکید داخل ہونے سے مضارع کا آخر مبنی بر فتحہ ہو جاتا ہے جیسے لَیَضْرِبَنَّ۔

بحث اثبات فعل مضارع مجہول

یُفْعَلُ: کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا وہ ایک مرد زمانہ حال یا استقبال میں

یُفْعَلَانِ: کئے جاتے ہیں یا کئے جائیں گے وہ دو مرد زمانہ حال یا استقبال میں

یُفْعَلُوْنَ: کئے جاتے ہیں یا کئے جائیں گے وہ سب مرد زمانہ حال یا استقبال میں

تُفْعَلُ : کی جاتی ہے یا کی جائے گی وہ ایک عورت زمانہ حال یا استقبال میں

تُفْعَلَانِ: کی جاتی ہیں یا کی جائیں گی وہ دو عورتیں زمانہ حال یا استقبال میں

یُفْعَلْنَ: کی جاتی ہیں یا کی جائیں گی وہ سب عورتیں زمانہ حال یا استقبال میں

تُفْعَلُ: کیا جاتا ہے یا کیا جائیگا تو ایک مرد زمانہ حال یا استقبال میں

تُفْعَلَانِ: کئے جاتے ہو یا کئے جاؤ گے تم دو مرد زمانہ حال یا استقبال میں

تُفْعَلُوْنَ: کئے جاتے ہو یا کئے جاؤ گے تم سب مرد زمانہ حال یا استقبال میں

تُفْعَلِیْنَ: کی جاتی ہے یا کی جائے گی تو ایک عورت زمانہ حال یا استقبال میں

تُفْعَلَانِ: کی جاتی ہو یا کی جاؤ گی تم دو عورتیں زمانہ حال یا استقبال میں

تُفْعَلْنَ: کی جاتی ہو یا کی جاؤ گی تم سب عورتیں زمانہ حال یا استقبال میں

اُفْعَلُ: کیا جاتا ہوں یا کیا جاؤں گا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانہ حال یا استقبال میں

نُفْعَلُ: کئے جاتے ہیں یا کئے جائیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا ہم سب مرد یا سب عورتیں زمانہ حال یا استقبال میں

فصل ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل مضارع مجہول بود چوں خواہی کہ نفی بلا بنا کنی لائے نفی دراول اُو در آر لائے نفی در لفظ مضارع ہیچ عمل نکند چنانکہ بود ہمبراں طریق باشد لیکن عمل در معنی کند یعنی مثبت را بمعنی منفی گرداند۔

فائدہ: ۔علامت مضارع اصل میں الف، واؤ، یا اور نون ہیں جن کا مجموعہ اَوَیْن ہے پھر واؤ کو تاء کیا تو مجموعہ اتین ہو گیا اس تبدیلی کی وجہ یہ ہے کہ مثال واوی کے مضارع پر جب واؤ عاطفہ داخل ہوتا تو تین واؤ جمع ہو جاتے مثلاً وَوَوْجَلُ جو کہ وَجِلَ کا مضارع ہے اور تین واؤ کا اجتماع مکروہ ہے اور واؤ کا تاء کرنا عرب سے مسموع ہے جیسے اِتَّقَدَ جو اصل میں اِوْتَقَدَ تھا لہٰذا یہاں بھی واؤ کو تاء کر دیا۔

(۱) چونکہ فعل مضارع معرب ہے لہذا یہاں سے ان عوامل کا بیان فرماتے ہیں جو صرف مضارع کے معنی میں عامل ہیں ان میں سے ایک لا ہے یعنی جب نفی بلا بنانا ہو تو لائے نفی مضارع کے اول میں لاؤ۔

سوال: مصنف نے لائے نفی کی بحث کو مضارع مثبت کے بعد کیوں ذکر کیا؟

جواب: اس لئے کہ نفی مثبت کی فرع ہے اور فرع بعد میں ہوتا ہے۔

سوال: لائے نفی مضارع کے اول میں کیوں آتا ہے؟

جواب: تاکہ ابتداء کلام سے سامع کو اطلاع ہو جائے کہ یہ کلام منفی ہے۔

(۲) اور لائے نفی فعل مضارع کے لفظ میں کچھ عمل نہیں کرتا۔ بلکہ مضارع لائے نفی کے داخل ہونے سے پہلے جس طرح تھا اسی طرح رہ جاتا ہے یعنی مضارع جس طرح کہ رفع اعرابی سے مرفوع تھا جیسے یَضْرِبُ دخول لا کے بعد بھی مرفوع رہے گا جیسے لَا یَضْرِبُ۔

(۳) مصنف یہاں سے ایک وہم کا ازالہ کرتے ہیں وہ یہ کہ لائے نفی مضارع کے معنی میں بھی کوئی تبدیلی نہیں کرتا کیونکہ نفی تو کلمہ لا سے مستفاد ہے؟ جواب یہ ہے کہ لائے نفی معنی میں عمل (تبدیلی) کرتا ہے وہ یہ کہ مضارع مثبت کو بمعنی منفی کر دیتا ہے۔ یعنی مکمل صیغہ لَا یَفْعَلُ سے نفی مستفاد ہوتی ہے نہ تنہا لا سے۔

سوال: نفی فعل مضارع کے لئے کلمہ لا کی مثل لفظ ما بھی آتا ہے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے "وَمَا یُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ" پھر لا کی تخصیص کی کیا وجہ ہے اور ما کے ذکر کو کیوں چھوڑ دیا گیا ہے؟

جواب: چونکہ لا کے ساتھ مضارع کی نفی ما کی نسبت کثیر ہے اس لئے مصنف نے لا کے ذکر پر اکتفاء کیا ہے۔ کیونکہ جو قلیل ہو وہ معدوم کے درجہ میں ہوتا ہے۔

بحث نفی فعل مضارع معروف

لَایَفْعَلُ لَایَفْعَلَانِ لَایَفْعَلُوْنَ لَاتَفْعَلُ لَاتَفْعَلَانِ لَایَفْعَلْنَ لَاتَفْعَلُ لَاتَفْعَلَانِ لَاتَفْعَلُوْنَ لَاتَفْعَلِیْنَ لَاتَفْعَلَانِ لَاتَفْعَلْنَ لَااَفْعَلُ لَانَفْعَلُ

بحث نفی مضارع معروف

لَایَفْعَلُ: نہیں کرتا یا نہیں کرے گا وہ ایک مرد زمانہ حال یا استقبال میں

لَایَفْعَلَانِ: نہیں کرتے یا نہیں کریں گے وہ دو مرد زمانہ حال یا استقبال میں

لَایَفْعَلُوْنَ: نہیں کرتے یا نہیں کریں گے وہ سب مرد زمانہ حال یا استقبال میں

لَاتَفْعَلُ: نہیں کرتی یا نہیں کرے گی وہ ایک عورت زمانہ حال یا استقبال میں

لَاتَفْعَلَانِ: نہیں کرتیں یا نہیں کریں گی وہ دو عورتیں زمانہ حال یا استقبال میں

لَایَفْعَلْنَ: نہیں کرتیں یا نہیں کریں گی وہ سب عورتیں زمانہ حال یا استقبال میں

لَاتَفْعَلُ: نہیں کرتا یا نہیں کرے گا تو ایک مرد زمانہ حال یا استقبال میں

لَاتَفْعَلَانِ: نہیں کرتے یا نہیں کرو گے تم دو مرد زمانہ حال یا استقبال میں

لَاتَفْعَلُوْنَ: نہیں کرتے یا نہیں کرو گے تم سب مرد زمانہ حال یا استقبال میں

لَاتَفْعَلِیْنَ: نہیں کرتی یا نہیں کرے گی تو ایک عورت زمانہ حال یا استقبال میں

لَاتَفْعَلَانِ: نہیں کرتیں یا نہیں کرو گی تم دو عورتیں زمانہ حال یا استقبال میں

لَاتَفْعَلْنَ: نہیں کرتیں یا نہیں کرو گی تم سب عورتیں زمانہ حال یا استقبال میں

لَااَفْعَلُ: نہیں کرتا یا نہیں کروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانہ حال یا استقبال میں

لَانَفْعَلُ: نہیں کرتے یا نہیں کریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا ہم سب مرد یا سب عورتیں زمانہ حال یا استقبال میں

سوال:۔ **لَا اَفْعَلُ** کو صیغہ واحد متکلم مضارع منفی قرار دینا درست نہیں کیونکہ واحد متکلم مضارع کی علامت الف ہے جیسا کہ مضارع کے بیان میں گزرا ہے اور اس صیغہ میں الف نہیں ہے اس لیے کہ الف ساکن ہوتا ہے۔

جواب:۔ علامت مضارع ہمزہ ہے اور مذکورہ بالا صیغہ میں ہمزہ موجود ہے اور مضارع کے بیان میں ہمزہ کو الف سے تعبیر کر دیا گیا ہے کیونکہ ہمزہ متکلم شکل وصورت میں الف جیسا ہوتا ہے اور یہ ہمزہ قطعی ہے یہی وجہ ہے کہ **لَا اَضْرِبُ** میں تلفظ میں پائی جاتی ہے۔

بحث نفی فعل مضارع مجہول

لَایُفۡعَلُ لَایُفۡعَلَانِ لَایُفۡعَلُوۡنَ لَاتُفۡعَلُ لَاتُفۡعَلَانِ لَایُفۡعَلۡنَ لَاتُفۡعَلُ لَاتُفۡعَلَانِ لَاتُفۡعَلُوۡنَ لَاتُفۡعَلِیۡنَ لَاتُفۡعَلَانِ لَاتُفۡعَلۡنَ لَااُفۡعَلُ لَانُفۡعَلُ

بحث نفی مضارع مجہول

لَایُفۡعَلُ: نہیں کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جائے گا وہ ایک مرد زمانہ حال یا استقبال میں

لَایُفۡعَلَانِ: نہیں کیے جاتے یا نہیں کیے جائیں گے وہ دو مرد زمانہ حال یا استقبال میں

لَایُفۡعَلُوۡنَ: نہیں کیے جاتے یا نہیں کیے جائیں گے وہ سب مرد زمانہ حال یا استقبال میں

لَاتُفۡعَلُ: نہیں کی جاتی ہے یا نہیں کی جائے گی وہ ایک عورت زمانہ حال یا استقبال میں

لَاتُفۡعَلَانِ: نہیں کی جاتی یا نہیں کی جائیں گی وہ دو عورتیں زمانہ حال یا استقبال میں

لَایُفۡعَلۡنَ: نہیں کی جاتی یا نہیں کی جائیں گی وہ سب عورتیں زمانہ حال یا استقبال میں

لَاتُفۡعَلُ: نہیں کیا جاتا یا نہیں کیا جائیگا تو ایک مرد زمانہ حال یا استقبال میں

لَاتُفۡعَلَانِ: نہیں کیے جاتے یا نہیں کیے جاؤ گے تم دو مرد زمانہ حال یا استقبال میں

لَاتُفۡعَلُوۡنَ: نہیں کیے جاتے یا نہیں کیے جاؤ گے تم سب مرد زمانہ حال یا استقبال میں

لَاتُفۡعَلِیۡنَ: نہیں کی جاتی یا نہیں کی جائے گی تو ایک عورت زمانہ حال یا استقبال میں

لَاتُفۡعَلَانِ: نہیں کی جاتی یا نہیں کی جاؤ گی تم دو عورتیں زمانہ حال یا استقبال میں

لَاتُفۡعَلۡنَ: نہیں کی جاتی یا نہیں کی جاؤ گی تم سب عورتیں زمانہ حال یا استقبال میں

لَااُفۡعَلُ: نہیں کیا جاتا یا نہیں کیا جاؤں گا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانہ حال یا استقبال میں

لَانُفۡعَلُ: نہیں کیے جاتے یا نہیں کیے جائیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا ہم سب مرد یا سب عورتیں زمانہ حال یا استقبال میں

۔ہمزہ حرف ہے یا حرکت اس میں اختلاف ہے، بعض کے نزدیک یہ حرکت ہے کیونکہ حرکت کی طرح کتابت میں ہمزہ کیلئے کوئی شکل وصورت متعین نہیں جس طرح کہ حرکت کبھی پیش کی شکل میں ہوتی ہے اور کبھی زیر یا زبر کی شکل میں، لیکن اکثر کے نزدیک یہ حرف ہے کیونکہ یہ کبھی ساکن ہوتا ہے اس صورت میں سکون اور حرکت کا اجتماع لازم آئے گا جو اجتماع نقیضین کی وجہ سے ممتنع ہے۔

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث نفی فعل مضارع بلا بود چوں خواہی کہ نفی تاکید بلن بناکنی لن دراول فعل مضارع درآر وایں نفی را نفی تاکید بلن گویند وآں در فعل مستقبل در پنج محل نصب کند وآں پنج محل انیست واحد مذکر غائب واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر ودو صیغہ حکایت نفس متکلم ودر ہفت محل نون اعرابی را ساقط گرداند چہار تثنیہ ودو جمع مذکر غائب وحاضر ویکی واحد مؤنث حاضر ودر دو کلمہ یعنی جمع مؤنث غائب وحاضر در لفظ ہیچ عمل نکند ولن مضارع را بمعنی مستقبل منفی گرداند۔

---

(۱) چونکہ لن ناصبہ فعل مضارع کے لفظ میں بھی تبدیلی کرتا ہے اس لئے اس کو لائے نفی کے بعد ذکر کیا جو صرف معنی میں تبدیلی کرتا ہے۔ (۲) مصنف نے یہاں "دراول او" نہیں کہا بلکہ "دراول فعل مضارع" کہا تاکہ یہ وہم نہ ہو کہ ضمیر "او" نفی فعل مضارع کی طرف راجع ہے کیونکہ اس سے یہ لازم آئے گا کہ لن نفی فعل مضارع کے اول میں آتا ہے جو کہ خلاف واقع ہے۔ (۳) اور اس نفی کو نفی تاکید بلن کہتے ہیں۔ مصنف کا یہ قول اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے نزدیک مختار یہ ہے کہ لن مطلق نفی یا نفی تابید کے لئے نہیں بلکہ نفی تاکید کے لئے ہے۔ (۴) یہاں سے مصنف پہلا عمل بیان کرتے ہیں وہ یہ کہ کلمہ لن فعل مضارع میں پانچ جگہ نصب کرتا ہے جیسا کہ صرف میر منظوم میں ہے:

در ناصب گرفت آنجا جا   فتح آخر بمفرد ست سزا

یعنی مضارع پر حرف ناصب داخل ہو تو صیغہ مفرد میں فتحہ آئے گا اور جمع متکلم میں بھی۔

سوال: لن فعل مضارع کو نصب کیوں کرتا ہے؟

جواب: لن کو ان کے ساتھ تعداد حروف، حرکت، سکون اور معنی میں مشابہت ہے اور ان فعل مضارع کے نواصب میں اصل ہے تو اس کی مشابہت کی وجہ سے لن بھی فعل مضارع کو نصب کرتا ہے۔ لن ناصبہ کا دوسرا لفظی عمل یہ ہے کہ سات جگہ مضارع کے آخر سے نون اعرابی کو گرا دیتا ہے۔ جیسا کہ قانونچہ شاہ ولایت میں ہے:

لاحق نون ثقیل خفیفہ داخل ناصب جازم   نون اعرابی حذف کریندے جانو واجب لازم

(۵) یعنی صیغہ جمع مؤنث غائب وجمع مؤنث حاضر میں لن ناصبہ لفظی عمل نہیں کرتا کیونکہ ان دو صیغوں کے آخر میں نہ رفع ہے اور نہ اس کا بدل نون اعرابی بلکہ نون ضمیری ہے جو مبنی ہوتا ہے۔ صرف میر منظوم میں ہے:

نون بیفگن زصیغہا   الا آنکہ باشد ضمیر نسا

یعنی لن ناصبہ کی وجہ سے مضارع کے آخر سے نون اعرابی گرادو مگر جس مضارع کے آخر میں نون ضمیر جمع مؤنث ہو اس کو باقی رکھو۔ (۶) یہ کلمہ لن کا معنوی عمل ہے کہ وہ مضارع کو نفی مؤکد مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے لہذا لَن یَّضرِبَ کا معنی ہوگا، وہ ایک مرد ہرگز نہیں مارے گا۔

بحث نفی تاکید بلَنْ در فعل مستقبل معروف

لَنْ یَّفْعَلَ لَنْ یَّفْعَلَا لَنْ یَّفْعَلُوْا لَنْ تَفْعَلَ لَنْ تَفْعَلَا لَنْ یَّفْعَلْنَ لَنْ تَفْعَلَ لَنْ تَفْعَلَا لَنْ تَفْعَلُوْا لَنْ تَفْعَلِیْ

لَنْ تَفْعَلَا لَنْ تَفْعَلْنَ لَنْ اَفْعَلَ لَنْ نَّفْعَلَ

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف

لَن یَّفْعَلَ: ہرگز نہیں کرے گا وہ ایک مرد زمانہ آئندہ میں

لَن یَّفْعَلَا: ہرگز نہیں کریں گے وہ دو مرد زمانہ آئندہ میں

لَن یَّفْعَلُوْا: ہرگز نہیں کریں گے وہ سب مرد زمانہ آئندہ میں

لَنْ تَفْعَلَ: ہرگز نہیں کرے گی وہ ایک عورت زمانہ آئندہ میں

لَنْ تَفْعَلَا: ہرگز نہیں کریں گی وہ دو عورتیں زمانہ آئندہ میں

لَن یَّفْعَلْنَ :ہرگز نہیں کریں گی وہ سب عورتیں زمانہ آئندہ میں

لَنْ تَفْعَلَ: ہرگز نہیں کرے گا تو ایک مرد زمانہ آئندہ میں

لَنْ تَفْعَلَا :ہرگز نہیں کرو گے تم دو مرد زمانہ آئندہ میں

لَنْ تَفْعَلُوْا :ہرگز نہیں کرو گے تم سب مرد زمانہ آئندہ میں

لَنْ تَفْعَلِیْ :ہرگز نہیں کرے گی تو ایک عورت زمانہ آئندہ میں

لَنْ تَفْعَلَا :ہرگز نہیں کرو گی تم دو عورتیں زمانہ آئندہ میں

لَنْ تَفْعَلْنَ: ہرگز نہیں کرو گی تم سب عورتیں زمانہ آئندہ میں

لَنْ اَفْعَلَ: ہرگز نہیں کروں گا میں ایک مرد یا عورت زمانہ آئندہ میں

لَن نَّفْعَلَ: ہرگز نہیں کریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا ہم سب مرد یا سب عورتیں زمانہ آئندہ میں

فائدہ: ۔کلمہ لَنْ اَنْ ناصبہ کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے فعل مضارع کو نصب کرتا ہے اور اَ ْ ناصبہ اَنّ حرف مشبہ بالفعل کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے عمل نصب کرتا ہے اور وہ مشابہت یہ ہے کہ اَنّ تخفیف کے بعد اَنْ ہو جاتا ہے نیز دونوں کا مدخول بتاویل مصدر ہو جاتا ہے، چونکہ لَنْ مضارع کی حرکت کو باقی رکھتا ہے اور لم مضارع کی حرکت سلب کر دیتا ہے اس لیے بحث لن کو مقدم کیا گیا ہے۔

بحث نفی تاکید بلَنْ در فعل مستقبل مجہول

لَـن یُّفْعَلَ لَن یُّفْعَلَا لَن یُّفْعَلُوْا لَن تُفْعَلَ لَنْ تُفْعَلَا لَن یُّفْعَلْنَ لَنْ تُفْعَلَ لَنْ تُفْعَلَا لَنْ تُفْعَلُوْا لَنْ تُفْعَلِیْ
لَنْ تُفْعَلَا لَنْ تُفْعَلْنَ لَنْ اُفْعَلَ لَن نُّفْعَلَ

فصل ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث نفی تاکید بلَنْ در فعل مستقبل بود چوں خواہی کہ نفی جحد بلم بنا کنی لم دراول فعل مضارع درآر

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول

لَنْ یُّفْعَلَ: ہرگز نہیں کیا جائے گا وہ ایک مرد زمانہ آئندہ میں

لَنْ یُّفْعَلَا: ہرگز نہیں کئے جائیں گے وہ دو مرد زمانہ آئندہ میں

لَنْ یُّفْعَلُوْا: ہرگز نہیں کئے جائیں گے وہ سب مرد زمانہ آئندہ میں

لَنْ تُفْعَلَ: ہرگز نہیں کی جائے گی وہ ایک عورت زمانہ آئندہ میں

لَنْ تُفْعَلَا: ہرگز نہیں کی جائیں گی وہ دو عورتیں زمانہ آئندہ میں

لَنْ یُّفْعَلْنَ: ہرگز نہیں کی جائیں گیں وہ سب عورتیں زمانہ آئندہ میں

لَنْ تُفْعَلَ: ہرگز نہیں کیا جائے گا تو ایک مرد زمانہ آئندہ میں

لَنْ تُفْعَلَا: ہرگز نہیں کئے جاؤ گے تم دو مرد زمانہ آئندہ میں

لَنْ تُفْعَلُوْا : ہرگز نہیں کئے جاؤ گے تم سب مرد زمانہ آئندہ میں

لَنْ تُفْعَلِیْ : ہرگز نہیں کی جائے گی تو ایک عورت زمانہ آئندہ میں

لَنْ تُفْعَلَا: ہرگز نہیں کی جاؤ گی تم دو عورتیں زمانہ آئندہ میں

لَنْ تُفْعَلْنَ: ہرگز نہیں کی جاؤ گی تم سب عورتیں زمانہ آئندہ میں

لَنْ اُفْعَلَ: ہرگز نہیں کیا جاؤں گا میں ایک مرد یا عورت زمانہ آئندہ میں

لَنْ نُّفْعَلَ: ہرگز نہیں کئے جائیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا ہم سب مرد یا سب عورتیں زمانہ آئندہ میں

(۱) جحد بفتح اول وسکون ثانی کے معنی دانستہ انکار کرنے کے ہیں۔ چونکہ ماضی متحقق الوقوع اور ثابت ہے تو اس کا انکار گویا کہ دانستہ انکار کرنا ہے اس لئے اس نفی کو نفی جحد کہتے ہیں۔

(۲) نفی جحد بنانے کے لئے لم فعل مضارع کے شروع میں اس لئے لایا جاتا ہے تا کہ اس کا نفی جحد بلم ہونا آغاز کلام سے معلوم ہو جائے۔ یعنی مخاطب پر واضح ہو جائے کہ متکلم نے زمانہ گزشتہ میں وقوع فعل کا انکار کیا ہے۔

وایں رانفی جحد بلم میگویند ولم در فعل مضارع در پنج محل جزم کند اگر در آخرا و حرف علت نباشد و اگر باشد ساقط گرداند چوں لَمْ یَدْعُ وَلَمْ یَرْمِ وَلَمْ یَخْشَ و حرف علت سہ است واؤ و الف و یا کہ مجموعہ وی وای باشد۔ وآں پنج محل اینست واحد مذکر غائب واحد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر و دو کلمہ حکایت نفس متکلم و در ہفت محل نون اعرابی را ساقط گرداند چہار تثنیہ و دو جمع مذکر غائب و حاضر و یکی واحد مؤنث حاضر و در دو محل در لفظ ہیچ عمل نکند وآں دو محل اینست جمع مؤنث غائب و حاضر و در ہمہ کلمات عمل در معنی کند یعنی صیغہ فعل مضارع را بمعنی ماضی منفی گرداند۔

---

(۱) لم فعل مضارع کے پانچ صیغوں کو جزم کرتا ہے بشرطیکہ مضارع کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔ صرف میر منظوم میں ہے:

؎ در بعا برقرار شد جازم۔ ہست تسکین مفروش لازم ۔

اگر مضارع پر جزم دینے والا حرف داخل ہو جائے تو مضارع مفرد کے صیغوں کو جزم لازم ہے اور جمع متکلم کو بھی۔

(۲) چونکہ بیمار کی مانند ان حروف یعنی واؤ، الف اور یاء میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے کبھی تعلیل کی وجہ سے اور کبھی اسکان اور کبھی ابدال کی وجہ سے جس طرح کہ انسانی مزاج میں بیماری سے تغیر ہوتا رہتا ہے اس لئے ان حروف کو حروف علت کہتے ہیں نیز علت کے معنی ہیں بیماری چونکہ بیمار ان حروف کا مجموعہ یعنی وَا ٗ کو زبان پر لاتا ہے اس لئے ان حروف کو حروف علت کہتے ہیں۔ شاعر نے ان حروف کو ہمراہ وجہ تسمیہ کے اس طرح قلمبند کیا ہے: ؎ حرف علت نام کردند واؤ الف و یائے را ہر کہ را دردے رسد لا چار گوید وائے را

(۳) یعنی اگر مضارع کے آخر میں حرف علت ہو تو اس کو ساقط کر دیتا ہے۔ قانونچہ شاہ ولایت میں ہے:

؎ ہر حرف علت دا ساکن آخر فعل مضارع آوئے۔ وقت دخول جوازم واجب حذف کیتا جاوے۔

فائدہ: حرف علت کا مجموعہ وَایٌ بنایا گیا ہے حالانکہ انکا مجموعہ اَوْیَ اور وَیاً بھی ہو سکتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ وَایٌ سے ان حروف کی وجہ تسمیہ معلوم ہوتی ہے اور دوسرے دو مجموعے اس افادہ سے خالی ہیں۔ (۴) مضارع کے سات صیغوں میں رفع کے بدلے نون آتا ہے اور اس نون کو نون اعرابی کہتے ہیں۔ لم جازمہ داخل ہونے سے یہ نون بھی ساقط ہو جاتا ہے جیسے لَمْ یَضْرِبْ میں کلمہ لم نے مضارع کے آخر سے پیش ساقط کر کے اسکو مجزوم کر دیا ہے اور لَمْ یَضْرِبَا اور لَمْ یَضْرِبُوْا میں نون کو ساقط کر دیا ہے۔

(۵) مضارع کے دو صیغوں میں کلمہ لم داخل ہونے سے کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ کیونکہ ان دو صیغوں یعنی جمع مؤنث غائب و حاضر کے آخر میں نہ حرکت اعرابی ہوتی ہے اور نہ نون اعرابی بلکہ ان کے آخر میں نون ضمیری ہوتا ہے جو تغیر و تبدل کو قبول نہیں کرتا۔

(۶) یعنی لفظ لم کا عمل معنوی مضارع کے تمام صیغوں میں ہوتا ہے یعنی وہ مضارع کے تمام صیغوں کو بمعنی ماضی منفی کر دیتا ہے۔ اور لفظ لم کا یہ عمل ان شرطیہ کی مشابہت کی وجہ سے ہے کہ یہ دونوں حرف جازم ہیں تو جس طرح کلمہ ان ماضی کو مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے اسی طرح لفظ لم بھی

بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف

لَمْ يَفْعَلْ لَمْ يَفْعَلَا لَمْ يَفْعَلُوْا لَمْ تَفْعَلْ لَمْ تَفْعَلَا لَمْ يَفْعَلْنَ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ تَفْعَلَا لَمْ تَفْعَلُوْا لَمْ تَفْعَلِيْ لَمْ تَفْعَلَا لَمْ تَفْعَلْنَ لَمْ اَفْعَلْ لَمْ نَفْعَلْ

مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔

فائدہ: کلمہ لم اسم پر یا فعل ماضی پر داخل نہیں ہوتا اس لئے کہ یہ زمانہ مستقبل کو ماضی منفی کی طرف بدلتا ہے اور اسم میں زمانہ نہیں ہوتا اور ماضی میں زمانہ استقبال نہیں ہوتا۔

بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف

لَمْ يَفْعَلْ: نہیں کیا اس ایک مرد نے گزشتہ زمانہ میں

لَمْ يَفْعَلَا: نہیں کیا ان دو مردوں نے گزشتہ زمانہ میں

لَمْ يَفْعَلُوْا: نہیں کیا ان سب مردوں نے گزشتہ زمانہ میں

لَمْ تَفْعَلْ: نہیں کیا اس ایک عورت نے گزشتہ زمانہ میں

لَمْ تَفْعَلَا: نہیں کیا ان دو عورتوں نے گزشتہ زمانہ میں

لَمْ يَفْعَلْنَ: نہیں کیا ان سب عورتوں نے گزشتہ زمانہ میں

لَمْ تَفْعَلْ: نہیں کیا تو ایک مرد نے گزشتہ زمانہ میں

لَمْ تَفْعَلَا: نہیں کیا تم دو مردوں نے گزشتہ زمانہ میں

لَمْ تَفْعَلُوْا: نہیں کیا تم سب مردوں نے گزشتہ زمانہ میں

لَمْ تَفْعَلِيْ: نہیں کیا تو ایک عورت نے گزشتہ زمانہ میں

لَمْ تَفْعَلَا: نہیں کیا تم دو عورتوں نے گزشتہ زمانہ میں

لَمْ تَفْعَلْنَ: نہیں کیا تم سب عورتوں نے گزشتہ زمانہ میں

لَمْ اَفْعَلْ: نہیں کیا میں ایک مرد یا ایک عورت نے گزشتہ زمانہ میں

لَمْ نَفْعَلْ: نہیں کیا ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں نے گزشتہ زمانہ میں

بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل مجہول

لَمْ یُفْعَلْ لَمْ یُفْعَلَا لَمْ یُفْعَلُوْا لَمْ تُفْعَلْ لَمْ تُفْعَلَا لَمْ یُفْعَلْنَ لَمْ تُفْعَلْ لَمْ تُفْعَلَا لَمْ تُفْعَلُوْا لَمْ تُفْعَلِیْ لَمْ تُفْعَلَا لَمْ تُفْعَلْنَ لَمْ اُفْعَلْ لَمْ نُفْعَلْ

بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل مجہول

لَمْ یُفْعَلْ: نہیں کیا گیا وہ ایک مرد گزشتہ زمانہ میں

لَمْ یُفْعَلَا: نہیں کیے گئے وہ دو مرد گزشتہ زمانہ میں

لَمْ یُفْعَلُوْا: نہیں کیے گئے وہ سب مرد گزشتہ زمانہ میں

لَمْ تُفْعَلْ: نہیں کی گئی وہ ایک عورت گزشتہ زمانہ میں

لَمْ تُفْعَلَا: نہیں کی گئیں وہ دو عورتیں گزشتہ زمانہ میں

لَمْ یُفْعَلْنَ: نہیں کی گئیں وہ سب عورتیں گزشتہ زمانہ میں

لَمْ تُفْعَلْ: نہیں کیا گیا تو ایک مرد گزشتہ زمانہ میں

لَمْ تُفْعَلَا: نہیں کیے گئے تم دو مرد گزشتہ زمانہ میں

لَمْ تُفْعَلُوْا: نہیں کیے گئے تم سب مرد گزشتہ زمانہ میں

لَمْ تُفْعَلِیْ: نہیں کی گئی تو ایک عورت گزشتہ زمانہ میں

لَمْ تُفْعَلَا: نہیں کی گئیں تم دو عورتیں گزشتہ زمانہ میں

لَمْ تُفْعَلْنَ: نہیں کی گئیں تم سب عورتیں گزشتہ زمانہ میں

لَمْ اُفْعَلْ: نہیں کیا گیا میں ایک مرد یا ایک عورت گزشتہ زمانہ میں

لَمْ نُفْعَلْ: نہیں کیے گئے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں گزشتہ زمانہ میں

فائدہ: کلمہ لَمْ میں اختلاف ہے جمہور کے نزدیک یہ اپنی اصل پر ہے کیونکہ حروف میں تغیر اور تبدیلی نہیں ہوئی اور فراء کے نزدیک یہ اصل میں لا تھا الف کو میم سے بدلا تو لَمْ ہو گیا۔ جمہور کے نزدیک کلمہ لَمْ فعل مضارع کے آخر میں جزم کرتا ہے لیکن بعض اہل عرب نے لَمْ کو ناصب قرار دیا ہے جیسا کہ ایک قراءت میں اَلَمْ نَشْرَحَ آیا ہے۔

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل بود چوں خواہی کہ لام تاکید با نون بنا کنی لام تاکید دراول فعل مستقبل درآرو نون تاکید درآخراوزیادہ کن ولام تاکید ہمیشہ مفتوح باشد ونون تاکید دونون است یکی نون ثقیلہ دوم نون خفیفہ نون ثقیلہ نون مشدد را گویند ونون خفیفہ نون ساکن را گویند ونون ثقیلہ در چہاردہ کلمہ درآید ونون خفیفہ در ہشت کلمہ درآید وماقبل نون ثقیلہ در پنج محل مفتوح باشد وآں پنج محل انیست واحد مذکر غائب وواحد مؤنث غائب وواحد مذکر حاضر ودوصیغہ حکایت نفس متکلم ودرشش محل ماقبل نون ثقیلہ الف باشد چہار تثنیہ ودوجمع مؤنث غائب وحاضر ودریں دومحل الف فاصل درآید ودرجمع مذکر غائب وحاضر واو دور کردہ شود وماقبل او ضمہ گزاشتہ شود تادلالت کند بر حذف واو واز صیغہ واحد مؤنث حاضر یا دور کردہ شود وماقبل او کسرہ گزاشتہ آید تا دلات کند بر حذف یا ونون ثقیلہ درشش محل مکسور باشد وآں شش محل ہمانست کہ دراں الف درمی آید..

---

(۱) لام سے مراد وہ لام ہے جو معنی تاکید کا افادہ کرے اور حال کے معنی سے خالی ہوتا کہ یہ نون کے ساتھ جو استقبال کے لئے آتا ہے جمع ہوسکے اور بیکوقت دو متضاد زمانے یعنی حال اور استقبال مراد نہ ہوں۔ (۲) یعنی لام تاکید فعل مستقبل کے اول میں لاؤ اور نون اس کے آخر میں بڑھاؤ۔ مصنف نے یہ واضح کردیا کہ نون تاکید ماضی یا حال کے آخر میں لاحق نہیں ہوتا بلکہ مستقبل کے آخر میں لاحق ہوتا ہے اس لئے کہ نون تاکید افعال مطلوبہ پر داخل ہوتا ہے اور ماضی اور حال افعال مطلوبہ میں سے نہیں ہیں۔

فائدہ: جس مستقبل میں طلب کے معنی پائے جاتے ہوں جیسے امر، نہی وغیرہ اس میں نون تاکید لام تاکید کے بغیر آتا ہے کیونکہ ایسے مستقبل میں سبب تاکید (معنی طلب) موجود ہے لیکن جو مستقبل خبر محض ہو اسمیں نون تاکید لام کے بغیر نہیں آتا۔

سوال: مصنف نے "دراول فعل مستقبل" کہا "دراول فعل مضارع" کیوں نہیں کہا؟

جواب: اس امر پر تنبیہ کرنے کے لئے کہ مضارع لام تاکید اور نون تاکید کے داخل ہونے سے استقبال کے معنی میں ہوجاتا ہے۔ (۳) اس لئے کہ فتحہ اخف الحرکات ہے نیز لام امر اور لام تاکید میں فرق کرنے کے لئے کیونکہ لام امر مکسور ہوتا ہے۔ (۴) نون ثقیلہ کو پہلے ذکر کیا اس لئے کہ اس میں نون خفیفہ کی نسبت زیادہ تاکید ہوتی ہے۔ نیز اس لئے کہ یہ مضارع کے تمام صیغوں میں آتا ہے یا اس لئے کہ نحات کوفہ کے نزدیک نون خفیفہ ثقیلہ کی فرع ہے اور ثقیلہ اصل ہے۔
(۵) نون مشدد کو ثقیلہ اس لئے کہتے ہیں کہ ایک جنس کے دو حروف کے اجتماع سے کلمہ میں ثقل آجاتا ہے اور چونکہ ایک حرف ساکن دو متحرک کی نسبت خفیف ہوتا ہے اس لئے نون ساکن کو نون خفیفہ کہتے ہیں۔ (۶) نون خفیفہ آٹھ صیغوں میں آتا ہے جہاں الف نہیں ہے اور جن صیغوں میں الف ہے ان میں اس لئے نہیں آتا تاکہ اجتماع ساکنین لازم نہ آئے ورنہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف ساقط ہوجائے گا اور صیغہ مفرد وتثنیہ ایک جیسا ہوجائے گا۔
(۷) نون ثقیلہ کا ماقبل پانچ صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے اس لئے کہ یہ صیغے کثیر الاستعمال ہیں اور مقتضی تخفیف ہیں اور فتحہ اخف الحرکات ہے۔
(۸) یعنی صیغہ جمع مؤنث غائب وحاضر میں الف فاصل (نون جمع اور نون ثقیلہ میں جدائی کرنے والا) آتا ہے تاکہ تین نون جمع نہ ہوں۔
(۹) اس واؤ کا حذف اجتماع ساکنین کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور واحد مؤنث سے یاء کا حذف بھی اجتماع ساکنین کی وجہ سے ہوتا ہے

فائدہ: جمع مذکر میں حذف واؤ اور واحد مؤنث میں حذف یاء اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ ہر ایک مدہ ہوتا کہ ماقبل کا ضمہ حذف واؤ پر اور ماقبل کا کسرہ حذف یاء پر دلالت کرے گویا کہ ماقبل کا ضمہ وکسرہ فاعل کے قائم مقام ہے اور قائم مقام موجود ہو تو فاعل کو حذف کرسکتے ہیں۔
(۱۰) نون ثقیلہ چھ صیغوں میں یعنی الف کے بعد مکسور ہوتا ہے اس لئے کہ یہ نون زائد ہونے اور الف کے بعد واقع ہونے میں نون تثنیہ کے

ودر باقی ہشت محل مفتوح ونون خفیفہ درمحلیکہ الف باشد در نیاید ودر باقی محل بیاید ونون اعرابی بانون تاکید جمع نشود۔

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف

لَیَفْعَلَنَّ لَیَفْعَلَانِّ لَیَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَانِّ لَیَفْعَلْنَانِّ لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَانِّ لَتَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلِنَّ لَتَفْعَلَانِّ لَتَفْعَلْنَانِّ لَاَفْعَلَنَّ لَنَفْعَلَنَّ

مشابہ ہے لہذا اس کی طرح مکسور ہوتا ہے۔ (۱) اور باقی آٹھ صیغوں میں نون ثقیلہ مفتوح ہوتا ہے اس لئے کہ یہ آٹھ صیغے کثیر الاستعمال ہیں اور کثرت استعمال خفت کا مقتضی ہے۔ لہذا فتحہ اختیار کیا گیا کیونکہ وہ اخف الحرکات ہے نیز فتح میں لام تاکید کی موافقت ہے کہ وہ بھی مفتوح ہوتا ہے۔ (۲) نون خفیفہ الف کے بعد نہیں آتا تا کہ اجتماع ساکنین علی غیر حدہ لازم نہ آئے۔ (۳) نون اعرابی نون تاکید کے ساتھ جمع نہیں ہوتا۔ تا کہ تین نون زائد کا اجتماع لازم نہ آئے نیز نون اعرابی رفع (اعراب) کے قائم مقام ہوتا ہے اور نون تاکید کا ماقبل مبنی ہوتا ہے تو محل اعراب نہ ہونے کی وجہ سے نون کے باقی رہنے کی کوئی وجہ نہ رہی۔

سوال: لَیَکُوْنَنَّ میں تین نون جمع ہیں یہ اجتماع کیوں مکروہ نہیں؟

جواب: اس لئے کہ یہ تینوں نون زائد نہیں بلکہ اول اصلی یعنی لام کلمہ ہے اور مکروہ تین زائد نون کا اجتماع ہے۔

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف

لَیَفْعَلَنَّ: وہ ایک مرد ضرور بر ضرور کریگا آئندہ زمانہ میں

لَیَفْعَلَانِّ: وہ دو مرد ضرور بر ضرور کریں گے آئندہ زمانہ میں

لَیَفْعَلُنَّ: وہ سب مرد ضرور بر ضرور کریں گے آئندہ زمانہ میں

لَتَفْعَلَنَّ: وہ ایک عورت ضرور بر ضرور کرے گی آئندہ زمانہ میں

لَتَفْعَلَانِّ : وہ دو عورتیں ضرور بر ضرور کریں گی آئندہ زمانہ میں

لَیَفْعَلْنَانِّ: وہ سب عورتیں ضرور بر ضرور کریں گی آئندہ زمانہ میں

لَتَفْعَلَنَّ: تو ایک مرد ضرور بر ضرور کریگا آئندہ زمانہ میں

لَتَفْعَلَانِّ: تم دو مرد ضرور بر ضرور کرو گے آئندہ زمانہ میں

لَتَفْعَلُنَّ: تم سب مرد ضرور بر ضرور کرو گے آئندہ زمانہ میں

لَتَفْعَلِنَّ: تو ایک عورت ضرور بر ضرور کرے گی آئندہ زمانہ میں

لَتَفْعَلَانِّ: تم دو عورتیں ضرور بر ضرور کرو گی آئندہ زمانہ میں

لَتَفْعَلْنَانِّ: تم سب عورتیں ضرور بر ضرور کرو گی آئندہ زمانہ میں

لَاَفْعَلَنَّ: میں ایک مرد یا ایک عورت ضرور بر ضرور کروں گا آئندہ زمانہ میں

لَنَفْعَلَنَّ: ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں ضرور بر ضرور کریں گے آئندہ زمانہ میں

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول

لَيُفْعَلَنَّ لَيُفْعَلَانِّ لَيُفْعَلُنَّ لَتُفْعَلَنَّ لَتُفْعَلَانِّ لَيُفْعَلْنَانِّ لَتُفْعَلَنَّ لَتُفْعَلَانِّ لَتُفْعَلُنَّ لَتُفْعَلِنَّ لَتُفْعَلَانِّ لَتُفْعَلْنَانِّ لَأُفْعَلَنَّ لَنُفْعَلَنَّ

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول

لَيُفْعَلَنَّ: وہ ایک مرد ضرور بر ضرور کیا جائے گا آئندہ زمانہ میں

لَيُفْعَلَانِّ: وہ دو مرد ضرور بر ضرور کیے جائیں گے آئندہ زمانہ میں

لَيُفْعَلُنَّ: وہ سب مرد ضرور بر ضرور کیے جائیں گے آئندہ زمانہ میں

لَتُفْعَلَنَّ: وہ ایک عورت ضرور بر ضرور کی جائے گی آئندہ زمانہ میں

لَتُفْعَلَانِّ : وہ دو عورتیں ضرور بر ضرور کی جائیں گی آئندہ زمانہ میں

لَيُفْعَلْنَانِّ: وہ سب عورتیں ضرور بر ضرور کی جائیں گی آئندہ زمانہ میں

لَتُفْعَلَنَّ: تو ایک مرد ضرور بر ضرور کیا جائے گا آئندہ زمانہ میں

لَتُفْعَلَانِّ: تم دو مرد ضرور بر ضرور کیے جاؤ گے آئندہ زمانہ میں

لَتُفْعَلُنَّ: تم سب مرد ضرور بر ضرور کیے جاؤ گے آئندہ زمانہ میں

لَتُفْعَلِنَّ: تو ایک عورت ضرور بر ضرور کی جائیگی آئندہ زمانہ میں

لَتُفْعَلَانِّ: تم دو عورتیں ضرور بر ضرور کی جاؤ گی آئندہ زمانہ میں

لَتُفْعَلْنَانِّ : تم سب عورتیں ضرور بر ضرور کی جاؤ گی آئندہ زمانہ میں

لَأُفْعَلَنَّ : میں ایک مرد یا ایک عورت ضرور بر ضرور کیا جاؤں گا آئندہ زمانہ میں

لَنُفْعَلَنَّ: ہم دو مرد یا دو عورتیں سب مرد یا سب عورتیں ضرور بر ضرور کیے جائیں گے آئندہ زمانہ میں

فائدہ: ۔لَيُفْعَلْنَانِّ اور لَتُفْعَلْنَانِّ میں التقائے ساکنین علی غیر حدہ کے باوجود الف حذف نہیں کیا گیا اس لیے کہ الف کو حذف کرنے سے تین نون زائدہ جمع ہو جاتے اور یہ جائز نہیں۔

اعتراض: ۔لَنْ نَنْصَرِفَ میں تین نون جمع ہو گئے ہیں یہ کیوں جائز ہے؟

جواب: ۔نون انفعال علامت باب ہونے اور تمام باب میں باقی رہنے کی وجہ سے گویا کہ اصلی ہے لہٰذا اس میں تین زائدہ نون جمع نہیں ہوئے۔

بحث لام تاکید بانون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل معروف

لَيَفْعَلَنْ لَيَفْعَلُنْ لَتَفْعَلَنْ لَتَفْعَلَنْ لَتَفْعَلَنْ لَتَفْعَلُنْ لَتَفْعَلِنْ لَاَفْعَلَنْ لَنَفْعَلَنْ

بحث لام تاکید بانون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل مجہول

لَيُفْعَلَنْ لَيُفْعَلُنْ لَتُفْعَلَنْ لَتُفْعَلَنْ لَتُفْعَلَنْ لَتُفْعَلُنْ لَتُفْعَلِنْ لَاُفْعَلَنْ لَنُفْعَلَنْ

بحث لام تاکید بانون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل معروف

لَيَفْعَلَنْ: ضرور کریگا وہ ایک مرد

لَيَفْعَلُنْ: ضرور کریں گے وہ سب مرد

لَتَفْعَلَنْ: ضرور کریگی وہ ایک عورت

لَتَفْعَلَنْ: ضرور کرے گا تو ایک مرد

لَتَفْعَلُنْ: ضرور کرو گے تم تمام مرد

لَتَفْعَلِنْ: ضرور ضرور کریگی تو ایک عورت

لَاَفْعَلَنْ: ضرور کروں گا میں ایک مرد

لَنَفْعَلَنْ: ضرور کریں گے ہم تمام مرد یا تمام عورتیں

بحث لام تاکید بانون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل مجہول

لَيُفْعَلَنْ: ضرور کیا جائے گا وہ ایک مرد

لَيُفْعَلُنْ: ضرور کئے جائیں گے وہ تمام مرد

لَتُفْعَلَنْ: ضرور کی جائے گی وہ ایک عورت

لَتُفْعَلَنْ: ضرور کیا جائیگا تو ایک مرد

لَتُفْعَلُنْ: ضرور کئے جاؤ گے تم تمام مرد

لَتُفْعَلِنْ: ضرور کی جائے گی تو ایک عورت

لَاُفْعَلَنْ: ضرور کیا جاؤں گا میں ایک مرد

لَنُفْعَلَنْ: ضرور ضرور کئے جائیں گے ہم سب مرد یا سب عورتیں

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث فعل مستقبل لام تا کید با نون ثقیلہ وخفیفہ بود چوں خواہی کہ امر بنا کنی امر گرفتہ میشود از فعل مضارع غائب از غائب حاضر از حاضر متکلم از متکلم معروف از معروف مجہول از مجہول چوں خواہی کہ امر حاضر بنا کنی علامت مضارع را حذف کن بعدہ بنگر کہ متحرک میماند یا ساکن اگر متحرک میماند آخر را ساکن کن اگر حرف علت نباشد چوں از تَعِدُ عِدْ و از تَضَعُ ضَعْ و اگر باشد ساقط شود چوں از تَقِیُ قِ و اگر ساکن میماند نظر کن در عین کلمہ اگر عین مکسور

---

(۱) امر کیا ہے چاہنا ایک کام کا منع کرنا نہی ہے اے باصفا

یعنی فاعل مخاطب سے کسی کام کو طلب کرنا امر ہے خواہ طلب کرنے والا خود کو بلند خیال کرے یا برابر یا عاجز۔ (۲) فعل امر کو مضارع سے بنایا جاتا ہے کیونکہ امر اور فعل مضارع میں مناسبت موجود ہے اور وہ یہ کہ دونوں زمانہ آئندہ میں شریک ہیں بخلاف ماضی کے کہ اس میں اور امر میں مناسبت زمانی نہیں ہے۔ رہی یہ بات کہ امر میں زمانہ آئندہ کیوں ہوتا ہے تو اسکی وجہ یہ کہ امر میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے اور گزشتہ زمانہ میں کسی کام کا حکم کرنا تکلیف مالا یطاق ہے اور موجود چیز کا ایجاد کرنا محال ہے اس لئے امر میں آئندہ زمانہ ہوتا ہے۔ (۳) یعنی امر غائب مضارع غائب سے اور امر حاضر مضارع حاضر سے اور امر متکلم مضارع متکلم سے بنایا جاتا ہے۔ نیز امر معلوم مضارع معلوم سے اور مجہول مضارع مجہول سے۔ (۴) امر حاضر بناتے وقت علامت مضارع کو اس لئے حذف کیا جاتا ہے کہ مضارع کا حالت وقف میں اور امر کا التباس نہ ہو۔ اور صرف امر حاضر معروف میں علامت مضارع کو حذف کرنے کی وجہ یہ ہے کہ امر حاضر معروف کثیر الاستعمال ہے اور یہ کثرت استعمال تخفیف کی مقتضی ہے۔

سوال: علامت مضارع حذف کرنے کے بعد جب شروع میں ہمزہ لائے تو تخفیف تو باقی نہ رہی؟

جواب: ہر امر حاضر میں علامت مضارع حذف کرنے کے بعد ہمزہ وصل لانا ضروری نہیں جیسے عِـــد اور قِ میں ہمزہ وصل نہیں ہے اور جہاں ہمزہ آتا ہے وہاں بھی معرض زوال میں ہوتا ہے۔ یعنی ماقبل کے ساتھ اتصال کے وقت حذف ہو جاتا ہے جیسے وَاعْـلَـمْ لہٰذا یہ ہمزہ عدم کے درجہ میں ہے گویا کہ نہیں ہے۔

سوال: مصنف نے امر حاضر معروف بنانے کے قاعدہ کو پہلے کیوں ذکر کیا ہے؟

جواب: امر حقیقت میں امر حاضر معروف ہی ہے اور غائب یا متکلم یا مجہول اصل میں مضارع مجزوم بالام ہیں کیونکہ امر کی تعریف یعنی فاعل مخاطب سے کسی کام کو طلب کرنا یہ امر حاضر پر ہی صادق آتی ہے۔ پس اگر علامت مضارع کا مابعد ساکن ہو تو علامت مضارع حذف کرنے کے بعد ہمزہ وصلی اس لئے لایا جاتا ہے کہ ساکن سے ابتداء کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ اہل عرب کا طریقہ یہ ہے کہ وہ متحرک سے ابتداء کرتے ہیں اور ساکن پر وقف کرتے ہیں۔ (۵) امر کا آخر اس وجہ سے ساکن ہوتا ہے کہ امر فعل ہے اور فعل مبنی بر سکون ہوتا ہے رہی یہ بات کہ فعل مضارع کا آخر کیوں ساکن نہیں ہوتا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ فعل مضارع تعداد حرکات وسکنات وتعداد حروف میں اسم فاعل کے مشابہ ہے جس کی وجہ سے اسم فاعل کی مانند مضارع بھی معرب ہے اور جب امر بناتے وقت علامت مضارع کو حذف کیا تو اسم فاعل کے ساتھ مضارع کی مشابہت باقی نہ رہی پس مانع نہ ہونے کے سبب بنا لوٹ آئی اور امر مبنی علی السکون ہو گیا۔ (۶) مضارع سے امر بناتے وقت اگر مضارع کے

باشد یا مفتوح ہمزہ وصل مکسور دراول اُودرآروآخر راساکن کن اگرحرف علت نباشد چوں از تَسْمَعُ اِسْمَعْ واز تَضْرِبُ اِضْرِبْ واگر باشد ساقط شود چوں از تَرْمِیْ اِرْمِ واز تَخْشٰی اِخْشَ واگر عین کلمہ مضموم باشد ہمزہ وصل مضموم دراول اُودر آروآخر راساکن کن اگرحرف علت نباشد چوں از تَنْصُرُ اُنْصُرْ واگر باشد ساقط شود چوں از تَدْعُوْ اُدْعُ۔ چوں خواہی کہ امر حاضر مجہول وامر غائب معروف یا مجہول بنا کنی لام امر مکسور دراول اُودرآروآخر اُوجزم کن اگرحرف علت نباشد واگر باشد ساقط شود چوں لِیَدْعُ لِیَرْمِ لِیَخْشَ ونونِ تاکید چنانچہ درمضارع مے آید درامر نیز مے آید ودرامر نون اعرابی ہم ساقط میشود۔

آخر میں حرف علت ہوتو وہ ساقط ہوجاتا ہے جیسے اِرْمِ جو تَرْمِیْ سے اس طرح بنایا گیا کہ علامت مضارع کو حذف کیا عین کلمہ مکسور تھا ہمزہ وصل اول میں مکسور لائے اور آخر سے یاء حرف علت کو گرادیا تو اِرْمِ ہوا۔

فائدہ: ہمزہ وصل مضموم یا مکسور تو عین کلمہ کی موافقت میں مضموم یا مکسور لایا جاتا ہے اور عین کلمہ مفتوح ہوتو ہمزہ وصل کو فتح اس لئے نہیں دیتے تاکہ مضارع واحد متکلم سے حالت وقف میں التباس نہ ہو۔

(۱) لام امر مکسور ہوتا ہے اور نحات بصرہ کے نزدیک امر حاضر کے صیغوں میں یہ لام لفظاً یا تقدیراً نہیں آتا اس لئے ان کے نزدیک صرف تاء علامت مضارع کے حذف کرنے سے امر بنتا ہے لام نہیں بڑھایا جاتا جیسا کہ قانونچہ عجیبہ میں ہے:

؎ چوں بنائے حاضر معلوم از غابر کنی۔ نزد بصریہ فقط تاء خطابی افگنی

یعنی جب مضارع سے امر حاضر بناؤ تو بصریہ کے نزدیک صرف تاء خطابی کو حذف کرو۔ لیکن سُلیم اس لام کو مفتوح پڑھتے ہیں اور نحات کوفہ کے نزدیک امر حاضر معلوم میں بھی یہ لام آتا ہے جیسے لِتَفْرَحُوْا اور مضارع غائب ومتکلم معلوم ومجہول میں بھی آتا ہے اس لئے امر حاضر مجہول یا امر غائب معلوم یا مجہول بنانا چاہو تو جیسا مصنف نے کہا لام امر مضارع کے اول میں لاکر اس کے آخر کو جزم کرو اگر حرف علت آخر میں نہ ہو جیسے لِیَضْرِبْ، لِتُضْرَبْ ورنہ حرف علت گرادو جیسے لِیَدْعُ۔ (۲) نون تاکید ثقیلہ ہو یا خفیفہ مضارع کی طرح امر میں بھی آتا ہے اور اس سے نون اعرابی بھی گر جاتا ہے کیونکہ یہ نون اعراب کے بدلے آتا ہے چونکہ لام امر سے اعراب ساقط ہوجاتا ہے اس لئے اعراب کا بدل بھی ساقط ہوجاتا ہے۔ سوال: لام امر مکسور کیوں ہوتا ہے؟ جواب: لام جارہ کی مشابہت کی وجہ سے مکسور ہوتا ہے کیونکہ لام جارہ اسم ظاہر کے ساتھ مکسور ہوتا ہے جیسے لِلّٰہِ۔ اور وہ مشابہت یہ ہے کہ جزم جو کہ لام امر سے مخصوص ہے وہ فعل کے ساتھ خاص ہے جس طرح کہ جر جو کہ لام جارہ سے مخصوص ہے وہ اسم کے ساتھ خاص ہے۔

سوال: امر بالام کے صیغوں میں علامت مضارع کو حذف کیوں نہیں کرتے؟

جواب: اس لئے کہ امر بالام قلیل ہے۔

بحث امر حاضر معروف	اِفْعَلْ اِفْعَلَا اِفْعَلُوْا اِفْعَلِیْ اِفْعَلَا اِفْعَلْنَ
بحث امر حاضر مجہول	لِتُفْعَلْ لِتُفْعَلَا لِتُفْعَلُوْا لِتُفْعَلِیْ لِتُفْعَلَا لِتُفْعَلْنَ
بحث امر غائب معروف	لِیَفْعَلْ لِیَفْعَلَا لِیَفْعَلُوْا لِتَفْعَلْ لِتَفْعَلَا لِیَفْعَلْنَ لِاَفْعَلْ لِنَفْعَلْ

بحث امر حاضر معروف

اِفْعَلْ: تو ایک مرد کر آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد مذکر حاضر

اِفْعَلَا: تم دو مرد کرو آئندہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مذکر حاضر

اِفْعَلُوْا: تم سب مرد کرو آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع مذکر حاضر

اِفْعَلِیْ: تو ایک عورت کر آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد مؤنث حاضر

اِفْعَلَا: تم دو عورتیں کرو آئندہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر

اِفْعَلْنَ: تم سب عورتیں کرو آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع مؤنث حاضر

بحث امر حاضر مجہول

لِتُفْعَلْ: چاہیئے کہ تو ایک مرد کیا جائے آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد مذکر حاضر

لِتُفْعَلَا: چاہیئے کہ تم دو مرد کئے جاؤ آئندہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مذکر حاضر

لِتُفْعَلُوْا: چاہیئے کہ تم سب مرد کئے جاؤ آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع مذکر حاضر

لِتُفْعَلِیْ: چاہیئے تو ایک عورت کی جائے آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد مؤنث حاضر

لِتُفْعَلَا: چاہیئے کہ تم دو عورتیں کی جاؤ آئندہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر

لِتُفْعَلْنَ: چاہیئے کہ تم سب عورتیں کی جاؤ آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع حاضر

بحث امر غائب معروف

لِیَفْعَلْ: چاہیئے کہ وہ ایک مرد کرے زمانہ آئندہ میں صیغہ واحد مذکر غائب

لِیَفْعَلَا: چاہیئے کہ وہ دو مرد کریں زمانہ آئندہ میں صیغہ تثنیہ مذکر غائب

لِیَفْعَلُوْا: چاہیئے کہ وہ سب مرد کریں زمانہ آئندہ میں صیغہ جمع مذکر غائب

لِتَفْعَلْ: چاہیئے کہ وہ ایک عورت کرے زمانہ آئندہ میں صیغہ واحد مؤنث غائب

لِتَفْعَلَا: چاہیئے کہ وہ دو عورتیں کریں زمانہ آئندہ میں صیغہ تثنیہ مؤنث غائب

لِیَفْعَلْنَ: چاہیئے کہ وہ سب عورتیں کریں زمانہ آئندہ میں صیغہ جمع مؤنث غائب

لِاَفْعَلْ: چاہیئے کہ میں ایک مرد یا ایک عورت کروں زمانہ آئندہ میں صیغہ واحد متکلم

لِنَفْعَلْ: چاہیئے کہ ہم دو مرد یا دو عورتیں یا ہم سب مرد یا سب عورتیں کریں زمانہ آئندہ میں صیغہ جمع متکلم

بحث امر غائب مجہول لِيُفْعَلْ لِيُفْعَلَا لِيُفْعَلُوْا لِتُفْعَلْ لِتُفْعَلَا لِيُفْعَلْنَ لِاُفْعَلْ لِنُفْعَلْ

بحث امر حاضر معروف بانون ثقیلہ اِفْعَلَنَّ اِفْعَلَانِّ اِفْعَلُنَّ اِفْعَلِنَّ اِفْعَلَانِّ اِفْعَلْنَانِّ

بحث امر حاضر مجہول بانون ثقیلہ لِتُفْعَلَنَّ لِتُفْعَلَانِّ لِتُفْعَلُنَّ لِتُفْعَلِنَّ لِتُفْعَلَانِّ لِتُفْعَلْنَانِّ

بحث امر غائب مجہول

لِيُفْعَلْ: چاہیئے کہ وہ ایک مرد کیا جائے زمانہ آئندہ میں صیغہ واحد غائب

لِيُفْعَلَا: چاہیئے کہ وہ دو مرد کئے جائیں زمانہ آئندہ میں صیغہ تثنیہ مذکر غائب

لِيُفْعَلُوْا: چاہیئے کہ وہ سب مرد کئے جائیں زمانہ آئندہ میں صیغہ جمع مذکر غائب

لِتُفْعَلْ: چاہیئے کہ وہ ایک عورت کیجائے زمانہ آئندہ میں صیغہ واحد مؤنث غائب

لِتُفْعَلَا: چاہیئے کہ وہ دو عورتیں کی جائیں زمانہ آئندہ میں صیغہ تثنیہ مؤنث غائب

لِيُفْعَلْنَ: چاہیئے کہ وہ سب عورتیں کی جائیں زمانہ آئندہ میں صیغہ جمع مؤنث غائب

لِاُفْعَلْ: چاہیئے کہ میں ایک مرد یا عورت کی جاؤں زمانہ آئندہ میں صیغہ واحد متکلم غائب

لِنُفْعَلْ: چاہیئے کہ ہم دو مرد یا دو عورتیں یا ہم سب مرد یا سب عورتیں کی جائیں زمانہ آئندہ میں صیغہ جمع متکلم

بحث امر حاضر معروف بانون ثقیلہ

اِفْعَلَنَّ: تو ایک مرد ضرور ضرور کر زمانہ آئندہ میں

اِفْعَلَانِّ: تم دو مرد ضرور ضرور کرو زمانہ آئندہ میں

اِفْعَلُنَّ: تم سب مرد ضرور ضرور کرو زمانہ آئندہ میں

اِفْعَلِنَّ: تو ایک عورت ضرور ضرور کر زمانہ آئندہ میں

اِفْعَلَانِّ: تم دو عورتیں ضرور ضرور کرو زمانہ آئندہ میں

اِفْعَلْنَانِّ: تم سب عورتیں ضرور ضرور کرو زمانہ آئندہ میں

بحث امر حاضر مجہول بانون ثقیلہ

لِتُفْعَلَنَّ: چاہیئے کہ تو ایک مرد ضرور ضرور کیا جائے

لِتُفْعَلَانِّ: چاہیئے کہ تم دو مرد ضرور ضرور کئے جاؤ

لِتُفْعَلُنَّ: چاہیئے کہ تم سب مرد ضرور ضرور کئے جاؤ

لِتُفْعَلِنَّ: چاہیئے کہ تو ایک عورت ضرور ضرور کی جائے

لِتُفْعَلَانِّ: چاہیئے کہ تم دو عورتیں ضرور ضرور کیجاؤ

لِتُفْعَلْنَانِّ: چاہیئے کہ تم سب عورتیں ضرور ضرور کیجاؤ

بحث امر غائب معروف بانون ثقیلہ

لِيَفْعَلَنَّ لِيَفْعَلَانِّ لِيَفْعَلُنَّ لِتَفْعَلَنَّ لِتَفْعَلَانِّ لِيَفْعَلْنَانِّ لِأَفْعَلَنَّ لِنَفْعَلَنَّ

بحث امر غائب مجہول بانون ثقیلہ

لِيُفْعَلَنَّ لِيُفْعَلَانِّ لِيُفْعَلُنَّ لِتُفْعَلَنَّ لِتُفْعَلَانِّ لِيُفْعَلْنَانِّ لِأُفْعَلَنَّ لِنُفْعَلَنَّ

بحث امر غائب معروف بانون ثقیلہ

لِيَفْعَلَنَّ: چاہیئے کہ وہ ایک مرد ضرور ضرور کرے زمانہ آئندہ

لِيَفْعَلَانِّ : چاہیئے کہ وہ دو مرد ضرور ضرور کریں زمانہ آئندہ

لِيَفْعَلُنَّ: چاہیئے کہ وہ سب مرد ضرور ضرور کریں زمانہ آئندہ

لِتَفْعَلَنَّ: چاہیئے کہ وہ ایک عورت ضرور ضرور کرے زمانہ آئندہ

لِتَفْعَلَانِّ: چاہیئے کہ وہ دو عورتیں ضرور ضرور کریں زمانہ آئندہ

لِيَفْعَلْنَانِّ: چاہیئے کہ وہ سب عورتیں ضرور ضرور کریں زمانہ آئندہ

لِأَفْعَلَنَّ: چاہیئے کہ میں ایک مرد یا عورت ضرور ضرور کریں زمانہ آئندہ

لِنَفْعَلَنَّ: چاہیئے کہ ہم دو مرد یا دو عورتیں یا ہم سب مرد یا سب عورتیں ضرور ضرور کریں زمانہ آئندہ

بحث امر غائب مجہول بانون ثقیلہ

لِيُفْعَلَنَّ: چاہیئے کہ وہ ایک مرد ضرور ضرور کیا جائے زمانہ آئندہ

لِيُفْعَلَانِّ : چاہیئے کہ وہ دو مرد ضرور ضرور کئے جائیں زمانہ آئندہ

لِيُفْعَلُنَّ: چاہیئے کہ وہ سب مرد ضرور ضرور کیے جائیں زمانہ آئندہ

لِتُفْعَلَنَّ: چاہیئے کہ وہ ایک عورت ضرور ضرور کی جائے زمانہ آئندہ

لِتُفْعَلَانِّ: چاہیئے کہ وہ دو عورتیں ضرور ضرور کی جائیں زمانہ آئندہ

لِيُفْعَلْنَانِّ: چاہیئے کہ وہ سب عورتیں ضرور ضرور کی جائیں زمانہ آئندہ

لِأُفْعَلَنَّ: چاہیئے کہ میں ایک مرد یا ایک عورت ضرور ضرور کیا جاؤں زمانہ آئندہ

لِنُفْعَلَنَّ: چاہیئے کہ ہم دو مرد یا دو عورتیں ہم سب مرد یا سب عورتیں ضرور ضرور کئے جائیں زمانہ آئندہ

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث امر بود چوں خواہی کہ نہی بنا کنی پس لائے نہی دراول فعل مستقبل درآ رولای نہی درآ خرا ُو در پنج محل جزم کند مثل لم اگر درآ خراو حرف علت نباشدو اگر باشد ساقط گرداند چوں لَاتَدْعُ وَلَاتَرْمِ وَلَاتَخْشَ واز ہفت محل نون اعرابی را ہم دور نماید و در دو محل در لفظ ہیچ عمل نکند و نون تاکید چنانچہ در مضارع مے آید ہمبران طریق در نہی نیز مے آید۔

بحث نہی حاضر معروف لَاتَفْعَلْ لَاتَفْعَلَا لَاتَفْعَلُوْا لَاتَفْعَلِیْ لَاتَفْعَلَا لَاتَفْعَلْنَ

---

(۱) فاعل مخاطب کو کسی کام سے روک دینے کو نہی کہتے ہیں۔ نہی فعل مستقبل سے بنتی ہے۔

سوال: لائے نہی کو مضارع کے شروع میں کیوں لاتے ہیں؟

جواب: تا کہ تکلم کے آغاز سے یہ معلوم ہو جائیکہ یہ کلام کی نئی قسم ہے۔ سوال: فعل نہی کو فعل ماضی سے کیوں نہیں بناتے؟ جواب: فعل نہی کو فعل ماضی سے کوئی مناسبت نہیں ہے جبکہ فعل مضارع سے اس کی مناسبت موجود ہے اور وہ استقبالیت ہے کیونکہ نہی سے بھی زمانہ مستقبل مفہوم ہوتا ہے جیسا کہ مضارع سے۔ (۲) لائے نہی مضارع کے آخر میں پانچ جگہ جزم کرتا ہے یا تو حرف شرط کی مشابہت کی وجہ سے اور یہ مشابہت اس بات میں ہے کہ یہ حرف شرط کی مثل مضارع کو بمعنی استقبال کر دیتا ہے یا لام امر کی مشابہت کی وجہ سے کہ لام امر طلب فعل کے لئے ہے اور لائے نہی طلب ترک فعل کیلئے ہے یعنی طلب میں دونوں شریک ہیں اس لئے جزم دینے میں بھی شریک ہیں۔

فائدہ: نہی معرب ہے کیونکہ اس کو اسم فاعل کے ساتھ مشابہت تامہ حاصل ہے اسی وجہ سے مصنف نے کہا ''در پنج محل جزم کند'' یہ نہیں کہا کہ ساکن کرتا ہے یا لا کی وجہ سے مضارع کے آخر میں وقف کیا جاتا ہے۔ سوال: مصنف نے اپنے قول لائے 'نہی میں' نہی یعنی روکنے کی نسبت لا کی طرف کی ہے اور یہ صحیح نہیں کیونکہ روکنا ذی روح کا خاصہ ہے اور لا ذی روح نہیں ہے؟ جواب: نہی کرنے اور روکنے والا حقیقت میں متکلم ہوتا ہے چونکہ متکلم لا کے واسطہ سے روکتا ہے اس لئے روکنے کی نسبت مجازاً لا کی طرف کر دی گئی ہے۔ سوال: لائے نفی اور لائے نہی میں کیا فرق ہے؟ جواب: ان میں دو وجہ سے فرق ہے اول یہ کہ لائے نفی مضارع کے لفظ میں کوئی عمل نہیں کرتا لیکن لائے نہی مضارع کو مجزوم کر دیتا ہے دوم یہ کہ لائے نفی میں طلب نہیں ہوتی اور لائے نہی میں کام نہ کرنے کی طلب ہوتی ہے۔

بحث نہی حاضر معروف

لَاتَفْعَلْ: تو ایک مرد نہ کر آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد مذکر حاضر

لَاتَفْعَلَا: تم دو مرد نہ کرو آئندہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مذکر حاضر

لَاتَفْعَلُوْا: تم سب مرد نہ کرو آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع مذکر حاضر

لَاتَفْعَلِیْ: تو ایک عورت نہ کر آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد مؤنث حاضر

لَاتَفْعَلَا: تم دو عورتیں نہ کرو آئندہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر

لَاتَفْعَلْنَ: تم سب عورتیں نہ کرو آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع مؤنث حاضر

بحث نہی حاضر مجہول

لَاتُفْعَلْ لَاتُفْعَلَا لَاتُفْعَلُوْا لَاتُفْعَلِیْ لَاتُفْعَلَا لَاتُفْعَلْنَ

بحث نہی غائب معروف

لَایَفْعَلْ لَایَفْعَلَا لَایَفْعَلُوْا لَاتَفْعَلْ لَاتَفْعَلَا لَایَفْعَلْنَ لَاأَفْعَلْ لَانَفْعَلْ

بحث نہی حاضر مجہول

لَاتُفْعَلْ: تو ایک مرد نہ کیا جا زمانہ آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد مذکر حاضر

لَاتُفْعَلَا: تم دو مرد نہ کئے جاؤ آئندہ زمانہ میں صیغہ مذکر حاضر

لَاتُفْعَلُوْا: تم سب مرد نہ کئے جاؤ آئندہ زمانہ میں صیغہ مذکر حاضر

لَاتُفْعَلِیْ: تو ایک عورت نہ کیجا آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد مؤنث حاضر

لَاتُفْعَلَا: تم دو عورتیں نہ کی جاؤ آئندہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر

لَاتُفْعَلْنَ: تم سب عورتیں نہ کی جاؤ آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع مؤنث حاضر

بحث نہی غائب معروف

لَایَفْعَلْ: وہ ایک مرد نہ کرے آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد مذکر غائب

لَایَفْعَلَا: وہ دو مرد نہ کریں آئندہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مذکر غائب

لَایَفْعَلُوْا: وہ سب مرد نہ کریں آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع مذکر غائب

لَاتَفْعَلْ: وہ ایک عورت نہ کرے آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد مؤنث غائب

لَاتَفْعَلَا: وہ دو عورتیں نہ کریں آئندہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مؤنث غائب

لَایَفْعَلْنَ: وہ سب عورتیں نہ کریں آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع مؤنث غائب

لَاأَفْعَلْ: میں ایک مرد یا ایک عورت نہ کروں آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد متکلم

لَانَفْعَلْ: ہم دو مرد یا دو عورتیں یا ہم سب مرد یا سب عورتیں نہ کریں آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع متکلم

بحث نہی غائب مجہول لَایُفْعَلُ لَایُفْعَلَا لَایُفْعَلُوْا لَاتُفْعَلُ لَاتُفْعَلَا لَایُفْعَلْنَ لَااُفْعَلُ لَانُفْعَلُ

بحث نہی حاضر معروف بانون ثقیلہ لَاتَفْعَلَنَّ لَاتَفْعَلَانِّ لَاتَفْعَلُنَّ لَاتَفْعَلِنَّ لَاتَفْعَلَانِّ لَاتَفْعَلْنَانِّ

بحث نہی حاضر مجہول بانون ثقیلہ لَاتُفْعَلَنَّ لَاتُفْعَلَانِّ لَاتُفْعَلُنَّ لَاتُفْعَلِنَّ لَاتُفْعَلَانِّ لَاتُفْعَلْنَانِّ

بحث نہی غائب مجہول

لَایُفْعَلُ: وہ ایک مرد نہ کیا جائے آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد مذکر غائب

لَایُفْعَلَا: وہ دو مرد نہ کئے جائیں آئندہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مذکر غائب

لَایُفْعَلُوْا: وہ سب مرد نہ کئے جائیں آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع مذکر غائب

لَاتُفْعَلُ: وہ ایک عورت نہ کی جائے آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد مؤنث غائب

لَاتُفْعَلَا: وہ دو عورتیں نہ کی جائیں آئندہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مؤنث غائب

لَایُفْعَلْنَ: وہ سب عورتیں نہ کی جائیں آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع مؤنث غائب

لَااُفْعَلُ: میں ایک مرد یا ایک عورت نہ کیا جاؤں آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد متکلم

لَانُفْعَلُ: ہم دو مرد یا دو عورتیں ہم سب مرد یا سب عورتیں نہ کی جائیں آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع متکلم

بحث نہی حاضر معروف بانون ثقیلہ

لَاتَفْعَلَنَّ: تو ایک مرد ہرگز نہ کرے آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد مذکر حاضر

لَاتَفْعَلَانِّ: تم دو مرد ہرگز نہ کرو آئندہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مذکر حاضر

لَاتَفْعَلُنَّ: تم سب مرد ہرگز نہ کرو آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع مذکر حاضر

لَاتَفْعَلِنَّ: تو ایک عورت ہرگز نہ کرے آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد مؤنث حاضر

لَاتَفْعَلَانِّ: تم دو عورتیں ہرگز نہ کرو آئندہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر

لَاتَفْعَلْنَانِّ: تم سب عورتیں ہرگز نہ کرو آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع مؤنث حاضر

بحث نہی حاضر مجہول بانون ثقیلہ

لَاتُفْعَلَنَّ: تو ایک مرد ہرگز نہ کیا جا آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد مذکر حاضر

لَاتُفْعَلَانِّ: تم دو مرد ہرگز نہ کئے جاؤ آئندہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مذکر حاضر

لَاتُفْعَلُنَّ: تم سب مرد ہرگز نہ کئے جاؤ آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع مذکر حاضر

لَاتُفْعَلِنَّ: تو ایک عورت نہ کیجائے آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد مؤنث حاضر

لَاتُفْعَلَانِّ: تم دو عورتیں ہرگز نہ کیجاؤ آئندہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر

لَاتُفْعَلْنَانِّ: تم سب عورتیں ہرگز نہ کی جائیں آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع مؤنث حاضر

بحث نہی غائب معروف بانون ثقیلہ

لَا یَفْعَلَنَّ لَا یَفْعَلَانِّ لَا یَفْعَلُنَّ لَا تَفْعَلَنَّ لَا تَفْعَلَانِّ لَا یَفْعَلْنَانِّ لَا اَفْعَلَنَّ لَا نَفْعَلَنَّ

بحث نہی غائب مجہول بانون ثقیلہ

لَا یُفْعَلَنَّ لَا یُفْعَلَانِّ لَا یُفْعَلُنَّ لَا تُفْعَلَنَّ لَا تُفْعَلَانِّ لَا یُفْعَلْنَانِّ لَا اُفْعَلَنَّ لَا نُفْعَلَنَّ

بحث نہی غائب معروف بانون ثقیلہ

لَا یَفْعَلَنَّ: وہ ایک مرد ہرگز نہ کرے آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد مذکر غائب

لَا یَفْعَلَانِّ: وہ دو مرد ہرگز نہ کریں آئندہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مذکر غائب

لَا یَفْعَلُنَّ: وہ سب مرد ہرگز نہ کریں آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع مذکر غائب

لَا تَفْعَلَنَّ: وہ عورت ہرگز نہ کرے آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد مؤنث غائب

لَا تَفْعَلَانِّ: وہ دو عورتیں ہرگز نہ کریں آئندہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مؤنث غائب

لَا یَفْعَلْنَانِّ: وہ سب عورتیں ہرگز نہ کریں آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع مؤنث غائب

لَا اَفْعَلَنَّ: میں ایک مرد یا ایک عورت ہرگز نہ کروں آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد متکلم

لَا نَفْعَلَنَّ: ہم دو مرد یا دو عورتیں، ہم سب مرد یا سب عورتیں ہرگز نہ کریں آئندہ زمانہ میں

بحث نہی غائب مجہول بانون ثقیلہ

لَا یُفْعَلَنَّ: وہ ایک مرد ہرگز نہ کیا جائے آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد مذکر غائب

لَا یُفْعَلَانِّ: وہ دو مرد ہرگز نہ کئے جائیں آئندہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ مذکر غائب

لَا یُفْعَلُنَّ: وہ سب مرد ہرگز نہ کئے جائیں آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع مذکر غائب

لَا تُفْعَلَنَّ: وہ ایک عورت ہرگز نہ کی جائے آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد مؤنث غائب

لَا تُفْعَلَانِّ: وہ دو عورتیں ہرگز نہ کی جائیں آئندہ زمانہ میں صیغہ تثنیہ غائب

لَا یُفْعَلْنَانِّ: وہ سب عورتیں ہرگز نہ کی جائیں آئندہ زمانہ میں صیغہ جمع مؤنث غائب

لَا اُفْعَلَنَّ: میں ایک مرد یا ایک عورت ہرگز نہ کیا جاؤں آئندہ زمانہ میں صیغہ واحد متکلم

لَا نُفْعَلَنَّ: ہم دو مرد یا دو عورتیں، ہم سب مرد یا سب عورتیں ہرگز نہ کی جائیں آئندہ زمانہ میں

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث نہی بود چوں خواہی کہ اسم فاعل بنا کنی اسم فاعل گرفتہ میشود از فعل مضارع معروف پس علامت مضارع را حذف کن بعد ازاں فا کلمہ را فتحہ دہ و میان فا و عین الف فاعل در آرو عین کلمہ را کسرہ دہ ولام کلمہ را تنوین زیادہ کن تا اسم فاعل گردد بحث اسم فاعل فَاعِلٌ فَاعِلَانِ فَاعِلُوْنَ فَاعِلَةٌ فَاعِلَتَانِ فَاعِلَاتٌ۔

---

(۱) اسم فاعل وہ اسم ہے جو مضارع معرف سے مشتق ہوتا کہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل قائم ہے جیسے ضَارِبٌ بروزن فاعل بمعنی مارنے والا ایک مرد۔

فائدہ: ثلاثی مجرد سے اسم فاعل بروزن فَاعِل آتا ہے اور یہ وزن مذکر کے لئے ہے لیکن کبھی مونث کے لئے بھی فَاعِلٌ کا وزن آتا ہے جیسے حَائِضٌ اور طَالِقٌ لیکن کوفیین کہتے ہیں کہ ان میں تاء مقدر ہے اور یہ اصل میں حَائِضَۃٌ اور طَالِقَۃٌ تھے اور خلیل کے نزدیک یہ اسم فاعل نہیں بلکہ بمعنی ذوحیض وذوطلاق ہیں۔ (۲) علامت مضارع سے مراد یاء ہے اس لئے کہ اسم فاعل اسم ظاہر ہے اسم ضمیر نہیں اور اسماء ظاہرہ غائب کا حکم رکھتے ہیں اور غائب کے مناسب غائب ہے تو اسم فاعل غائب سے بنے گا۔ سوال: اسم فاعل مصدر سے کیوں نہیں بنایا گیا باوجود یکہ مصدر اصل ہے نیز مصدر سے بنانے میں تصرف کمتر ہے؟ جواب: اس لئے کہ اسم فاعل اور مضارع میں دو طرح سے مناسبت موجود ہے ایک تو عدد حروف وحرکات وسکنات میں اور دوسری یہ کہ اسم فاعل مضارع معروف کی مثل فاعل کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ سوال: اسم فاعل بناتے وقت علامت مضارع کو حذف کیوں کرتے ہیں؟ جواب: اس لئے کہ علامت مضارع یعنی یاء مضارع کی نشانی ہے اور اسم فاعل مضارع نہیں لہذا اس میں علامت مضارع نہیں آئے گی۔ (۳) چونکہ علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد فاء ساکن ہے اور ساکن سے ابتداء نہیں ہو سکتی تو فا کلمہ کو حرکت فتحہ دی کہ وہ خفیف حرکت ہے اور اس لئے کہ فا کلمہ کے بعد الف علامت فاعل آتا ہے جس کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے۔

(۴) فا اور عین کلمہ کے درمیان الف اس لئے زائد کیا گیا تا کہ اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی سے التباس نہ ہو۔ اور بالخصوص الف کو زیادہ کیا گیا اس لئے کہ یہ حروف ابجد کا پہلا حرف ہے۔ نیز اس لئے کہ مستحق زیادت حروف علت ہیں جن میں الف اخف ہے لہذا اخف کو بڑھایا گیا۔ (۵) عین کلمہ کو کسرہ اسوقت دیا جائے گا جبکہ عین مضارع مضموم یا مفتوح ہو اور کسرہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ ضمہ حرکت ثقیل ہے اور فتحہ دینے کی صورت میں باب مفاعلہ کی ماضی کے ساتھ ملتبس ہوگا جبکہ ماضی پر وقف کیا جائے۔ مثلا اسم فاعل ضَارِبٌ ہوگا اور ماضی باب مفاعلہ بھی ضَارِبْ ہوگا۔ (۶) تنوین وہ نون ساکن ہے جو نون تاکید کا غیر ہو اور آخر کلمہ کی حرکت کے تابع ہو۔ چونکہ تنوین اسم کی علامت ہے اس لئے اسم فاعل کے آخر میں تنوین علامت اسم لائی گئی اور یہ نون تنوین پڑھا جاتا ہے لکھا نہیں جاتا بلکہ اُلٹا پیش دوسری زبر یا زیر لکھی جاتی ہے سوال: اسم فاعل کو مضارع کی تاء حذف کر کے بنایا گیا ہے مضارع پر حرف زائد کر کے کیوں نہیں بنایا گیا؟

جواب: اس لئے کہ تاء بھی زائد ہے جس کے ہوتے ہوئے کسی حرف کے بڑھانے سے کثرت زیادت لازم آئے گی۔

سوال: اسم فاعل کی علامت یعنی الف کو شروع میں کیوں نہیں بڑھایا گیا جس طرح کہ تاء مضارع کے شروع میں ہے؟

جواب: الف ساکن ہے اور ساکن سے ابتداء نہیں ہو سکتی اگر اس کو متحرک کرتے تو لامحالہ حرکت فتحہ دیتے کہ وہ اخف الحرکات ہے جس سے اسم فاعل کا مضارع کے صیغہ واحد متکلم سے التباس ہوتا۔ (۷) فاعل، کرنے والا ایک مرد صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔

مصنف نے اسم فاعل کی بحث کو اسم مفعول پر مقدم کیا ہے اسم فاعل کی شرافت کی وجہ سے اور وہ شرافت یہ ہے کہ اسم فاعل فاعل پر دلالت کرتا ہے اور اسم مفعول دلالت کرتا ہے مفعول پر یعنی اس ذات پر جس پر فعل واقع ہو چونکہ فاعل مفعول سے اشرف ہے تو دال علی الاشرف بھی اشرف ہوا۔

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اسم فاعل بود چوں خواہی کہ اسم مفعول بنا کنی اسم مفعول ساختہ میشود از فعل مضارع مجہول پس علامت مضارع را حذف کن بعد ازاں میم مفتوح مفعول در اول اُو در آرو عین کلمہ را ضمہ دہ و میان عین ولام واؤ مفعول در آرو لام کلمہ را تنوین دہ تا اسم مفعول گردد بحث اسم مفعول مَفْعُوْلٌ مَفْعُوْلَانِ مَفْعُوْلُوْنَ مَفْعُوْلَةٌ مَفْعُوْلَتَانِ مَفْعُوْلَاتٌ۔

تتمہ در بیان اسم ظرف و اسم آلہ و اسم تفضیل فصل چوں خواہی کہ اسم ظرف زمان و مکان بنا کنی علامت مضارع را حذف کن و میم مفتوح در اول او در آرو عین کلمہ را فتحہ دہ اگر مضموم باشد ورنہ بحالش بگذار ولام کلمہ را تنوین ملحق کن تا اسم زمان و مکان گردد بحث اسم ظرف مَفْعَلٌ مَفْعَلَانِ مَفَاعِلُ۔

---

(۱) اسم مفعول کو مضارع مجہول سے بنایا جاتا ہے بایں مناسبت کہ ہر ایک مفعول کی طرف منسوب ہوتا ہے جیسے یُضْرَبُ کے معنی ہیں مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا وہ ایک مرد اور مَضْرُوْبٌ کے معنی ہیں مارا ہوا وہ ایک مرد۔ (۲) چونکہ اسم مفعول فعل مضارع نہیں ہے اس لئے اسم مفعول میں علامت مضارع کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ یعنی علامت مضارع حذف کرنے کے بعد جو باقی رہ گیا ہے اس کے اول میں میم مفتوح علامت اسم مفعول لاؤ اور عین کلمہ کو ضمہ دو عین اور لام کے درمیان مفعول کا واؤ لانے سے مراد یہ ہے کہ عین کلمہ کے ضمہ میں اشباع کر کے واؤ پیدا کر و اور لام کلمہ کو تنوین دو کیونکہ یہ خاصہ اسم ہے۔

فائدہ: اسم مفعول بناتے وقت مضارع کے عین کلمہ میں اشباع کر کے واؤ اس لئے پیدا کیا گیا کہ مَفْعَلٌ کا وزن بغیر تا کے کلام عرب میں نہیں آیا البتہ تاء کے ساتھ آیا ہے جیسے مَقْبَرَةٌ۔

(۳) تتمہ کے معنی بقیہ ہیں مصنف سے اسم ظرف اسم آلہ اور اسم تفضیل کی ابحاث رہ گئی تھیں جنہیں شارح میزان الصرف نے بطرز فصول میزان لکھ کر تتمۃ المیزان سے موسوم کیا۔ (۴) جو لفظ کسی کام کی جگہ یا وقت کا نام ہو اسے اسم ظرف کہتے ہیں۔ (۵) مصنف نے اپنے قول ''زمان و مکان'' سے ظرف کی دو قسموں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ نمبر ۱ ظرف زمان جو متیٰ کے جواب میں واقع ہو (سوال) مَتٰی الْقِتَالُ (لڑائی کب ہوگی) (جواب) فِیْ شَعْبَانَ (شعبان میں) یہ فِیْ شَعْبَانَ ظرف زمان ہے۔ نمبر ۲ ظرف مکان جو اَیْنَ کے جواب میں واقع ہو۔ (سوال) اَیْنَ زَیْدٌ (زید کہاں ہے) (جواب) فِی الْمَدْرَسَةِ (مدرسہ میں) یہ فِی الْمَدْرَسَةِ ظرف مکان ہے ظرف زمان و مکان کے لئے ایک صیغہ آتا ہے اس لئے کہ یہ فعل مضارع سے بنتا ہے چونکہ مضارع زمانہ حال و استقبال میں مشترک ہوتا ہے اس کی مناسبت و مشابہت سے صیغہ ظرف بھی زمان و مکان میں مشترک ہوتا ہے۔ (۶) یعنی اسم ظرف بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ علامت مضارع کو حذف کر کے اس کی جگہ میم مفتوح لاؤ کیونکہ علامت مضارع بھی مفتوح ہے یا فتحہ کے حرکت خفیف ہونے کی وجہ سے اور عین کلمہ اگر مضموم ہو تو اس کو فتحہ دو ورنہ جیسا ہو ویسا ہی رہنے دو اور لام کلمہ کو تنوین دو۔ فائدہ مضارع مفتوح العین اور مضموم العین اور ناقص کے ہر باب سے اسم ظرف عین کلمہ کے فتحہ کے ساتھ آتا ہے مثلاً یَفْتَحُ سے مَفْتَحٌ، یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ اور یَرْمِیْ سے مَرْمًی اور مضارع مکسور العین اور مثال کے ہر باب سے عین کلمہ کے کسرہ سے آتا ہے جیسے یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ یَوْعِدُ سے مَوْعَدٌ مَفْعَلٌ، کرنے کی ایک جگہ یا زمانہ صیغہ واحد اسم ظرف۔

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اسم ظرف بود چوں خواہی کہ اسم آلہ بنا کنی علامت مضارع را حذف کن ومیم مکسور دراول اودر آروعین کلمہ رافتحہ دہ اگر مفتوح نباشد ولام کلمہ راتنوین ملحق سازتا اسم آلہ گردد واگر بعد عین کلمہ الف آری یاپس لام تا زیادہ کنی دوصیغہ دیگر اسم آلہ کہ اکثر موافق قیاس ست پدید می آید بحث اسم آلہ مِفْعَلٌ مِفْعَلَةٌ مِفْعَلَانِ مِفْعَلَتَانِ مَفَاعِلُ ومِفْعَالٌ مِفْعَالَانِ مَفَاعِيْلُ ۔ فصل ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اسم آلہ بود چوں خواہی کہ اسم تفضیل بنا کنی علامت مضارع را حذف کن وہمزہ اسم تفضیل دراول اُو در آروعین کلمہ رافتحہ دہ اگر مفتوح نباشد ولام راتنوین مدہ ایں طریق بنائے اسم تفضیل برائے مذکر ست اما چوں صیغۂ مؤنث بنا کنی بعد حذف علامت مضارع فاراضمہ دہ وعین راساکن کن وبعد لام الف مقصورہ لاحق کن ولام کلمہ رافتحہ دہ تا اسم تفضیل مؤنث گردد بحث اسم تفضیل اَفْعَلُ اَفْعَلَانِ اَفْعَلُوْنَ اَفَاعِلُ فُعْلٰی فُعْلَیَانِ فُعْلَیَاتٌ فُعَلٌ۔

---

(۱) جولفظ کسی کام کرنے کی چیز کا نام ہو اسے اسم آلہ کہتے ہیں یہ بھی فعل مضارع سے بنتا ہے اس لئے کہ اسم آلہ جس چیز پر دلالت کرتا ہے یعنی آلہ صدود فعل (کام کرنے کی چیز) یہ کام کرنے کی چیز فاعل کا فعل مفعول تک پہنچانے کا واسطہ بنتی ہے اور مفعول پر دال (اسم مفعول) مضارع سے بنتا ہے لہذا اسم آلہ بھی مضارع سے بنتا ہے۔ (۲) یعنی علامت مضارع حذف کرکے اس کی جگہ میم مکسور لاؤ کیونکہ میم مفتوح بڑھانے سے اسم آلہ کا اسم ظرف سے التباس ہوگا اور میم مضموم بڑھانے سے باب افعال کے اسم مفعول سے التباس ہوگا اور التباس سے بچنا ضروری ہے اور عین کلمہ اگر مفتوح نہ ہوتو اس کو فتحہ دو، اور لام کلمہ کو تنوین دو۔ (۳) یعنی اگر اسم آلہ میں عین کلمہ کے بعد الف لاؤ، یا لام کے بعد تاء بڑھاؤ تو اسم آلہ کے دوصیغے (مفعال، ومفعلة) جو موافق قیاس کے ہیں بن جائیں گے۔ فائدہ نحات بصرہ کے نزدیک اسم آلہ کا اصل وزن مِفْعَلٌ ہے اور مِفْعَالٌ اور مِفْعَلَةٌ تو یہ دونوں مِفْعَلٌ کی فرع ہیں کیونکہ ان دونوں میں حرف زائد ہے اور مزید فیہ مجرد کی فرع ہے لیکن سکاکی کے نزدیک اسم آلہ کا وزن مِفْعَالٌ ہے جس کے الف کو بلاعوض حذف کیا تو مِفْعَلٌ ہوا اور الف کے عوض آخر میں تا بڑھائی تو مِفْعَلَةٌ ہوا۔ (۴) مِفْعَلٌ اور مِفْعَلَةٌ کی جمع تکسیر مَفَاعِلُ ہے اور مِفْعَالٌ کی جمع تکسیر مَفَاعِیْلُ ہے یعنی مِفْعَالٌ کا الف ماقبل مکسور ہوجانے کی وجہ سے یا ہوگیا ہے۔ قانونچہ شاہ ولایت میں ہے: الف دے ماقبل حرکت ہومخالف جا۔ واجب اسنوں موافق حرف علت بدلا

(۵) جولفظ کسی کام کرنے والے کی بڑائی ظاہر کرے اس کو اسم تفضیل کہتے ہیں جس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے علامت مضارع حذف کرکے ہمزہ اسم تفضیل (جو قطعی ہوتا ہے) اول میں لاؤ اور عین کلمہ مفتوح نہ ہوتو اس کو فتحہ دو اور لام کو تنوین نہ دو کیونکہ اسم تفضیل غیر منصرف ہے جس پر تنوین نہیں آتی۔

سوال: غیر منصرف کی تعریف کریں؟ جواب: غیر منصرف وہ اسم معرب ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے کوئی دوسبب یا ایسا ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو پایا جائے۔ سوال: اسم تفضیل میں کونسے دوسبب ہوتے ہیں؟ جواب: وزن فعل اور وصف۔

سوال: غیر منصرف کا کیا حکم ہے؟ جواب: اس کے آخر میں نہ کسرہ آتا ہے نہ تنوین کیونکہ یہ دوفرعیتوں میں فعل کے مشابہ ہے اور فعل پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے۔ (۵) یعنی اسم تفضیل د مؤنث بنانا چاہو تو علامت مضارع حذف کرکے فا کلمہ کو ضمہ دو (کیونکہ ساکن سے شروع کرنا متعذر ہے) اور عین کلمہ کو ساکن کرکے لام کلمہ کے بعد الف مقصورہ ملاؤ اور لام کلمہ کو فتحہ دو۔

سوال: اسم تفضیل مؤنث مضارع کے کس صیغہ سے بنتا ہے؟ جواب: صیغہ واحد مؤنث سے۔

سوال: الف مقصورہ کس کو کہتے ہیں؟ جواب: الف مقصورہ جو علامت تانیث ہے وہ الف ہے جس کے بعد ہمزہ نہ ہو۔

آنچہ بر طرفش بود لازم الف مقصورہ داں۔ وز پئے زائد الف ہمزہ بود ممدودہ خواں یعنی کلمہ کے آخر میں الف لازم یعنی اصلی ہوتو وہ مقصورہ ہے اور اگر الف کے بعد ہمزہ ہوتو وہ ممدودہ ہے۔

رَبِّ اغْفِرْوَارْحَمْ وَاجْعَلْهُ مَقْبُوْلًا فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ بِبَرَکَۃِ النَّبِیِّ ﷺ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡـحَـمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡـمَعِیۡنَ ۔ بداں اَسۡعَدَ كَ اللّٰـهُ تَـعَالٰی فِی الدَّارَیۡنِ کہ جملہ افعال متصرفہ واسماء متمکنہ ازروئ ترکیب حروف اصلی بر دوگونہ است ثلاثی ورباعی ۔ اما ثلاثی آں باشد...

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۱) بداں اس میں باز ائدہ ہے اور داں دانستن سے صیغہ امر ہے جس کے معنی ہیں ''جان'' اس کے لانے سے مصنف کا مقصود مخاطب کو بیدار کرنا ہے۔

سوال: مخاطب کو بیدار کرنا اور مطالب کی طرف متوجہ کرنا یہ مقصد تو ''بشنو'' (سن) سے بھی حاصل ہوسکتا تھا پھر بداں کیوں کہا؟

جواب: بداں کا تعلق دل سے ہے اور ''بشنو'' کا کان سے اور دل کا فعل (جاننا) کان کے فعل (سننے) سے زیادہ قوی ہوتا ہے اس لئے بداں کہا۔

سوال: بخواں (پڑھ) کیوں نہیں کہا؟ جواب: اس لئے کہ مقصود جاننا ہے نہ پڑھنا۔ سوال: باور کن یا بشناس کیوں نہیں کہا؟

جواب: اس لئے کہ ان کی نسبت بداں مختصر ہے۔ سوال مصنف نے ''بداں'' کہا ''اِعۡلَمۡ'' کیوں نہیں کہا؟ جواب: مبتدی کی رعایت کے لئے کہ مبتدی کے لئے فارسی کلام کا سمجھنا آسان ہوتا ہے۔

(۲) اَسۡعَدَكَ، یہ اِسۡعَادٌ سے ماضی مطلق کا صیغہ ہے اور محل دعاء میں واقع ہونے کی وجہ سے بمعنی مضارع ہے ماضی چند مواضع میں بمعنی مضارع آتی ہے جن کو اس شعر میں جمع کیا گیا ہے:

داں تو ماضی را بمعنی غابر اندر نہ مقام ۔ بعد حرف شرط وحیث وکلما در ابتدا

دردعاء وبعد موصول والف استفہام نیز ۔ نعت نکرہ چوں شود معطوف غابر دلبرا

(۳) اَفعال فعل کی جمع ہے اور متصرفہ صیغہ اسم فاعل ہے تصرف سے جس کے معنی ہیں پھرنا ۔ افعال متصرفہ ان افعال کو کہتے ہیں جن کی ماضی ومضارع اور امر وغیرہ کی گردانیں ہوتی ہیں ۔ اور افعال غیر متصرفہ وہ ہیں جو اسطرح نہ ہوں جیسے ضَرَبَ اور نَصَرَ فعل متصرف ہیں اور لَیۡسَ اور افعال تعجب غیر متصرف ہیں۔ (۴) اسماء متمکنہ یعنی اسماء معربہ اسم معرب وہ ہے جو مبنی اصل کے مشابہ نہ ہو یہاں اسماء متمکنہ سے مراد مصادر اور مشتقات ہیں۔

فائدہ: لفظ متمکن مصدر تمکن سے صیغہ اسم فاعل ہے اور تمکن کے معنی ہیں جگہ دینا اور قدرت دینا چونکہ یہ اسماء اپنے او پر اعراب کو قدرت اور جگہ دیتے ہیں اس لئے ان کو اسماء متمکنہ کہتے ہیں۔ (۵) حرف اصلی اس کو کہتے ہیں جو وزن کرنے میں فا، عین اور لام کلمہ کی جگہ آئے جو حرف فا کی جگہ ہو اس کو فا کلمہ اور جو عین کی جگہ ہو اس کو عین کلمہ اور جو لام کلمہ کی جگہ ہو اس کو لام کلمہ کہتے ہیں مثلاً نَـصَـرَ فَـعَلَ کے وزن پر ہے اس میں ''ن'' فا کلمہ ''ص'' عین کلمہ اور ''ر'' لام کلمہ ہے۔ (۶) ثلاثی بضم ثاء ثلثہ بفتح ثاء کی طرف منسوب ہے اور ثلاثی کا ضمہ نسبت کی وجہ سے ہے اسی طرح رباعی اور خماسی، اربعۃ اور خمسۃ کی طرف منسوب ہے۔ ثلاثی اسے کہتے ہیں جس کی ماضی میں تین حرف اصلی ہوں۔ جیسے نصر اور ضرب۔

سوال: ثلاثی کی مذکورہ بالا تعریف اسم جامد پر صادق نہیں آتی کیونکہ اس کی ماضی نہیں ہوتی؟

جواب: ۔ کتاب میں مذکورہ اسمائے متمکنہ سے مراد صرف مصدر اور مشتقات ہیں جامد مراد نہیں۔

کہ در ماضی اُو سہ حرف اصلی باشد چوں نَصَرَ و ضَرَبَ ور باعی آں باشد کہ در ماضی اُو چہار حرف اصلی باشد چوں بَعْثَرَ وعَرْقَبَ۔ اما ثلاثی بر دو گونہ است یکے مجرد کہ در ماضی اُو حرف زائد نباشد و دیگر مزید فیہ کہ در ماضی اُو حروف زائد نیز باشد اما آنکہ در و حروف زائد نباشد آں نیز بر دو گونہ است یکے مطرد کہ وزن او بیشتر آید و دیگر شاذ کہ وزن اُو کمتر آید اما مطّرِ د را پنج باب است باب اول بروزن فَعَلَ يَفْعُلُ بفتح العین فی الماضی وضمھا فی الغابر.............................

---

(۱) ماضی سے مراد صیغہ واحد مذکر غائب ہے یعنی صیغہ واحد مذکر غائب میں تین حرف ہوں تو وہ پورا باب ثلاثی کہلائے گا مثلاً یَضْرِبُوْنَ مَضْرُوْبٌ اِضْرِبُوْا یہ تمام ثلاثی مجرد ہیں کیونکہ ان کی ماضی ضرب ہے جو ثلاثی مجرد ہے۔(۲) بَعْثَرَ اس نے ابھارا۔ عَرْقَبَ اس نے کونچیں کاٹیں۔اس نے حیلہ کیا یہ دونوں رباعی کی مثالیں ہیں۔

(۳) مجرد صیغہ اسم مفعول ہے تَجْرِيْدٌ بمعنی ننگا کرنے سے۔ ثلاثی مجرد اس کو کہتے ہیں جس کی ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں تین حرف سے کوئی حرف زائد نہ ہو۔ جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ۔(۴) مزید زیادت بمعنی بڑھانا سے صیغہ اسم مفعول ہے ۔ اصل میں مَزْيُوْدٌ تھا یاء کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا تو واؤ ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے یاء ہو گیا تو مزیید ہوا پھر یا کا کسرہ ماقبل کو دے کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک یاء کو حذف کیا تو مزید ہوا۔ ثلاثی مزید فیہ وہ ہے کہ اس کی ماضی میں تین حرف اصلی سے کوئی حرف زائد بھی ہو جیسے اِجْتَنَبَ جسمیں ہمزہ اور تاء دو حرف زائد ہیں۔(۵) مُطَّرِدٌ اسم فاعل ہے اطراد سے جس کے معنی ہیں ایک کے پیچھے دوسرے کا آنا اور رواں ہونا۔ ثلاثی مجرد مطرد وہ ہے جو کثیر الاستعال ہو اور شاذ وہ ہے جو کمتر مستعمل ہو۔ ثلاثی مجرد مطرد کے پانچ باب ہیں لفظ باب کے لغوی معنی ہیں دروازہ اور اصطلاح میں ایک جنس کے مسائل پر مشتمل بحث کو باب کہتے ہیں۔ اور اہل صرف ماضی اور مضارع کے اول صیغہ کو ملا کر پڑھنے کو باب کہتے ہیں جیسے فَعَلَ يَفْعِلُ یہ باب ہے۔ یعنی اسی ماضی و مضارع کے مجموعے کا نام باب ہے۔ لیکن غیر ثلاثی مجرد کے ابواب ماضی و مضارع کے مجموعے سے موسوم نہیں کئے گئے بلکہ وہ اپنے مصدر سے موسوم کئے گئے ہیں مثلاً باب افعال کیونکہ اس کا مصدر اِفْعَالٌ کے وزن پر آتا ہے باب تَفْعِيْلٌ وغیرہ یہ تمام اپنے مصادر کے نام سے موسوم کئے گئے ہیں۔

(۶) غابر صیغہ اسم فاعل ہے جو کہ غبور بمعنی باقی رہنا سے ہے چونکہ ازمنہ ثلاثہ سے زمانہ ماضی کو نکال دیں تو دو زمانہ باقی رہتے ہیں جن پر دلالت کرنے والے فعل کو غابر کہتے ہیں اور اس فعل کو مضارع بھی کہتے ہیں اس وجہ سے کہ مضارع کے معنی ہیں مشابہ اور مثل اور یہ فعل درج ذیل امور میں اسم فاعل کے مشابہ ہوتا ہے۔ ۱۔ تعداد حروف اور حرکات و سکنات میں جیسے يَضْرِبُ اور ضَارِبٌ ۔۲۔ نکرہ کی صفت واقع ہونے میں جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِب اور مَرَرْتُ بِرَجُلٍ يَضْرِبُ ۔۳۔ اسم فاعل کی مثل مضارع پر لام ابتدا داخل ہوتا ہے جیسے اِنَّ زَيْدًا لَقَائِمٌ اور اِنَّ زَيْدًا لَيَقُوْمُ ۔

چوں النصر والنصرۃ یاری کردن، تَصْرِیْفُهٗ نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْرًا فَهُوَ نَاصِرٌ وَنُصِرَ یُنْصَرُ نَصْرًا فَهُوَ مَنْصُوْرٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اُنْصُرْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَنْصُرْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَنْصَرٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِنْصَرٌ وَمِنْصَرَةٌ وَمِنْصَارٌ وَتَثْنِیَتُهُمَا مَنْصَرَانِ وَمِنْصَرَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَنَاصِرُ وَمَنَاصِیْرُ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ اَنْصَرُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ نُصْرٰی وَتَثْنِیَتُهُمَا اَنْصَرَانِ وَنُصْرَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَنْصَرُوْنَ وَاَنَاصِرُ وَنُصَرٌ وَنُصْرَیَاتٌ۔ اَلطَّلَبُ: جستن۔ اَلدُّخُوْلُ: درآمدن۔ اَلْقَتْلُ کشتن اَلْفَتْلُ: بافتن

---

(۱) یہ دونوں ثلاثی مجرد کے مصدر ہیں اول بروزن فَعَلَ اور ثانی بروزن فَعْلَةٌ اور دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی مدد کرنا چونکہ اس باب کے مضارع کا عین کلمہ حرکت قویہ یعنی ضمہ پر مشتمل ہے اس لئے اس کو پہلے ذکر کیا ہے۔ (۲) تصریف کے معنی ہیں پھیرنا چونکہ گردان میں صیغہ کو ایک حال سے دوسرے حال کی جانب پھیرا جاتا ہے اس لئے گردان کو تصریف کہتے ہیں مصنف کا قول تَصْرِیفه مبتدا ہے اور لفظ نَصَرَ سے آخر تک اس کی خبر ہے۔ معنی یہ ہیں کہ باب اول کی گردان یعنی صرف صغیر نصر سے آخر تک ہے۔ (۳) اُنْصُرْ کا ہمزہ وصل گرا کر نون کو مِنْهُ کی ہاء سے ملا کر نہیں پڑھا جاتا اس لئے کہ اُنْصُرْ سے مراد لفظ اُنْصُرْ ہے اس کا معنی مراد نہیں لہذا اُنْصُرْ علم ہے اور اعلام کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے نہ وصلی اس لئے تلفظ میں اس کو باقی رکھا جاتا ہے۔

(۴) اور ان دونوں کا تثنیہ یعنی اسم ظرف مَنْصَرٌ کا تثنیہ اور اسم آلہ مِنْصَرٌ کا تثنیہ مَنْصَرَانِ اور مِنْصَرَانِ ہے اول، اول کا تثنیہ ہے اور دوسرا دوسرے کا تثنیہ ہے۔ (۵) ان دونوں یعنی اسم ظرف اور اسم آلہ کی جمع مَنَاصِرُ اور مَنَاصِیْرُ ہے اول اسم ظرف اور اسم آلہ دونوں کی جمع ہے اسم آلہ خواہ صغری ہو جیسے مِنْصَرٌ یا وسطی ہو جیسے مِنْصَرَةٌ دونوں کی جمع مَنَاصِرُ ہے اور اسم آلہ کبری کی جمع مَنَاصِیْرُ ہے۔

فائدہ: جمع تکسیر بناتے وقت جب مِنْصَارٌ کے پہلے دو حرفوں کو فتحہ دیا اور تیسری جگہ الف لا کر اس کے بعد والے حرف کو کسرہ دیا تو مِنْصَارٌ کا الف یاء ہو گیا لہذا مَنَاصِیْرُ ہوا۔ اور غیر منصرف ہونے کی وجہ سے آخر سے تنوین ساقط ہو گئی۔

سوال: مِنْصَارٌ کا الف جمع تکسیر میں کس قاعدہ سے یاء ہو گیا ہے؟

جواب:۔ درج ذیل قاعدہ کے ساتھ:

؎ جے الف دے ماقبل حرکت ہو مخالف جا۔ واجب اسنوں موافق حرکت حرف علت بدلا

چونکہ جمع میں الف مفرد کا ماقبل مکسور ہو گیا ہے اس لئے الف کو ماقبل کی حرکت یعنی یاء سے بدلا تو مَنَاصِیْرُ ہوا۔ (۶) نُصْرٰی اَنْصَرُ کا مؤنث ہے اور اس کے آخر میں واقع الف مقصورہ ہے جو کہ علامت تانیث ہے اور وہ تثنیہ نُصْرَیَانِ اور جمع نُصْرَیَاتٌ میں یاء ہو گیا ہے۔ الطلب: تلاش کرنا۔ الدخول: اندر آنا۔ القتل: قتل کرنا۔ اَلْفَتْلُ: بٹنا، مروڑنا، بل دینا۔

فائدہ: لغت کی معتبر کتب میں ''اَلْفَتْلُ'' باب ضَرَبَ سے ذکر کیا گیا ہے۔

باب دوم بروزن فَعَلَ یَفْعِلُ بفتح العین فی الماضی وکسرھا فی الغابر چوں اَلضَّرْبُ وَالضَّرْبَۃُ زدن ورفتن برروئے زمین وپدید کردن مثل، تصریفہ ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا فَھُوَ ضَارِبٌ وَضُرِبَ یُضْرَبُ ضَرْبًا فَھُوَ مَضْرُوْبٌ اَلْاَمْرُ مِنْہُ اِضْرِبْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتَضْرِبْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَضْرَبٌ وَالْاٰلَۃُ مِنْہُ مِضْرَبٌ وَمِضْرَبَۃٌ وَمِضْرَابٌ وَتَثْنِیَتُھُمَا مَضْرِبَانِ وَمِضْرَبَانِ وَالْجَمْعُ مِنْھُمَا مَضَارِبُ وَمَضَارِیْبُ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْہُ اَضْرَبُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ ضُرْبٰی وَتَثْنِیَتُھُمَا اَضْرَبَان وَضُرْبَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْھُمَا اَضْرَبُوْنَ وَاَضَارِبُ وضُرَبٌ وَضُرْبَیَاتٌ ۔اَلْغَسْلُ : شستن ۔الغلب :غلبہ کردن ۔الظلم :ستم کردن ۔الفصل: جدا کردن ۔

باب سوم بروزن فَعِلَ یَفْعَلُ بکسر العین فی الماضی وفتحھا فی الغابر ۔چوں اَلسَّمْعُ وَالسِّمَاعُ :شنیدن وگوش فرا داشتن، تصریفہ سَمِعَ یَسْمَعُ سَمْعًا فَھُوَ سَامِعٌ وَسُمِعَ یُسْمَعُ سَمْعًا فَھُوَ مَسْمُوْعٌ اَلْاَمْرُمِنْہُ اِسْمَعْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَسْمَعْ اَلظَّرْفُ مِنْہُ مَسْمَعٌ وَالْاٰلَۃُ مِنْہُ مِسْمَعٌ وَمِسْمَعَۃٌ وَمِسْمَاعٌ وَتَثْنِیَتُھما مَسْمَعَان وَمِسْمَعَانِ وَالْجَمْعُ مِنْھُمَا مَسَامِعُ وَمَسَامِیْعُ واَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْہُ اَسْمَعُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْہُ سُمْعٰی وَتَثْنِیَتُھُمَا اَسْمَعَان وَسُمْعَیَان وَالْجَمْعُ مِنْھُمَا اَسْمَعُوْنَ وَاَسَامِعُ وَسُمَعٌ وَسُمْعَیَاتٌ ۔اَلْعِلْمُ :دانستن ۔اَلْفَھْمُ :دریافتن ۔اَلْحِفْظُ: نگاہ داشتن ۔اَلشَّھَادَۃُ : گواہی دادن ۔اَلْحَمْدُ :ستودن ۔اَلْجَھْلُ :نادانستن ۔

---

(۱) اَلضَّرْبُ: مارنا، سطح زمین پر چلنا، مثل بیان کرنا۔

فائدہ: کتب لغت میں ضرب کے معنی رفتن یعنی چلنا لکھے ہیں اور بروئے زمین کی قید نہیں ہے اور ضَرَبَ فِی الْاَرْضِ کے معنی بھی چلنے کے ہیں اور فِی الْاَرْضِ کی قید خارج ہے۔(۲) اَلْغَسْلُ: دھونا۔اَلْغَلَبُ :غلبہ کرنا۔اَلظُّلَمُ :ستم کرنا اَلْفَصْلُ :جدا کرنا۔یہ باب لازم بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے جَلَسَ بمعنی وہ بیٹھا (۳) باب سوم فَعِلَ یَفْعَلُ، عین ماضی کے کسرہ اور عین غابر کے فتحہ کے ساتھ۔

۔ اَلسَّمْعُ: ثلاثی مجرد کا باب فَعِلَ یَفْعَلُ لازم ومتعدی دونوں طرح آتا ہے اور اس کا لازم استعمال ہونا متعدی کی نسبت کثیر ہے۔لازم کی مثال فرح یفرح فرحا ہے بمعنی خوش ہونا سَمْعٌ اور سَمَاعٌ کے دو معنی ہیں، سننا اور کان لگا کر سننا۔

فائدہ: مصنف نے ماضی مکسور العین کے اس باب کو تیسرے نمبر پر ذکر کیا جبکہ قیاس یہ چاہتا تھا کہ باب سوم ماضی مفتوح العین کا باب فَتَحَ یَفْتَحُ ہو اس کو تیسرے نمبر پر ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اصول ابواب یکجا ہو جائیں اور اصول ابواب اور ام الابواب یہ تین باب ہیں جن کی ماضی اور مضارع کی عین کی حرکت مختلف ہے۔

سوال: ان تین ابواب کو اصول ابواب کیوں کہتے ہیں؟

جواب: ماضی اور مضارع کے معنی مختلف ہیں اور جب ان تین ابواب میں عین کی حرکت مختلف ہونے کی وجہ سے ماضی اور مضارع کے الفاظ بھی مختلف ہو گئے تو ماضی ومضارع الفاظ ومعنی کے اختلاف میں متفق ہو گئے اور اتفاق اصل ہے لہذا ان ابواب کو ابواب اصول کا نام دیا گیا اور باقی ماندہ کو ابواب فروع سے موسوم کیا گیا۔

(۴) العلم: جاننا۔الفھم : سمجھنا۔الحفظ: نگاہ رکھنا۔الشھادۃ: گواہی دینا۔الحمد :تعریف کرنا۔الجھل: ناجاننا (ان پڑھ ہونا)۔

باب چہارم بروزن فَعَلَ یَفْعَلُ بفتح العین فیہما چوں الفتح: کشادن، تَصْرِیفُہٗ، فَتَحَ یَفْتَحُ فَتْحًا فَهُوَ فَاتِحٌ وَفُتِحَ یُفْتَحُ فَتْحًا فَهُوَ مَفْتُوحٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِفْتَحْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَفْتَحْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَفْتَحٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِفْتَحٌ وَمِفْتَحَةٌ وَمِفْتَاحٌ وَتَثْنِيَتُهُمَا مَفْتَحَانِ وَمِفْتَحَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَفَاتِحُ وَمَفَاتِيْحُ اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ مِنْهُ اَفْتَحُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ فُتْحٰى وَتَثْنِيَتُهُمَا اَفْتَحَانِ وَفُتْحَيَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَفْتَحُوْنَ وَاَفَاتِحُ وَفُتَحٌ وَفُتْحَيَاتٌ۔ اَلْمَنْعُ۔ بازداشتن۔ اَلصِّبْغُ: رنگ کردن۔ اَلرَّهْنُ: گروداشتن۔ اَلسَّلْخُ: پوست کشیدن۔ بدانکہ ہرفعلیکہ بریں وزن آید بجائے عین فعل یالام فعل اُوحرفی باشد از حروف حلق وحروف حلق شش ست الحاء والخاء والعین والغین والهاء والهمزۃ کہ مجموع وے اغ خعہ باشد امارَکَنَ یَرْکَنُ وَاَبٰی یَأْبٰی فَشَاذٌ۔

باب پنجم بروزن فَعُلَ یَفْعُلُ بضم العین فیہما بدانکہ ایں باب لازم ست وبیشتر اسم فاعل ایں باب بروزن

---

(۱) اَلْمَنْعُ: بازرکھنا (روکنا)۔ اَلصِّبْغُ: رنگ کرنا۔ اَلرَّهْنُ: گروررکھنا۔ اَلسَّلْخُ: چمڑا اُدھیڑنا۔ (۲) یہاں سے مصنف باب فَعَلَ یَفْعَلُ کا خاصہ لفظیہ بیان کرتے ہیں یعنی جو فعل اس باب سے آئے گا اس کے عین کلمہ یالام کلمہ میں حرف حلقی ہوگا اور حرف حلقی چھ ہیں جو اس شعر میں موجود ہیں۔ ؎ حرف حلقی شش بودائے نورعین ہمزہ ہاؤ حاؤ خاؤ عین وغین

(۳) یہ اعتراض مقدر کا جواب ہے جس کی تقریر یہ ہے کہ رَکَنَ یَرْکَنُ اور اَبٰی یَأْبٰی باب فَتَحَ سے ہیں مگر ان میں حرف حلقی موجود نہیں لہذا یہ شرط ضروری نہ ہوئی؟ جواب: یہ دونوں شاذ ہیں۔ یعنی قاعدہ کی رو سے اس باب کے عین یالام کلمہ میں حرف حلقی کا ہونا ضروری ہے لیکن جو مادے حرف حلقی کے بغیر اس باب سے آتے ہیں وہ خلاف قاعدہ آئے ہیں۔

(۴) بضم العین فیہما: اس باب کی ماضی ومضارع میں عین کا ضمہ اس لئے ہوتا ہے کہ یہ باب ان صفات کے لئے موضوع ہے جو فاعل کو لازم ہوتی ہیں جیسے حسن سخاوت وغیرہ برخلاف صفت ضرب و قتل وغیرہ کے ان صفات کے ساتھ فاعل کبھی متصف ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا لہذا اس باب کی ماضی ومضارع کے عین کلمہ کے لئے وہ حرکت مقرر کی گئی جس کے لئے دولب لازم ہیں اور وہ حرکت ضمہ ہے جس کی ادئیگی کے لئے دولب ضروری ہیں۔

(۵) بدانکہ ایں باب۔ یعنی یہ باب صرف لازم استعمال ہوتا ہے اور اس کا اسم فاعل زیادہ تر فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے جسکو صفت مشبہ کہتے ہیں چونکہ لازم سے مجہول اور مفعول نہیں آتا اس لئے مصنف نے اس باب کی صرف صغیر میں فعل مجہول اور اسم مفعول کو ذکر نہیں کیا۔

سوال: فعل لازم کس کو کہتے ہیں؟

جواب: فعل لازم اس کو کہتے ہیں جو فاعل پر مکمل ہوجائے اور اس کا اثر دوسرے یعنی مفعول پر ظاہر نہ ہو جیسے کَرُمَ زَیْدٌ: زید معزز اور بزرگ ہوا۔ اس مثال میں فعل کَرُمَ اپنے فاعل یعنی زَیْدٌ کے ساتھ مکمل ہوگیا ہے۔

سوال: فعل لازم سے فعل مجہول اور مفعول کیوں نہیں آتا؟

جواب: چونکہ فعل لازم کا اثر فاعل کے علاوہ کسی پر ظاہر نہیں ہوتا اور مفعول وہ ہوتا ہے جس پر اثر ظاہر ہو اس لئے فعل لازم کا مفعول نہیں آتا اور فعل مجہول چونکہ مفعول کی طرف منسوب ہوتا ہے لہذا وہ بھی فعل لازم سے نہیں آتا اور اسم مفعول بھی فعل مجہول کے حکم میں ہے یعنی لازم سے نہیں آتا۔

فَعِيلٌ می آید چوں اَلْكَرَمُ وَالْكَرَامَةُ بزرگ شدن، تَصْرِيفُه' كَرُمَ يَكْرُمُ كَرَمًا فَهُوَ كَرِيمٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اُكْرُمْ وَالنَّهْىُ عَنْهُ لَاتَكْرُمْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مُكْرِمٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مَكْرَمٌ وَمِكْرَمَةٌ وَمِكْرَامٌ وَتَثْنِيَتُهُمَا مَكْرَمَانِ وَمِكْرَمَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَكَارِمُ وَمَكَارِيمُ اَفْعَلُ التَّفْضِيلُ مِنْهُ اَكْرَمُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ كُرْمٰى وَتَثْنِيَتُهُمَا اَكْرَمَانِ وَكُرْمَيَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَكْرَمُوْنَ وَاَكَارِمُ وَكُرَمٌ وَكُرْمَيَاتٌ ۔ اَللُّطْفُ وَاللَّطَافَةُ : پاکیزہ شدن، اَلْقُرْبُ : نزدیک شدن ،اَلْبُعْدُ: دور شدن۔ اَلْكَثْرَةُ بسیار شدن

اما شاذ آنکہ وزن اُو کمتر آید، آں راسہ باب است باب اول بروزن فَعِلَ يَفْعِلُ بکسر العین فیھما چوں اَلْحَسْبُ وَالْحِسْبَانُ : پنداشتن۔ تَصْرِيفُه' حَسِبَ يَحْسِبُ حَسْبًا وَحِسْبَانًا فَهُوَ حَاسِبٌ وَحُسِبَ يُحْسَبُ حَسْبًا وَّحِسْبَانًا فَهُوَ مَحْسُوْبٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِحْسِبْ وَالنَّهْىُ عَنْهُ لَاتَحْسِبْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَحْسِبٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِحْسَبٌ وَمِحْسَبَةٌ وَمِحْسَابٌ وَتَثْنِيَتُهُمَا مَحْسِبَانِ وَمِحْسَبَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَحَاسِبُ وَمَحَاسِيْبُ و اَفْعَلُ التَّفْضِيلِ مِنْهُ اَحْسَبُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ حُسْبٰى وَتَثْنِيَتُهُمَا اَحْسَبَانِ وَحُسْبَيَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَحْسَبُوْنَ وَاَحَاسِبُ وَحُسَبٌ وَحُسْبَيَاتٌ ۔ بدانکہ صحیح ازیں باب جز حَسِبَ يَحْسِبُ وَنَعِمَ يَنْعِمُ دیگر نیامدہ است اَلنَّعْمُ وَالنَّعْمَةُ خوش عیش شدن۔

---

(۱) اَلْكَرَمُ وَالْكَرَامَةُ: بزرگ ہونا۔

(۲) اَللُّطْفُ وَاللَّطَافَةُ: پاکیزہ ہونا۔ اَلْقُرْبُ : نزدیک ہونا۔ اَلْبُعْدُ : دور ہونا اَلْكَثْرَةُ بہت ہونا۔

(۳) شاذ وہ ہے جس کا وزن کمتر آئے۔ اس کے تین باب ہیں۔ باب اول بروزن فَعِلَ يَفْعِلُ ، ماضی وغابر میں عین کے کسرہ کے ساتھ۔ اَلْحَسْبُ وَالْحِسْبَانُ: گمان کرنا۔

(۴) بدانکہ صحیح ازیں باب، باب فعل یفعل نہایت ہی قلیل الاستعال ہے۔ صحیح کلمات تو اس باب سے بجز حَسِبَ يَحْسِبُ اور نَعِمَ يَنْعِمُ کے مستعمل ہی نہیں اور یہ دونوں مادے لغت مشہورہ کے مطابق باب سَمِعَ سے ہیں جیسے اَيَحْسَبُ اَنَّ مَالَه' اَخْلَدَه' اور لَاتَحْسَبُوْهُ شَرًّالَّكُمْ۔ اس لئے مصنف نے اس کو ابواب شاذ میں شمار کیا ہے۔

فائدہ: مثال اور لفیف وغیرہ سے کچھ کلمات باب حَسِبَ يَحْسِبُ سے آئے ہیں جیسے وَرِثَ يَرِثُ ،وَثِقَ يَثِقُ ،وَلِيَ يَلِيْ ،وَرِيَ يَرِيْ وغیرہ یہ باب لازم ومتعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ لازم جیسے نَعِمَ يَنْعِمُ اور وَثِقَ يَثِقُ اور متعدی جیسے حَسِبَ يَحْسِبُ اور وَرِثَ يَرِثُ۔

باب دوم بروزن فَعِلَ یَفْعُلُ بکسر العین فی الماضی وضمها فی الغابر بدانکہ صحیح ازیں باب جز فَضِلَ یَفْضُلُ دیگر نیامداست وبعضے حَضِرَ یَحْضُرُ ونَعِمَ یَنْعُمُ رانیز ازیں باب گویند چوں اَلْفَضْلُ :افزوں شدن وغلبہ کردن، تَصْرِیْفُه' فَضِلَ یَفْضُلُ فَضْلًا فَهُوَ فَاضِلٌ وَفُضِلَ یُفْضَلُ فَضْلًا فَهُوَمَفْضُوْلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اُفْضُلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَفْضُلْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَفْضَلٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِفْضَلٌ وَمِفْضَلَةٌ وَمِفْضَالٌ وَتَثْنِیَتُهُمَا مَفْضَلَانِ وَمِفْضَلَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَفَاضِلُ وَمَفَاضِیْلُ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ مِنْهُ اَفْضَلُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ فُضْلٰی وَتَثْنِیَتُهُمَا اَفْضَلَانِ وَفُضْلَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَفْضَلُوْنَ وَاَفَاضِلُ وَفُضَلٌ وَفُضْلَیَاتٌ ـ اَلْحُضُوْرُ: حاضر شدن۔

باب سوم بروزن فَعُلَ یَفْعَلُ بضم العین فی الماضی وفتحها فی الغابر بدانکہ ہر ماضی کہ مضموم العین بود مستقبل اُو نیز مضموم العین آید مگر درصرف واحداز معتل عین واوی مانند کُدْتَّ وَتَکَادُ چوں اَلْکَوْدُ وَالْکَیْدُوْدَةُ خواستن ونزدیک شدن، تصریفہ کَادَ یَکَادُ کَوْدًا وَکَیْدُوْدَةً فَهُوَ کَائِدٌ وَکِیْدَ یُکَادُ کَوْدًا وَکَیْدُوْدَةً فَهُوَمَکُوْدٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ کَدْوَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَکَدْ اَلظَّرْفُ مِنْهُ مَکَادٌ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ مِکْوَدٌوَمِکْوَدَةٌ وَمِکْوَادٌ وَتَثْنِیَتُهُمَا مَکَادَانِ وَمِکْوَدَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا مَکَاوِدُ وَمَکَاوِیْدُ اَفْعَلُ التَّفْضِیْلُ مِنْهُ اَکْوَدُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ کُوْدٰی وَتَثْنِیَتُهُمَا اَکْوَدَانِ وَکُوْدَیَانِ وَالْجَمْعُ مِنْهُمَا اَکْوَدُوْنَ وَاَکَاوِدُ وَکُوَدٌ وَکُوْدَیَاتٌ۔

---

(۱) باب دوم بروزن فَعِلَ یَفْعُلُ، عین ماضی میں کسرہ اور عین غابر میں ضمہ کے ساتھ۔ صحیح اس باب سے سوائے فَضِلَ یَفْضُلُ کے اور کوئی نہیں آیا بعضے حَضِرَ یَحْضُرُ اور نَعِمَ یَنْعُمُ کو بھی اس باب سے شمار کرتے ہیں لیکن یہ نَصَرَ یَنْصُرُ سے ہیں۔ اَلْفَضْلُ: زیادہ ہونا، غلبہ کرنا۔ اَلْحُضُوْرُ: حاضر ہونا۔

فائدہ: اس باب کا استعمال چونکہ بہت قلیل ہے اس لئے مصنف نے اس کو ابواب شاذ میں شمار کیا ہے اور بعض کے نزدیک یہ ردی لغت ہے فصیح لغت میں یہ باب مستعمل ہی نہیں ہے اور جمہور کے نزدیک یہ کوئی مستقل باب نہیں بلکہ تداخل کے قبیل سے ہے تداخل کے لفظی معنی ہیں ایک دوسرے میں داخل ہونا مطلب یہ ہے کہ یہ باب سَمِعَ سے آیا ہے یعنی فَضِلَ یَفْضَلُ اور نَصَرَ سے بھی آیا ہے جیسے فَضَلَ یَفْضُلُ تو پہلے باب کی ماضی اور دوسرے کے مضارع کو ملا کر فَضِلَ یَفْضُلُ پڑھ دیا گیا۔ یہ کوئی مستقل باب نہیں ہے۔

(۲) باب سوم بروزن فَعُلَ یَفْعَلُ عین ماضی کے ضمہ اور عین غابر کے فتحہ کے ساتھ۔ واضح ہو کہ جو ماضی مضموم العین ہو اس کا مستقبل بھی مضموم العین آتا ہے۔ بجز گردان واحد معتل عین واوی کے جیسے کُدْتَّ تکاد جسکی ماضی مضموم العین ہے لیکن مضارع مفتوح العین ہے اور ماضی کے مضموم العین ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ماضی میں صیغہ جمع مؤنث غائب سے لیکر آخر تک تمام صیغے کاف کے ضمہ کے ساتھ مستعمل ہیں جیسے کُدْنَ تا کُدْنَا۔

فائدہ: محققین کے نزدیک ثلاثی مجرد کے چھ باب ہیں۔ مصنف نے جو ساتواں اور آٹھواں باب ذکر کیا ہے محققین کے نزدیک یہ کوئی مستقل باب نہیں، بلکہ ابواب سابقہ سے ماخوذ ہیں یہی وجہ ہے کہ صرف کی معتبر کتب میں ان دو ابواب کا ذکر نہیں ملتا۔

بدانکہ کُذُتٌ دراصل کَوُدُتَ بودضمہ بر واؤ دشوار داشتہ نقل کردہ بماقبل دادند بعد ازالہ حرکت ماقبل واؤ از جہت اجتماع ساکنین افتاد بعدہ دال را بتا بدل کردند وتا را در تا ادغام کردند کُذُتٌ شد ویَکَادُ دراصل یَکْوَدُ بود حرکت واؤ نقل کردہ بماقبل دادند پس واؤ از جہت فتحہ ماقبل واؤ الف گشت یَکَادُ شد ایں لغت را بعضے از سَمِعَ یَسْمَعُ نیز گویند اما منشعب ثلاثی کہ در وحروف زائدہ نیز باشد بر دو گونہ است یکے آنکہ ملحق برباعی باشد۔ دوم آنکہ ملحق برباعی نباشد اما آنکہ ملحق برباعی نباشد نیز بر دو گونہ است یکی آنکہ در والف وصل درآید دیگر آنکہ در والف وصل درنیاید اما آنکہ در والف وصل درآید آں را نہ باب ست باب اول بروزن افتعال چوں اَلْاِجْتِنَابُ پرہیز کردن، تصریفہ اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَابًا فَهُوَ مُجْتَنِبٌ وَاُجْتُنِبَ يُجْتَنَبُ اِجْتِنَابًا فَهُوَ مُجْتَنَبٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِجْتَنِبْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَجْتَنِبْ۔

---

(۱) کدت اصل میں کودت تھا واؤ پر ضمہ ثقیل تھا نقل کرکے ماقبل کو دیا (حرکت ماقبل زائل کرنے کے بعد) واؤ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا پھر دال کو تاء سے بدل کرتاء کو تاء میں ادغام کیا تو کُذُتٌ ہوا۔ یَکَادُ اصل میں یَکْوَدُ تھا واؤ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دی اور واؤ فتحہ ماقبل کی وجہ سے الف سے بدل گیا۔ اور اس لغت کو بعضے سَمِعَ یَسْمَعُ سے بھی کہتے ہیں یعنی کدت میں دو لغت ہیں بکسر کاف بضم کاف۔ صحیح یہ ہے کہ اصل لغت بکسر کاف ہے جیسا کہ قرآن میں "لَقَدْ کِدْتَّ تَرْکُنَ" ہے اور کاف کے ضمہ کے ساتھ تداخل لغات سے ہے یا شاذ ہے۔

(۲) قولہ ملحق: الحاق سے ہے بمعنی ملایا ہوا اصطلاح میں ملحق اس کو کہتے ہیں جس کے تین حرف اصلی پر کوئی حرف زائد ہو جسکی وجہ سے وہ رباعی مجرد یا مزید کے وزن صوری پر ہو جائے اور باب ملحق بہ (جس کے ساتھ ملا جائے) کے علاوہ ملحق میں کوئی ایسی خاصیت نہ ہو جو ملحق بہ میں نہیں ہے جیسے جَلْبَبَ جو اصل میں جَلَبَ تھا حرف باء کے اضافہ سے یہ دحرج کے ہم وزن ہو گیا اور باب دحرج کی خاصیت الباس ماخذ ہے یعنی ماخذ پہنانا یہی خاصیت جلبب میں بھی پائی جاتی ہے کیونکہ جَلْبَبَ کے معنی ہیں چادر پہنانا۔ اور باب دحرج کے علاوہ جَلْبَبَ میں کوئی خاصیت نہیں ہے۔

(۳) دوم آنکہ، یعنی دوم وہ ہے کہ ملحق برباعی نہ ہو یعنی حرف کے اضافہ سے رباعی کے ہم وزن نہ ہو گیا ہو جیسے اِجْتَنَبَ اور اگر رباعی کے ہم وزن ہو گیا ہو تو اس میں رباعی کے علاوہ کوئی معنی اور خاصہ بھی ہو جیسے اَکْرَمَ یہ دَحْرَجَ کے وزن صوری پر ہو گیا ہے لیکن ملحق بہ کے علاوہ اس کا ایک معنی ہے یعنی لازم کو متعدی کرنا اور یہ خاصیت دَحْرَجَ میں نہیں ہے۔ لہذا باب افعال غیر ملحق ہے۔ (۴) اما آنکہ۔ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی کی دو قسمیں ہیں اول وہ جس میں الف وصل ہو یہاں ہمزہ کو مجازاً الف کہا ہے ورنہ متحرک ہمزہ ہوتا ہے۔ قسم دوم وہ جس میں الف وصل نہ ہو اور جس میں الف وصل آتا ہے اس کے نو باب ہیں۔

فائدہ: صاحب منشعب نے ابواب ہمزہ وصل نو بتائے ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ سات ابواب ہیں اور دو باب جو صاحب منشعب نے زائد ذکر کئے ہیں یعنی افاعل اور افعل یہ کوئی مستقل باب نہیں بلکہ باب تفاعل اور باب تفعل سے بنے ہیں اور ان کی فرع ہیں۔

(۵) قولہ باب اول اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں فاء کلمہ سے پہلے ہمزہ وصل زائد ہوتا ہے اور فاء وعین کے درمیان تاء زائدہ ہوتی ہے ۔اَلْاِجْتِنَابُ: پرہیز کرنا۔

اَلْاِقْتِبَاسُ : پارہ نور چیدن۔ اَلْاِقْتِنَاصُ :صید کردن۔ اَلْاِلْتِمَاسُ :جستن۔ اَلْاِعْتِزَالُ : یکسو شدن۔ اَلْاِحْتِمَالُ :برداشتن۔ اَلْاِخْتِطَافُ : ربودن۔

باب دوم اِسْتِفْعَالُ چوں اَلْاِسْتِنْصَارُ :طلب یاری کردن،تصریفہ اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا فَهُوَ مُسْتَنْصِرٌ وَ اسْتُنْصِرَ يُسْتَنْصَرُ اِسْتِنْصَارًا فَهُوَ مُسْتَنْصَرٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِسْتَنْصِرْ وَالنَّهْىُ عَنْهُ لَا تَسْتَنْصِرْ ۔اَلْاِسْتِغْفَارُ :آمرزش خواستن۔اَلْاِسْتِفْسَارُ :پرسیدن۔اَلْاِسْتِنْفَارُ رمیدن ورمانیدن۔اَلْاِسْتِخْلَافُ :کسی را بجائے خویش یا بجائے دیگر نشانیدن۔اَلْاِسْتِمْتَاعُ :برخورداری گرفتن بکسے یا بچیزے بدانکہ ایں ہر دو باب لازم ومتعدی آمدہ اند باب سوم بروزن اِنْفِعَالُ چوں اَلْاِنْفِطَارُ شگافتہ شدن بدانکہ ہر فعلیکہ بریں وزن آید لازم باشد تصریفہ اِنْفَطَرَ يَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا فَهُوَ مُنْفَطِرٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِنْفَطِرْ وَالنَّهْىُ عَنْهُ لَاتَنْفَطِرْ، اَلْاِنْصِرَافُ بازگشتن۔اَلْاِنْقِلَابُ :برگشتہ شدن،اَلْاِنْخِفَافُ :سبک شدن، اَلْاِنْشِعَابُ :شاخ در شاخ شدن۔باب چہارم بروزن اِفْعِلَالُ بدانکہ ایں باب نیز لازم است چوں اَلْاِحْمِرَارُ :سرخ شدن۔تصریفہ اِحْمَرَّ يَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا فَهُوَ مُحْمَرٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ وَالنَّهْىُ عَنْهُ لَاتَحْمَرَّ لَاتَحْمَرِّ لَاتَحْمَرِرْ ۔اَلْاِخْضِرَارُ: سبز شدن اَلْاِصْفِرَارُ زرد شدن۔اَلْاِغْبِرَارُ گرد آلود شدن۔اَلْاِبْلِقَاقُ: ابلق شدن اسپ۔

---

(۱) اَلْاِقْتِبَاسُ:نور لینا۔اَلْاِقْتِنَاصُ شکار کرنا۔اَلْاِلْتِمَاسُ :ڈھونڈ نا۔اَلْاِعْتِزَالُ یکسو ہونا۔اَلْاِحْتِمَالُ :اٹھانا۔اَلْاِخْتِطَافُ: اچک لینا۔

(۲) اس باب کی علامت سین وتاء کا فاسے پہلے زائد ہونا ہے۔اَلْاِسْتِنْصَارُ :مدد طلب کرنا۔اَلْاِسْتِغْفَارُ مغفرت چاہنا۔اَلْاِسْتِفْسَارُ :پوچھنا۔ اَلْاِسْتِنْفَارُ بھاگنا یا بھگانہ۔اَلْاِسْتِخْلَافُ :خلیفہ کرنا۔اَلْاِسْتِمْتَاعُ :کسی شخص یا کسی چیز سے فائدہ اٹھانا۔اس باب کی علامت ماضی میں فاء سے پہلے ہمزہ اور نون زائد ہے۔اَلْاِنْفِطَارُ پھٹنا۔اَلْاِنْصِرَافُ ،پھرنا۔اَلْاِنْقِلَابُ لوٹ جانا اَلْاِنْخِفَاف ہلکا ہونا۔اَلْاِنْشِعَابُ شاخ در شاخ ہونا۔

(۳) اس باب کی علامت فاء سے قبل ہمزہ کا زائد ہونا ہے اور لام کا تکرار ہے۔اِحْمَرَّ اصل میں اِحْمَرَرَ تھا اور يَحْمَرُّ اصل میں يَحْمَرِرُ تھا دو حرف ایک جنس کے جمع ہوئے اور اِحْمَرَرَ میں پہلے کا ماقبل مفتوح ہے لہذا اس کی حرکت ساقط کر کے مابعد میں ادغام کیا تو اِحْمَرَّ ہوا اور يَحْمَرِرُ میں اول کی حرکت ماقبل کو دیکر اس کو ثانی میں ادغام کیا تو يَحْمَرُّ ہوا۔

اعتراض: باب اِفْعِلَالُ کو رباعی ہونا چاہیئے کیونکہ اس میں فاء عین اور دو لام ہیں اور دو لام رباعی میں ہوتے ہیں۔

جواب: اِحْمَرَّ کا مادہ حَمَرَ ہے لہذا اس میں ایک راء زائد ہے تو حرف اصلی کل تین ہوئے اس لئے یہ ثلاثی ہے رباعی نہیں۔

اعتراض: اگر یہ ثلاثی ہے تو تو اِحْمَرَّ کا وزن اِفْعَلَّ کیوں بنایا جاتا ہے اس کا وزن تو اِفْعَلَرَ ہونا چاہیئے۔

جواب: اگر زائد حرف اصلی کی جنس سے ہو تو کبھی حرف زائد کو حرف اصلی سے تعبیر کر لیا جاتا ہے اس لئے اِحْمَرَّ کی دوسری راکو وزن میں لام سے تعبیر کر کے بعد الادغام اس کا وزن اِفْعَلَّ قرار دیا گیا۔اِلْاِخْضِرَارُ، سبز ہونا۔اَلْاِصْفِرَارُ ،زرد ہونا۔اَلْاِغْبِرَارُ، گرد آلود ہونا۔اَلْاِبْلِقَاقُ ،گھوڑے کا ابلق ہونا۔

باب پنجم اِفْعِیْلَالٌ چوں اَلْاِدْهِیْمَامُ :سخت سیاہ شدن،تصریفہ اِدْهَامَّ یَدْهَامُّ اِدْهِیْمَامًا فَهُوَ مُدْهَامٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِدْهَامَّ اِدْهَامِّ اِدْهَامِمْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَدْهَامَّ لَا تَدْهَامِّ لَاتَدْهَامِمْ ۔اَلْاِسْمِیْرَارُ : گندم گوں شدن اَلْاِکْمِیْتَاتُ :کمیت شدن اسپ ۔اَلْاِشْهِیْبَابُ :سفید شدن اسپ ۔اَلْاِصْحِیْرَارُ: خشک شدن نبات اَلْاِسْحِیْرَارُ :ہمراز شدن۔ بدانکہ ایں باب لازم است۔

باب ششم بروزن اِفْعِیْعَالٌ چوں اَلْاِخْشِیْشَانُ :سخت درشت شدن،تصریفہ اِخْشَوْشَنَ یَخْشَوْشِنُ اِخْشِیْشَانًا فَهُوَ مُخْشَوْشِنٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِخْشَوْشِنْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَخْشَوْشِنْ ۔اَلْاِخْرِیْرَاقُ :دریدہ شدن جامہ۔ اَلْاِخْلِیْلَاقُ :کہنہ شدن جامہ۔اَلْاِمْلِیْلَاحُ :شور شدن آب ۔اَلْاِحْدِیْدَابُ :کوزہ پشت شدن۔ بدانکہ ایں باب ہم لازم است ودر قرآن شریف نیامدہ است۔

باب پنجم اِفْعِیْلَالٌ ،اس باب کی علامت ماضی میں تکرار لام اور لام اول سے پہلے الف کا زائد ہونا ہے مع ہمزہ وصل کے اور یہ الف مصدر میں یاء سے بدل جاتا ہے۔اَلْاِدْهِیْمَام سخت سیاہ ہونا۔اَلْاِسْمِیْرَارُ گندمی ہونا۔اَلْاِکْمِیْتَاتُ گھوڑے کا کمیت ہونا۔صراح میں ہے ’’کمیت وہ گھوڑا ہے جس کے بال سرخ اور دم سیاہ ہو‘‘اَلْاِشْهِیْبَابُ :گھوڑے کا سیاہ ہونا۔اَلْاِصْحِیْرَارُ: سبزی کا خشک ہونا۔اَلْاِسْحِیْرَارُ: ہمراز ہونا۔یہ باب بھی لازم ہے۔

سوال:اگر لام اول سے پہلے الف زائد کا ہونا اس باب کی علامت ہے تو مصدر میں وہ علامت کیوں نہیں ہے؟

جواب:مصدر میں الف تھا کہ اِدْهِیْمَامُ اصل میں اِدْهَامَامُ تھا لیکن ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے وہ یاء ہو گیا ہے کیونکہ اس باب کا مصدر مکسور العین ہوتا ہے۔قانونچہ شاہ ولایت میں ہے: ؎ الف دے ماقبل حرکت ہو مخالف جا۔واجب اسنوں موافق حرکت حرف علت بدلا۔

فائدہ:اس باب کے امر میں بھی تین صورتیں جائز ہیں وجہ جواز یہ ہے کہ باب اِفْعِلَالٌ اور اِفْعِیْلَالٌ کا لام کلمہ مشدد ہوتا ہے اور حرف مشدد حقیقت میں دو حرف ہوتے ہیں جنکا پہلا ساکن ہوتا ہے جس کو مدغم کہتے ہیں اور دوسرا متحرک ہوتا ہے جس کو مدغم فیہ کہتے ہیں چونکہ حرف مدغم پہلے سے ساکن ہوتا ہے اور وقف یا جزم کی وجہ سے جب مدغم فیہ بھی ساکن ہو گیا تو دو ساکن جمع ہو گئے اور اجتماع ساکنین ناجائز ہے جس سے بچنے کے لئے بعض صرفیوں نے مدغم فیہ کو حرکت فتحہ دی کہ فتحہ اخف الحرکات ہے لہذا انہوں نے اِحْمَرَّ اور اِدْهَامَّ پڑھا اور بعض نے حرف مدغم منہ کو حرکت کسرہ دیکر ادغام کیا جس کے بعد اِحْمَرِّ ہوا اور بعض نے بلا ادغام پڑھا یعنی اِحْمَرِرْ اور اِدْهَامِمْ کیونکہ اصل عدم ادغام ہے۔

باب ششم بروزن اِفْعِیْعَالٌ ،اس باب کی علامت ماضی میں تکرار عین اور دو عین کے درمیان واؤ کا آنا ہے یہ واؤ مصدر میں یاء سے بدل جاتا ہے اَلْاِخْشِیْشَانُ نہایت سخت ہونا۔اِخْشَوْشَنَ :اس کا مادہ خَشُنَ ہے شین عین کلمہ ہے جو مکرر ہے اور ہر دو عین کے درمیان واؤ زائد ہے جو مصدر میں اس قاعدہ سے یاء ہو گیا ہے: ؎ واو مظہر ساکن وماقبل مکسور شد۔جز بفاء اِفْتَعَلُ قلبش بیا مامور شد۔

یعنی جو واؤ ساکن مظہر ہو یعنی مدغم نہ ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو اس کو یاء کرنا ضروری ہے سوائے اس واؤ ساکن کے جو باب اِفْتِعَالٌ کے فاء کلمہ میں واقع ہو۔اَلْاِخْرِیْرَاقُ : کپڑے کا پھٹ جانا۔اَلْاِخْلِیْلَاقُ کپڑا پرانا ہونا۔اَلْاِمْلِیْلَاحُ : پانی کھاری ہونا۔اَلْاِحْدِیْدَابُ : کبڑا ہونا۔

باب ہفتم بروزن اِفْعِوَّالُ چوں اَلْاِجْلِوَّاذُ :شتافتن شتر۔تصریفہ اِجْلَوَّذَ یَجْلَوِّذُ اِجْلِوَّاذًا فَهُوَ مُجْلَوِّذٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِجْلَوِّذْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَجْلَوِّذْ ۔ اَلْاِخْرِوَّاطُ :چوب تراشیدن۔ اَلْاِعْلِوَّاطُ :قلادہ درگردن شتر بستن۔ يُقَالُ اِعْلَوَّطَ الْبَعِيْرَ اِذَا تَعَلَّقَ بِعُنُقِهٖ قَلَادَةً بدانکہ ایں باب ہم لازم است ودر قرآن شریف نیامدہ۔

باب ہشتم بروزن اِفَّعُّلُ چوں اَلْاِطَّهُّرُ: پاک شدن۔تصریفہ اِطَّهَّرَ يَطَّهَّرُ اِطَّهُّرًا فَهُوَ مُطَّهِّرٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِطَّهَّرْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَطَّهَّرْ ۔ اَلْاِزَّمُّلُ :جامہ برسر کشیدن۔اَلْاِضَّرُّعُ: زاری کردن۔اَلْاِجَّنُّبُ :دور شدن۔اَلْاِذَّكُّرُ: پند پذیرفتن ویاد کردن۔باب نہم بروزن اِفَّاعُلٌ چوں اَلْاِثَّاقُلُ:گراں بار شدن وخود را گراں بار ساختن۔ اِثَّاقَلَ يَثَّاقَلُ اِثَّاقُلًا فَهُوَ مُثَّاقِلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِثَّاقَلْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَثَّاقَلْ ۔اَلْاِدَّارُكُ دررسیدن ودررسانیدن۔اَلْاِسَّاقُطُ میوہ از درخت افگندن۔اَلْاِشَّابُهُ: ہم شکل شدن۔اَلْاِصَّالُحُ :با یک دیگر آشتی کردن۔بدانکہ اصل باب اِفَّعُّلٌ وَاِفَّاعُلٌ ،تَفَعُّلٌ وَتَفَاعُلٌ بودہ تارا ساکن کردہ بفا بدل کردند وفارا در فا ادغام نمودند از جہت مجانست در مخرج پس ہمزہ وصل مکسور در اول اودر آوردند تا ابتدا بسکون لازم نیاید، اِفَّعُّلٌ وَاِفَّاعُلٌ شد۔

---

(۱) اس باب کی علامت عین کے بعد واؤ مشدد زائدہ ہے اس باب کے مصدر میں واؤ ساکن ماقبل مکسور ہے کیونکہ مشدد کا پہلا حرف ساکن ہوتا لیکن اس کو یاء نہیں کیا اس لئے کہ یہ یاء مدغم ہے اور یاء سے اس واؤ ساکن کو تبدیل کیا جاتا ہے جو مدغم نہ ہو۔

(۲) اِجْلَوَّذَ بروزن اِفْعَوَّل،اس کا مادہ جَلَذَ ہے، یہ باب اکثر لازم استعمال ہوتا ہے اور کبھی متعدی بھی آتا ہے۔اَلْاِجْلِوَّاذُ :اونٹ کا دوڑنا: اَلْاِخْرِوَّاطُ :لکڑی چھیلنا۔اَلْاِعْلِوَّاطُ ،اونٹ کی گردن میں قلادہ باندھنا۔

اَلْاِطَّهُّرُ :پاک ہونا۔اَلْاِزَّمُّلُ چادر سر پر اوڑھنا۔اَلْاِضَّرُّعُ :رونا،عاجزی کرنا۔اَلْاِجَّنُّبُ :دور ہونا۔اَلْاِذَّكُّرُ :نصیحت قبول کرنا یا یاد کرنا۔ اَلْاِثَّاقُلُ: گراں بار ہونا اور خود کو گراں بار کرنا۔اَلْاِدَّارُكُ :پہنچنا اور پہنچانا۔اَلْاِسَّاقُطُ :درخت سے میوہ گرانا اَلْاِشَّابُهُ :ہم شکل ہونا۔ اَلْاِصَّالُحُ :آپس میں صلح کرنا۔(۳) یہاں سے مصنف ایک وہم کا ازالہ کررہے ہیں وہ وہم یہ ہے کہ اِفَّعُّلُ اور اِفَّاعُلُ ثلاثی مزید فیہ کے مستقل باب ہیں مصنف فرماتے ہیں کہ باب اِفَّعُّلُ اور اِفَّاعُلُ ،مستقل ابواب نہیں بلکہ باب تَفَعُّلُ اور تَفَاعُلُ سے پیدا ہوئے ہیں۔اس طرح کہ تائے تَفَعُّلُ اور تَفَاعُلُ کو ساکن کرکے فاء کلمہ سے بدلا اور فاء کو فاء میں ادغام کردیا اور شروع میں ہمزہ وصل لے آئے،تاکہ ساکن سے ابتدا نہ ہو اس طرح اِفَّعُّلُ اور اِفَّاعُلُ ہوا مثلا اِطَّهَّرَ اصل میں تَطَهَّرَ تھا تائے تَفَعُّلُ کو طاء کیا اور ساکن کرکے ادغام کیا اور اول میں ہمزہ وصل لائے تو اِطَّهَّرَ ہوا اور اِثَّاقَلَ اصل میں تَثَاقَلَ تھا تاء کو ثاء کرکے ادغام کیا اور شروع میں ہمزہ وصل لائے تو اِثَّاقَلَ ہوا۔

اما آنکہ در والف وصل در نیاید آنرا پنج باب است باب اول بروزن اِفْعَالٌ چوں اَلْاِکْرَامُ : گرامی کردن، تصریفہ اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَامًا فَھُوَ مُکْرِمٌ وَاُکْرِمَ یُکْرَمُ اِکْرَامًا فَھُوَ مُکْرَمٌ اَلْاَمْرُمِنْہُ اَکْرِمْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تُکْرِمْ : اَلْاِسْلَامُ : مسلمان شدن و گردن نہادن بطاعت۔ اَلْاِذْھَابُ : بردن۔ اَلْاِعْلَانُ : آشکار کردن۔ اَلْاِکْمَالُ : تمام کردن۔ بدانکہ ہمزہ امر حاضر ایں باب وصلی نیست بلکہ ہمزہ قطعی ست کہ حذف کردہ شدہ است از مضارع او یعنی تُکْرِمُ کہ دراصل تُأَکْرِمُ بودہ است از برائے موافقت اُکْرِمُ کہ دراصل أُأَکْرِمُ بودہ است ہمزہ ثانی از جہت اجتماع ہمزتین افتاد اُکْرِمُ شد۔ باب دوم بروزن تَفْعِیلٌ..................................

فائدہ: ہمزہ قطعی وہ ہمزہ ہوتا ہے جو وسط کلام میں آجانے سے حذف نہ ہو۔ قطع کا معنی کاٹنا ہے چونکہ یہ ہمزہ اپنے ماقبل کو مابعد سے منقطع اور جدا کر دیتا ہے اس لئے اس کو قطعی کہتے ہیں۔ (۱) یہ بے الف وصل کا پہلا باب افعال ہے اور اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس ماضی و امر میں ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔ اور ہمزہ قطعی آٹھ ہیں جنکو شاعر نے اسطرح منظوم کیا ہے۔

ہمزہ قطعی کہ ہشت اقسام شد۔ آں جمع، افعال و استفہام شد۔

اسم تفضیل و بنا، متکلم است۔ ہم تعجب آخرش اعلام شد۔

ہمزہ جمع کی مثال، اَفْعَالٌ ہمزہ اِفْعَالٌ کی مثال اَکْرَمُ ہمزہ استفہام کی مثال ءَاَنْذَرْتَہُمْ ہمزہ اسم تفضیل کی مثال اَضْرَبُ۔ ہمزہ بنا کی مثال اُذُنٌ اَنَا اَنْتَ اَنَّ ہمزہ متکلم کی مثال اَضْرِبُ ہمزہ تعجب کی مثال مَا اَضْرَبَہٗ اور ہمزہ عَلَمْ کی مثال اِبْرَاھِیْمُ۔ اَلْاِکْرَامُ: عزت والا ہونا۔ اَلْاِسْلَامُ: مسلمان ہونا یا بندگی کیلئے گردن جھکانا۔ اَلْاِعْلَانُ: ظاہر کرنا۔ اَلْاِکْمَالُ: تمام کرنا۔ (۲) باب اِفْعَالٌ کے امر میں ہمزہ وصلی نہیں بلکہ قطعی ہے جو وسط کلام میں برقرار رہتا ہے۔ یہ مضارع (تُکْرِمُ) میں اس لئے حذف کیا گیا تھا کہ أُأَکْرِمُ میں دو ہمزے جمع ہوتے تھے اور یہ مکروہ ہے لہذا ہمزہ ثانی کو حذف کر دیا پھر موافقت کیلئے مضارع کے تمام صیغوں میں حذف کر دیا گیا لیکن امر بناتے وقت جب تاء علامت مضارع کو حذف کیا جس کا مابعد ساکن تھا تو ہمزہ محذوف کو واپس لائے اور چونکہ یہ ہمزہ ماضی میں مفتوح ہے اس لئے کہ امر میں بھی مفتوح ہوتا ہے۔

فائدہ: تخفیف ہمزہ کا قاعدہ چاہتا ہے کہ أُأَکْرِمُ کے ہمزہ ثانیہ کو اُوَادِمُ کے قائدہ سے واؤ کر کے اُوَکْرِمُ پڑھا جائے لیکن خلاف قانون دوسرے ہمزہ کو حذف کیا گیا ہے محض تخفیف کیلئے کیونکہ حذف میں زیادہ تخفیف ہے۔

باب تَفْعِیلٌ کی علامت عین کی تشدید ہے اور اس میں فاء پر تاء مقدم نہیں ہوتی۔

سوال: باب تَفْعِیلٌ کی جب عین کی شد ہوتی ہے تو لامحالہ ایک عین زائد ہوگی تو وہ کونسی ہے؟

جواب: اس میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک اول زائد ہے اور بعض کے نزدیک ثانی زائد ہے۔

چوں اَلتَّصْرِيْفُ گردانیدن۔ تصریفہ صَرَّفَ يُصَرِّفُ تَصْرِيْفًا فَهُوَ مُصَرِّفٌ وَصُرِّفَ يُصَرَّفُ تَصْرِيْفًا فَهُوَ مُصَرَّفٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ صَرِّفْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتُصَرِّفْ ۔ اَلتَّكْذِيْبُ وَالْكِذَّابُ کسے را دروغ زن داشتن ۔ اَلتَّقْدِيْمُ : پیش شدن و پیش کردن ۔ اَلتَّمْكِيْنُ : جائے دادن ۔ اَلتَّعْظِيْمُ : بزرگ داشتن ۔ اَلتَّعْجِيْلُ : شتابی کردن ۔ باب سوم تَفَعُّلٌ چوں اَلتَّقَبُّلُ : پذیرفتن، تَقَبَّلَ يَتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا فَهُوَ مُتَقَبِّلٌ و تُقُبِّلَ يُتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا فَهُوَ مُتَقَبَّلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَقَبَّلْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَتَقَبَّلْ ۔ اَلتَّفَكُّهُ : میوه خوردن ۔ اَلتَّلَبُّثُ : درنگ کردن ۔ اَلتَّعَجُّلُ شتافتن ۔ اَلتَّبَسُّمُ : دندان سفید کردن ۔ بدانکہ در باب تَفَعُّلٌ وَتَفَاعُلٌ وَتَفَعْلُلٌ ہر جا کہ دو تاء در اول کلمہ بہم آیند روا باشد کہ یک تا را حذف کنند۔

---

(۱) سوال: تصریف جو باب تَفْعِيْلٌ کا مصدر ہے اس میں تو باب کی علامت موجود نہیں ہے یعنی عین مشدد نہیں ہے اور فاء سے پہلے تا موجود ہے؟

جواب: عین کا مشدد ہونا اور فاء سے پہلے تاء نہ ہونا یہ ماضی سے مختص ہے یعنی باب تفعیل کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی کا عین مشدد ہو اور فاء سے پہلے تاء نہ ہو اور تصریف ماضی نہیں بلکہ مصدر ہے۔

فائدہ: یہ باب لازم و متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ متعدی کی مثال صَرَّفَ اس نے گھمایا اور لازم کی مثال مَوَّتَ الْاِبِلُ: اونٹ مرگئے اور اس کا مصدر درج ذیل اوزان پر بھی آتا ہے، تَفْعِلَةٌ جیسے تَبْصِرَةٌ فِعَّالٌ جیسے كِذَّابٌ تَفْعَالٌ جیسے تَكْرَارٌ تِفْعَالٌ جیسے تِبْيَانٌ فَعَالٌ جیسے سَلَامٌ كَلَامٌ ۔ اَلتَّصْرِيْفُ گھمانا ۔ اَلتَّكْذِيْبُ وَالْكِذَّابُ : کسی کو جھٹلانا ۔ اَلتَّقْدِيْمُ: پیش کرنا یا پیش ہونا ۔ اَلتَّمْكِيْنُ : جگہ دینا ۔ اَلتَّعْظِيْمُ: تعظیم کرنا ۔ اَلتَّعْجِيْلُ جلدی کرنا۔

(۲) اس باب کی علامت ماضی میں تشدید عین اور فاء پر تاء کا تقدم ہے۔ اَلتَّقَبُّلُ : قبول کرنا ۔ اَلتَّفَكُّهُ : میوه کھانا اَلتَّلَبُّثُ : دیر کرنا ۔ اَلتَّعَجُّلُ جلدی کرنا ۔ اَلتَّبَسُّمُ : مسکرانا یا ہنسنا۔

فائدہ باب تَفْعِيْلٌ اور باب تَفَعُّلٌ میں دو طرح سے فرق ہے۔ (۱) باب تَفْعِيْلٌ کی ماضی میں فاء سے قبل تا نہیں ہوتی اور باب تَفَعُّلٌ کی ماضی میں فاء سے قبل تاء ہوتی ہے۔ (۲) باب تَفْعِيْلٌ کے مضارع معلوم میں علامت مضارع مضموم ہوتی ہے اور باب تَفَعُّلٌ کے مضارع معلوم میں مفتوح ہوتی ہے مثلاً يُصَرِّفُ باب تفعیل ہے اور يَتَصَرَّفُ باب تفعل ہے۔

(۳) ان تین ابواب میں جس جگہ دو تاء مفتوحہ اول کلمہ میں جمع ہو جائیں تو ایک تا کو برائے تخفیف حذف کرنا جائز ہے۔ مصنف کی مراد یہ ہے کہ ان ابواب کے مضارع معلوم کے صیغوں میں تاء کو حذف کرنا جائز ہے کیونکہ مضارع معلوم میں ہر دو تاء مفتوح ہوتی ہیں جس سے کلمہ ثقیل ہو جاتا ہے چوں کہ مضارع مجہول میں ہر دو تاء کی حرکت مختلف ہوتی ہے تو اس میں تاء حذف نہیں کی جاتی ۔ قانونچہ شاہ ولایت میں ہے:

؎ تفعل یا تفاعل تے دوّے تاء مضارے آوے ۔ وچ معلوم مضارع جائز ہکوں سٹیا جاوے۔

باب چہارم بروزن مُفَاعَلَةٌ چوں اَلْمُقَاتَلَةُ وَالْقِتَالُ : با یک دیگر کارزار کردن۔تصریفہ قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً وَقِتَالًا فَهُوَ مُقَاتِلٌ وَقُوْتِلَ یُقَاتَلُ مُقَاتَلَةً وَقِتَالًا فَهُوَ مُقَاتَلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ قَاتِلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتُقَاتِلْ ۔ اَلْمُعَاقَبَةُ وَالْعِقَابُ : با یک دیگر عذاب کردن۔ اَلْمُخَادَعَةُ وَالْخِدَاعُ فریفتن ۔اَلْمُلَازَمَةُ وَاللِّزَامُ : باہم لازم گرفتن۔ اَلْمُبَارَکَةُ : برکت گرفتن بخدائے عزوجل یا بکسے یا بچیزے۔

باب پنجم بروزن تَفَاعُلٌ چوں اَلتَّقَابُلُ با یک دیگر روبروشدن،تصریفہ تَقَابَلَ یَتَقَابَلُ تَقَابُلًا فَهُوَ مُتَقَابِلٌ وَتُقُوْبِلَ یُتَقَابَلُ تَقَابُلًا فَهُوَ مُتَقَابَلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَقَابَلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَتَقَابَلْ ۔اَلتَّخَافُتُ با یک دیگر سخن پنہاں گفتن۔ اَلتَّعَارُفُ : با یک دیگر شناختن۔اَلتَّفَاخُرُ : با یک دیگر فخر کردن۔

اما رباعی نیز بر دو گونہ است یکی مجرد کہ در و حرف زائد نباشد دوم منشعب کہ در و حرف زائد ہم باشد اما آنکہ در و حرف زائد نباشد آنرا یک باب ست وایں باب لازم ومتعدی نیز آمدہ است۔

---

(۱) چوتھا باب مُفَاعَلَةٌ ہے اس باب کی علامت فاء کے بعد الف زائدہ ہے اور اس میں فاء سے قبل تاء نہیں ہوتی۔

سوال:قُوْتِلَ ماضی مجہول میں الف علامت باب کیوں نہیں ہے؟ جواب:ماضی مجہول میں الف درج ذیل قاعدہ سے واؤ ہو گیا ہے۔

؎ الف دے ماقبل حرکت ہومخالف جا۔واجب اسنوں موافق حرکت حرف علت بدلا۔

اَلْمُقَاتَلَةُ وَالْقِتَالُ :ایک دوسرے سے جنگ کرنا۔اَلْمُعَاقَبَةُ وَالْعِقَابُ :باہم عذب کرنا۔اَلْمُخَادَعَةُ وَالْخِدَاعُ :فریب کرنا دھوکا دینا۔ اَلْمُلَازَمَةُ وَاللِّزَامُ :باہم لازم پکڑنا۔اَلْمُبَارَکَةُ :خداتعالی یا کسی شخص یا کسی چیز سے برکت حاصل کرنا۔

فائدہ:باب مُفاعلہ زیادہ تر جانبین میں اشتراک کیلئے آتا ہے جیسے مُقَاتَلَةٌ کے معنی ہیں ایک دوسرے سے لڑائی کرنا۔پس قَاتَلَ زَیْدٌ عُمَرًا جس کے معنی ہیں زید اور عمر ایک دوسرے سے لڑے تو اس میں زید اور عمر میں سے ہر ایک معنوی لحاظ سے فاعل ہے اور مفعول بھی۔لیکن کبھی اس باب میں اشتراک نہیں ہوتا۔جیسے عَاقَبْتُ اللِّصَّ ،جس کے معنی ہیں میں نے چور کو سزا دی۔اس میں فعل یعنی سزا دینا صرف ایک جانب سے ہے اس باب کی علامت ماضی میں فاء سے پہلے تاء اور فاء کے بعد الف زائد ہے۔اَلتَّقَابُلُ ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔اَلتَّخَافُتُ: باہم پوشیدہ بات کہنا۔اَلتَّعَارُفُ :باہم پہچاننا۔اَلتَّفَاخُرُ باہم فخر کرنا۔یعنی رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے یہ باب لازم ومتعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔لازم کی مثال حَصْحَصَ ،ارشاد باری تعالی ہے اَلْاٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ،اب حق واضح ہو گیا اور رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے اس لئے کہ رباعی کی ماضی کا عین کلمہ ساکن ہوتا ہے اس سے مختلف ابواب نہیں بن سکتے۔ثلاثی کی ماضی کے عین کے برخلاف کہ وہ متحرک ہوتا ہے اور حرکت کی تبدیلی سے مختلف باب بنتے ہیں۔

باب اول بروزن فَعْلَلَةٌ چوں اَلْبَعْثَرَةُ برانگیختن، تصریفہ بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ بَعْثَرَةً فَهُوَ مُبَعْثِرٌ وَبُعْثِرَ یُبَعْثَرُ بَعْثَرَةً فَهُوَ مُبَعْثَرٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ بَعْثِرْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تُبَعْثِرْ ۔اَلدَّحْرَجَةُ بسیار گردانیدن۔ اَلْعَسْکَرَةُ لشکر ساختن۔ اَلْقَنْطَرَةُ: پل بستن۔ اَلزَّعْفَرَةُ رنگ کردن بزعفران۔ اما رباعی منشعب کہ در وحرف زائد باشد آں نیز بر دو گونہ است یکی آنکہ در وہمزہ وصل نباشد و دیگر آنکہ در وہمزہ وصل باشد اما آنکہ در وہمزہ وصل نباشد نیز یک باب ست وایں باب لازم است و در قرآن شریف نیامدہ است۔ باب اول بروزن تَفَعْلُلٌ چوں اَلتَّسَرْبُلُ: پیراہن پوشیدن، تصریفہ تَسَرْبَلَ یَتَسَرْبَلُ تَسَرْبُلًا فَهُوَ مُتَسَرْبِلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَسَرْبَلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَتَسَرْبَلْ۔ اَلتَّبَرْقُعُ: برقع پوشیدن۔ اَلتَّمَقْهُرُ: مقہور شدن۔ اَلتَّزَنْدُقُ: زندیق شدن۔ اَلتَّبَخْتُرُ: بناز خرامیدن۔ اما آنکہ در وہمزہ وصل در آید آنرا دو باب ست وآں ہر دو باب لازم است باب اول بروزن اِفْعِنْلَالٌ چوں اَلْاِبْرِنْشَاقُ: شاد شدن۔ تصریفہ اِبْرَنْشَقَ یَبْرَنْشِقُ اِبْرِنْشَاقًا فَهُوَ مُبْرَنْشِقٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِبْرَنْشِقْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَبْرَنْشِقْ۔ اَلْاِحْرِنْجَامُ: جمع شدن۔ اَلْاِبْلِنْدَاحُ: فراخ شدن جائگاہ۔ اَلْاِسْلِنْطَاحُ: برقفا خفتن۔ اَلْاِعْرِنْكَاسُ: سیاہ شدن موئے۔ بدانکہ ایں باب در قرآن شریف نیامدہ است۔ باب دوم بروزن اِفْعِلَّالٌ چوں اَلْاِقْشِعْرَارُ: موی برتن خاستن، تصریفہ اِقْشَعَرَّ یَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا فَهُوَ مُقْشَعِرٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِقْشَعِرَّ اِقْشَعِرِّ اِقْشَعْرِرْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَقْشَعِرَّ لَا تَقْشَعِرِّ لَا تَقْشَعْرِرْ۔ اَلْاِقْمِطْرَارُ: سخت ناخوش شدن۔ اَلْاِشْفِتْرَارُ: پراگندہ شدن، اَلْاِزْمِهْرَارُ سرخ شدن، اَلْاِسْمِهْرَارُ سخت شدن خار، اَلْاِشْمِخْرَارُ: بلند شدن، بدانکہ ایں باب در قرآن شریف آمدہ است کما قال اللہ تعالی تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

---

(۱) اَلْبَعْثَرَةُ: آمادہ کرنا۔ اَلدَّحْرَجَةُ: بہت پھیرنا۔ اَلْعَسْکَرَةُ: لشکر تیار کرنا۔ اَلْقَنْطَرَةُ: پل باندھنا۔ اَلزَّعْفَرَةُ: رنگ زعفرانی کرنا۔

سوال: اَکْرَمَ، صَرَّفَ، اور قَاتَلَ بھی بَعْثَرَ کی مثل چار حرفی ماضی والے ہیں تو ان میں فرق کیا ہے؟

جواب: یہ تینوں ثلاثی مزید فیہ ہیں کہ ان میں ایک حرف زائد ہے لیکن بَعْثَرَ رباعی مجرد ہے کہ اس کے چاروں حرف اصلی ہیں۔

اس باب کی علامت چار حروف اصلی سے قبل زیادت تاء ہے اَلتَّسَرْبُلُ: کرتا پہننا۔ اَلتَّزَنْدُقُ: زندیق ہونا۔ اَلتَّبَخْتُرُ: ناز سے چلنا۔ اَلتَّبَرْقُعُ: برقع پہننا۔ اَلتَّمَقْهُرُ: مقہور ہونا۔ (۲) اس باب کی علامت عین کے بعد نون کی زیادتی اور ماضی وامر میں ہمزہ وصلی کا ہونا ہے۔ جیسے اَلْاِبْرِنْشَاقُ، خوش ہونا۔ اَلْاِحْرِنْجَامُ: جمع ہونا۔ اَلْاِبْلِنْدَاحُ: جگہ کا فراخ ہونا۔ اَلْاِسْلِنْطَاحُ: گدی کے بل سونا۔ اَلْاِعْرِنْكَاسُ: بال سیاہ ہونا۔

فائدہ: رباعی مزید فیہ کا باب جو بے ہمزہ وصل ہے یا وہ دو باب جو با ہمزہ وصل ہیں یہ تینوں لازم استعمال ہوتے ہیں یعنی ان کا مجہول اور مفعول نہیں آتا اس لئے مصنف نے ان تینوں ابواب کی صرف صغیر میں مجہول کے صیغے نہیں لکھے۔ اور جن حضرات نے لازم ابواب کے مجہول اور مفعول کے صیغے لکھے ہیں ان کی غرض مبتدی طلباء کو مختلف صیغے ذھن نشین کرانے ہیں۔

(۳) اِقْشَعَرَّ، یہ اصل میں اِقْشَعْرَرَ بروزن اِفْعَلْلَلَ تھا اول را کی حرکت ماقبل کو دیکر اسکو دوسری را میں ادغام کیا تو اِقْشَعَرَّ ہوا۔ اس باب کی علامت لام دوم کی تشدید ہے اور ایک لام چار حروف اصلی پر زائد ہے مثلاً اِقْشَعَرَّ میں قاف، شین، عین اور ایک را یہ چار حروف اصلی ہیں اور ایک را زائد ہے جو را مشدد میں سے کوئی ایک ہے۔ یہ باب قرآن کریم میں آیا ہے، ارشاد باری تعالی ہے تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ، اس (کتاب) سے بال کھڑے ہوتے ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

اما ثلاثی منشعب کہ ملحق برباعی است نیز بردو گونہ است یکے آنکہ ملحق برباعی مجرد باشد ودوم آنکہ ملحق برباعی مجرد نباشد اما آنکہ ملحق برباعی مجرد باشد۔ آنرا ہفت باب ست: باب اول بروزن فَعْلَلَةٌ بتکرار اللام چوں اَلْحَلْبَبَةُ چادر پوشیدن تصریفہ جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ جَلْبَبَةً فَهُوَ مُجَلْبِبٌ وَجُلْبِبَ يُجَلْبَبُ جَلْبَبَةً فهو مُجَلْبَبٌ اَلْاَمْرُمِنْهُ جَلْبِبْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُجَلْبِبْ ۔ اَلشَّمْلَلَةُ: شتافتن ولیس ہذا الباب فی القرآن۔

باب دوم بروزن فَعْنَلَةٌ بزیادۃ النون بین العین واللام چوں اَلْقَلْنَسَةُ کلاہ پوشیدن تصریفہ قَلْنَسَ يُقَلْنِسُ قَلْنَسَةً فَهُوَ مُقَلْنِسٌ اَلْاَمْرُمِنْهُ قَلْنِسْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتُقَلْنِسْ ولیس فی القران۔ باب سوم بروزن فَوْعَلَةٌ بزیادۃ الواو بین الفاء والعین چوں اَلْجَوْرَبَةُ : پائتابہ پوشیدن تصریفہ جَوْرَبَ يُجَوْرِبُ جَوْرَبَةً فَهُوَ مُجَوْرِبٌ وَجُوْرِبَ يُجَوْرَبُ جَوْرَبَةً فَهُوَ مُجَوْرَبٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ جَوْرِبْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتُجَوْرِبْ ۔ اَلْحَوْقَلَةُ: سخت پیرشدن ولیس فی القرآن

باب چہارم بروزن فَعْوَلَةٌ بزیادۃ الواو بین العین واللام چوں اَلسَّرْوَلَةُ ازار پوشیدن تصریفہ سَرْوَلَ يُسَرْوِلُ سَرْوَلَةً فَهُوَ مُسَرْوِلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ سَرْوِلْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتُسَرْوِلْ ۔ اَلْجَهْوَرَةُ : آواز بلند کردن ولیس فی القرآن۔

---

(۱) ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد کا پہلا باب فَعْلَلَةٌ ہے اس باب کی علامت لام کا تکرار ہے جیسے جَلْبَبَ بروزن فَعْلَلَ اس میں لام کلمہ مکرر ہے کیونکہ اس کا مادہ جَلَبَ بروزن فَعَلَ ہے رباعی کے ساتھ ملحق کرنے کے لئے ایک باء بڑھائی گئی تو جَلْبَبَ ہوا۔ اَلْجَلْبَبَةُ : چادر پہننا۔ اَلشَّمْلَلَةُ دوڑنا۔

سوال: جب جَلْبَبَةٌ اور دَحْرَجَةٌ دونوں ہم وزن ہیں تو ان میں کیا فرق ہے کہ جَلْبَبَ ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی ہے اور دَحْرَجَةٌ رباعی مجرد ہے؟ جواب: ان میں فرق یہ ہے کہ جَلْبَبَةٌ میں ایک لام زائد ہے اور اس میں حرف اصلی تین ہیں اور دَحْرَجَةٌ میں دونوں لام اصلی ہیں اور اس کے حرف اصلی چار ہیں۔

سوال: جَلْبَبَ میں دو حرف ایک جنس کے یعنی دو باء موجود ہیں اس میں ادغام کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب: ادغام کی ایک شرط یہ ہے کہ کلمہ ملحق نہ ہو۔ چونکہ یہ کلمہ ملحق ہے اس لئے اس میں ادغام نہیں کیا گیا۔

سوال: یہ باب تو رباعی مجرد کے ہم وزن نہیں ہے کیونکہ اس کا وزن فَعْنَلَةٌ ہے جبکہ رباعی کا وزن فَعْلَلَةٌ ہے پھر یہ ملحق برباعی کیسے ہوا؟

جواب: الحاق میں وزن صوری کا اعتبار ہوتا ہے نہ کہ وزن صرفی کا اور اس باب کا وزن صوری فَعْلَلَةٌ ہے لہذا وزن صوری کے اعتبار سے فَعْنَلَةٌ رباعی کے ہموزن ہے۔

باب دوم فَعْنَلَةٌ ہے اس میں عین اور لام کے درمیان نون زائد ہے۔ اَلْقَلْنَسَةُ ٹوپی پہننا۔

(۲) یہ باب بھی ملحق برباعی مجرد ہے اس کا وزن صوری فَعْلَلَةٌ ہے لیکن وزن صرفی فَوْعَلَةٌ ہے اور فاء وعین کے درمیان واؤ زائد ہے اس لئے یہ ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی ہے۔ اَلْجَوْرَبَةُ : جراب پہننا صاحب علم الصیغہ نے اس کے معنی جراب پہنانا لکھے ہیں اور یہی صحیح ہے۔ اَلْحَوْقَلَةُ : بہت بوڑھا ہونا۔ فَعْوَلَةٌ : عین ولام کے درمیان واؤ کی زیادتی کے ساتھ۔ اَلسَّرْوَلَةُ : شلوار پہننا صاحب علم الصیغہ نے اس کے معنی شلوار پہنانا کے لکھے ہیں۔ اس باب میں فاء اور عین کے درمیان یا زائد ہے۔

باب پنجم بروزن فَیْعَلَۃٌ بزیادۃ الیاء بین الفاء والعین چوں اَلْخَیْعَلَۃُ : پیراہن بے آستین پوشیدن **تصریفہ** خَیْعَلَ یُخَیْعِلُ خَیْعَلَۃً فَھُوَ مُخَیْعِلٌ وَخُوْعِلَ یُخَیْعَلُ خَیْعَلَۃً فَھُوَ مُخَیْعَلٌ اَلْاَمْرُمِنْہُ خَیْعِلْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَاتُخَیْعِلْ ۔اَلْھَیْمَنَۃُ : گواہ شدن۔ یُقَالُ اِنَّ الْھَاءَ فِیْہِ مُبْدَلَۃٌ مِنَ الْھَمْزَۃِ ۔اَلصَّیْطَرَۃُ : برگماشتہ شدن۔ وَجَاءَ فِی الْقُرْاٰنِ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَسْتَ عَلَیْھِمْ بِمُصَیْطِرٍ ۔ بدانکہ خوعل دراصل خُیْعِلَ بوداز جہت ضمہ ماقبل یاواؤ گشت خُوْعِلَ شد۔ **باب ششم بروزن فَعْیَلَۃٌ بزیادۃ الیاء بین العین واللام چوں اَلشَّرْیَفَۃُ :** افزونی برگہائے کشت بریدن، **تصریفہ** شَرْیَفَ یُشَرْیِفُ شَرْیَفَۃً فَھُوَ مُشَرْیِفٌ وَشُرْیِفَ یُشَرْیَفُ شَرْیَفَۃً فَھُوَ مُشَرْیَفٌ اَلْاَمْرُمِنْہُ شَرْیِفْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تُشَرْیِفْ ۔ اَلْحَزْیَلَۃُ : زراندودن۔ ولیس فی القرآن۔ **باب ہفتم بروزن فَعْلَاۃٌ بزیادۃ الالف المبدلۃ من الیاء بعد اللام** ....

---

(۱) اَلْخَیْعَلَۃُ : بے آستین کرتہ پہننا مراح میں اس کے معنی پیراہن بے آستین پوشانیدن لکھے ہیں۔ اَلْھَیْمَنَۃُ : گواہ ہونا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی "ہا" ہمزہ سے تبدیل شدہ ہے۔ شمس العلوم میں ہے کہ اس کا قائل محمد بن یزید ہے۔ چوں کہ مصنف کے نزدیک یہ قول پسندیدہ نہیں تھا لہذا صیغہ تمریض (یُقَالُ) سے اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔

فائدہ: مصنف کے نزدیک اَلْھَیْمَنَۃُ کی ہاء اصلی ہے تفسیر جلالین میں بھی اَلْمُھَیْمِنُ کے تحت ہاء کو اصلی قرار دیا گیا ہے لیکن بیضاوی میں تصریح ہے کہ یہ ہاء اصلی نہیں ہے بلکہ ہمزہ کے عوض ہے۔

اَلصَّیْطَرَۃُ مقرر ہونا۔ (۲) خُوْعِلَ یہ اس اعتراض کا جواب ہے کہ اس باب میں اگر فاء وعین کے درمیان یا زائد ہوتی ہے تو خُوْعِلَ ماضی مجہول میں وہ کیوں نہیں ہے؟ جواب: یہ ہے کہ خُوْعِلَ اصل میں خُیْعِلَ تھا ماقبل مضموم ہونے کی وجہ سے یاء واؤ سے بدل گئی ہے۔ اَلشَّرْیَفَۃُ : کھیت کے بڑھے ہوئے پتے کاٹنا۔ اَلْحَزْیَلَۃُ : سونا چڑھانا۔

(۳) سوال: ملحقات میں تو واؤ اور یاء ماقبل مفتوح کی الف سے تبدیلی جائز نہیں یہاں کیسے جائز ہوگئی؟

جواب: مصنف نے اپنے قول بزیادۃ الالف المبدلۃ الخ سے اس اعتراض کے جواب کی طرف اشارہ کر دیا ہے یعنی اس میں الف کو یاء پہلے کیا گیا ہے پھر اس کو ملحق کیا گیا ہے۔

جواب: اس باب کے لام میں تغیر ہوا ہے جس کے لئے کلمہ کا ملحق نہ ہونا شرط نہیں ہے البتہ عین کلمہ میں واؤ یا یائے متحرک واقع ہو تو اس کے لئے کلمہ کا ملحق نہ ہونا شرط ہے یہی وجہ ہے کہ شریف کی یاء کی حرکت ماقبل کو دے کر بقائدہ بیاع الف نہیں کیا گیا کہ یہ عین کلمہ میں واقع ہے۔

چوں اَلْقَلْسَاةُ : کلاہ پوشیدن، اصلہ قَلْسَيَةٌ فَانْقَلَبَتِ الْيَاءُ اَلِفًا لِتَحَرُّكِهَا وَانْفِتَاحِ مَاقَبْلَهَا تصریفہ قَلْسٰی يُقَلْسِیُ قَلْسَاةٌ فَهُوَ مُقَلْسٍ وَقُلْسِيَ يُقَلْسٰی قَلْسَاةً فَهُوَ مُقَلْسٍ اَلْاَمْرُ مِنْهُ قَلْسِ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتُقَلْسِ ۔اَلْحَعْبَاةُ : افگندن ۔ولیس فی القرآن يُقَلْسِیُ دراصل يُقَلْسِيُ بودضمہ بریا دشوار داشتہ ساکن کردند يُقَلْسِیْ شد مُقَلْسٍ دراصل مُقَلْسِيٌ بودضمہ بریادشوار داشتہ ساکن کردند التقائے ساکنین شد میان یاوتنوین یاافتادمُقَلْسٍ شدوَقُلْسِيَ براصل خود ست يُقَلْسٰی دراصل يُقَلْسَيُ بودیامتحرک ماقبلش مفتوح یاالف گشت يُقَلْسٰی شد مُقَلْسًى دراصل مُقَلْسَيٌ بودیا راازجہت فتحہ ماقبل بالف بدل کردند التقائے ساکنین شد میان الف وتنوین الف افتاد مُقَلْسًى شد قَلْسِ دراصل قَلْسِيُ بودیابعلامت جزمی افتاد قَلْسِ شد لَاتُقَلْسِ دراصل لَاتُقَلْسِيُ بودہ است اینجانیز یابعلت جزمی افتاد لَاتُقَلْسِ شد۔

اما آنکہ ملحق برباعی منشعب باشدآں نیز دوگونہ است یکی آنکہ ملحق بہ تَدَحْرَجَ باشددوم آنکہ ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ باشداما آنکہ ملحق بہ تَدَحْرَجَ باشدآنراہشت بابست۔باب اول بروزن تَفَعْلُلٌ بزیادۃ التاء قبل الفاء وتکرار اللام چوں اَلتَّجَلْبُبُ : چادر پوشیدن،تصریفہ تَجَلْبَبَ يَتَجَلْبَبُ تَجَلْبُبًا فَهُوَ مُتَجَلْبِبٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَجَلْبَبْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَتَجَلْبَبْ ۔اَلتَّغَبْرُرُ: گردآلودہ شدن۔ولیس فی القرآن۔باب دوم بروزن تَفَعْنُلٌ بزیادۃ التاء قبل الفاء والنون بین العین واللام چوں اَلتَّقَلْنُسُ : کلاہ پوشیدن،تصریفہ تَقَلْنَسَ يَتَقَلْنَسُ تَقَلْنُسًا فَهُوَ مُتَقَلْنِسٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَقَلْنَسْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَاتَتَقَلْنَسْ ۔ولیس فی القرآن۔

---

(۱) اَلْقَلْسَاةُ :ٹوپی پہننا۔یہ اصل میں قَلْسَيَةٌ تھایاء متحرک ماقبل مفتوح یاء کوالف سے بدل دیا۔يُقَلْسِیْ مضارع معلوم،اصل میں يُقَلْسِيُ تھایاء کوساکن کردیا گیا کیونکہ ضمہ اس پر ثقیل تھا۔مُقَلْسٍ اسم فاعل،اصل میں مُقَلْسِيٌ تھا۔یاساکن کردی گئی پھراجتماع ساکنین کی وجہ سے گرگئی ۔يُقَلْسٰی مضارع مجہول اصل میں يُقَلْسَيُ تھا۔یاء متحرک ماقبل مفتوح یاالف سے بدل گئی۔مُقَلْسًى اسم مفعول اصل میں مُقَلْسَيٌ تھایاماقبل مفتوح ہونیکی وجہ سے الف سے بدل گئی اورالف التقاء ساکنین کی وجہ سے گرگیا۔قَلْسِ صیغہ امراور لَاتُقَلْسِ صیغہ نہی میں یاء علامت جزمی کی وجہ سے حذف ہوگئی ہے یعنی قَلْسِ امرحاضر تُقَلْسِیُ مضارع حاضر سے بنا ہے اسیطرح لَاتُقَلْسِ نہی حاضر بھی تُقَلْسِیُ مضارع حاضر سے بنا ہے ان دونوں صیغوں کے آخر کو جزم دینی تھی اور جس کلمہ کے آخر میں حرف علت ہواس میں علامت جزم یہ ہے کہ آخر سے حرف علت کوگرادیا جائے لہذا آخر سے یاء کوحذف کردیا گیا۔(۲) یہ باب جس سے ملحق ہے وہ بھی تَفَعْلُلٌ ہے اور ملحق اور ملحق بہ میں فرق یہ ہے کہ ملحق بہ میں صرف تاء زائد ہے لیکن ملحق یعنی تَجَلْبَبَ میں تاء اور ایک باء زائد ہے۔اَلتَّجَلْبُبُ : چادراوڑھنا۔اَلتَّغَبْرُرُ : گردآلودہونا(۳) تَفَعْنُلُ :اس میں فاء سے پہلے تاء اورنون عین ولام کے درمیان زائد ہے۔

باب سوم بروزن تَمَفْعُلٌ بزیادۃ التاء والمیم قبل الفاء چوں اَلتَّمَسْکُنُ: حالت خواری پیدا کردن تصریفہ تَمَسْکَنَ یَتَمَسْکَنُ تَمَسْکُنًا فَھُوَ مُتَمَسْکِنٌ اَلْاَمْرُ مِنْہُ تَمَسْکَنْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَتَمَسْکَنْ ۔اَلتَّمَنْدُلُ: مسح کردن دست بمندیل،یُقَالُ تَمَنْدَلَ الرَّجُلُ اِذَا مَسَحَ بِیَدِہٖ اَلْمِنْدِیْلَ ۔اعلم ان ہذا الباب شاذ بل من قبیل الغلط علی توہم المیم اصلا۔

باب چہارم بروزن تَفَعْلُةٌ بزیادۃ التاء قبل الفاء وبعد اللام چوں اَلتَّعَفْرُةُ: عفریت شدن،یُقَالُ تَعَفْرَتَ الرَّجُلُ اِذَا صَارَ عِفْرِیْتًا اَیْ خَبِیْثًا تصریفہ تَعَفْرَتَ یَتَعَفْرَتُ تَعَفْرُتًا فَھُوَ مُتَعَفْرِتٌ اَلْاَمْرُ مِنْہُ تَعَفْرَتْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَتَعَفْرَتْ اعلم ان ہذا المثال غریب ولیس فی القران۔باب پنجم تَفَوْعُلٌ بزیادۃ التاء قبل الفاء والواو بین الفاء والعین چوں اَلتَّجَوْرُبُ: پاتابہ پوشیدن،تصریفہ تَجَوْرَبَ یَتَجَوْرَبُ تَجَوْرُبًا فَھُوَ مُتَجَوْرِبٌ اَلْاَمْرُ مِنْہُ تَجَوْرَبْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَتَجَوْرَبْ ۔ اَلتَّکَوْثُرُ: بسیار شدن،ولیس فی القران باب ششم بروزن تَفَعْوُلٌ بزیادۃ التاء قبل الفاء والواو بین العین واللام چوں اَلتَّسَرْوُلُ: ازار پوشیدن،تصریفہ تَسَرْوَلَ یَتَسَرْوَلُ تَسَرْوُلًا فَھُوَ مُتَسَرْوِلٌ اَلْاَمْرُ مِنْہُ تَسَرْوَلْ وَالنَّھْیُ عَنْہُ لَا تَتَسَرْوَلْ، اَلتَّدَھْوُرُ: گزشتن شب ولیس فی القران۔

---

(۱) تَمَفْعُلٌ: اس کے فاء سے پہلے تاء اور میم زائد ہیں۔اَلتَّمَسْکُنُ: مسکین ہونا۔اَلتَّمَنْدُلُ: رومال سے ہاتھ صاف کرنا۔مصنف نے اس باب کو شاذ (خلاف قیاس) بلکہ سرے سے غلط قرار دیا ہے اور اس باب سے آنے والے ہر لفظ کو اصل لغت کے خلاف اور مہمل قرار دیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ الحاق کیلئے کوئی حرف، فاء سے پہلے زائد نہیں کیا جاتا۔بجز تاء کے اور اس باب میں فاء سے پہلے میم بھی زائد ہے مصنف کہتے ہیں میم کو اصلی (فاکلمہ) گمان کر کے اس سے پہلے تا زائد کی گئی ہے۔حالانکہ میم اصلی یعنی فاکلمہ نہیں۔

فائدہ: صاحب علم الصیغہ کی تحقیق یہ ہے کہ باب تَمَفْعُلٌ جیسے تَمَسْکُنٌ ملحقات سے ہے اور یہ بات غلط ہے کہ فاکلمہ سے پہلے کوئی حرف برائے الحاق بجز تاء کے زیادہ نہیں کیا جاتا۔

تَفَعْلُةٌ اس باب میں ایک تاء فاء سے پہلے اور دوسری لام کے بعد زائدہ ہے۔اَلتَّعَفْرُةُ: خبیث ہونا۔تَعَفْرَتَ الرَّجُلُ۔چونکہ تَعَفْرَتَ کا معنی مشہور نہیں تھا تو مصنف نے عرب کے محاورہ سے اس کو ثابت کیا ہے کہ جب کوئی خبیث ہو جائے تو اہل عرب کہتے ہیں تَعَفْرَتَ الرَّجُلُ، آدمی خبیث ہو گیا۔ (۲) تَفَوْعُلٌ: اس میں فاء سے پہلے تاء اور فاء اور عین کے درمیان واو زائدہ ہے۔اَلتَّجَوْرُبُ جراب پہننا۔اَلتَّکَوْثُرُ: بہت ہونا۔ تَفَعْوُلٌ: اس میں فاء سے پہلے تاء اور عین والام کے درمیان واو زائدہ ہے۔اَلتَّسَرْوُلُ: شلوار پہننا،چادر باندھنا۔اَلتَّدَھْوُرُ: رات کا گزرنا۔

باب ہفتم بروزن تَفَیْعُلٌ بزیادۃ التاء قبل الفاء والیاء بین الفاء والعین چوں اَلتَّخَیْعُلُ : پیراہن بے آستین پوشیدن، تصریفہ تَخَیْعَلَ یَتَخَیْعَلُ تَخَیْعُلًا فَهُوَ مُتَخَیْعِلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَخَیْعَلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَتَخَیْعَلْ ۔اَلتَّعَیْهُرُ : بے سامان شدن۔اَلتَّشَیْطُنُ: نافرمانی کردن ۔بدانکہ ایں باب درقران شریف نیامدہ است ۔باب ہشتم بروزن تَفَعُّلٍ بزیاۃ التاء قبل الفاء والیاء بعد اللام کہ دراصل تَفَعُّلُیٌ بودہ است ضمہ لام رابکسرہ بدل کردند برائے موافقت یا پس ضمہ بریاد شوار داشتہ ساکن کردند التقائے ساکنین شدمیان یاوتنوین یاافتاد تفعلٍ شد چوں اَلتَّقَلْسِیُ : کلاہ پوشیدن، تصریفہ تَقَلْسٰی یَتَقَلْسٰی تَقَلْسِیًا فَهُوَ مُتَقَلْسٍ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَقَلْسِ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَتَقَلْسِ۔ ولیس فی القران بدانکہ زیادت تا دراول ایں باب برائے الحاق نیست بلکہ برائے معنی مطاوعت ست چنانکہ درتَدَحْرَجَ بودزیراکہ الحاق بزیادت حروف دراول کلمہ نیامدہ است۔

اما آنکہ ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ باشد دو باست وایں ہر دو باب درقرآن شریف نیامدہ است باب اول بروزن اِفْعِنْلَالٌ بزیادۃ ہمزۃ الوصل قبل الفاء والنون بعد العین وتکرار اللام چوں اَلْاِقْعِنْسَاسُ :سخت واپس شدن تصریفہ اِقْعَنْسَسَ یَقْعَنْسِسُ اِقْعِنْسَاسًا فَهُوَ مُقْعَنْسِسٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اِقْعَنْسِسْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَاتَقْعَنْسِسْ ۔اَلْاِعْرِنْكَاكُ سیاہ شدن موئے۔

---

(۱) تَفَیْعُلٌ اس میں فاء سے پہلے تاء اور فاء وعین کے درمیان یا زائد ہے۔اَلتَّخَیْعُلُ :پیراہن بے آستین کرتہ پہننا۔اَلتَّعَیْهُرُ: بے سامان ہونا۔ اَلتَّشَیْطُنُ: نافرمانی کرنا۔(۲) تَفَعُّلٍ :اس میں فاسے پہلے تاء اور لام کے بعد یازائد ہے کیونکہ اصل میں تَفَعُّلُیٌ تھا۔لام کا ضمہ یاء کی موافقت میں کسرہ سے تبدیل کیا پھر یاء پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے اس کو ساکن کیا اور یاء التقاء ساکنین کی وجہ سے گرگئی۔اَلتَّقَلْسِیُ :ٹوپی پہننا ۔مذکورہ بالا ابواب میں تاء الحاق کے لئے نہیں بلکہ معنی مطاوعت کیلئے ہے جس طرح کہ تَدَحْرَجَ میں تھی اس لئے کہ الحاق کے لئے اول کلمہ میں حروف زائد نہیں کیے جاتے۔

فائدہ: مطاوعت کے معنی ہیں ایک فعل کے بعد دوسرے فعل کا اس امر پر دلالت کرنے کیلئے آنا کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کرلیا ہے ۔جیسے صَرَّفْتُهٗ فَانْصَرَفَ (میں نے اس کو پھیرا پس وہ پھر گیا)

(۳) اس باب کی علامت فاء سے پہلے ہمزہ اور عین کے بعد نون کی زیادتی اور تکرار لام ہے۔اَلْاِقْعِنْسَاسُ :بہت پیچھے رہنا۔

اَلْاِعْرِنْكَاكُ : بال سیاہ ہونا۔

باب دوم بروزن اِفْعِنْلَاءٌ بزیادة مزة الوصل قبل الفاء والنون بین العین واللام والیآء بعد اللام چوں اَلْاِسْلِنْقَاءُ: ستان باز خفتن ـ بدانکہ اِسْلِنْقَاءٌ دراصل اِسْلِنْقَایٌ بودہ است یا بعد الف افتاد پس ہمزہ گشت اِسْلِنْقَاءٌ شد تصریفہ اِسْلَنْقٰی یَسْلَنْقِیْ اِسْلِنْقَاءٌ فَهُوَ مُسْلَنْقٍ اَلْاَمْرُمِنْهُ اِسْلَنْقِ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَسْلَنْقِ ـ اَلْاِسْرِنْدَاءُ: غلبہ کردن خواب برمردم ـ

بِدَانْ اَلْحَقَكَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِالصَّالِحِیْنَ کہ الحاق درلغت بمعنی دررسیدن ودررسانیدن ست ودراصلاح اہل صرف آنست کہ درکلمہ حرفے زیادہ کنند تا آں کلمہ بروزن کلمہ دیگر شود از برائے آنکہ معاملہ کہ با ملحق بہ کردہ شود با ملحق نیز کردہ آید وشرط الحاق آنست کہ مصدر ملحق با مصدر ملحق بہ موافق باشد نہ مخالف ـ تمام شد نسخہ منشعب ـ

---

(۱) اس باب میں سے فاء پہلے ہمزہ وصل عین ولام کے درمیان نون اور لام کے بعد یا زائد ہیں ـ اَلْاِسْلِنْقَاءُ: پشت پر لیٹنا، گدی پر لیٹنا ـ

(۲) اِسْلِنْقَاءٌ یہ ایک سوال کا جواب ہے ـ جس کی تقریر یہ ہے کہ مصنف نے کہا ہے کہ اس باب میں لام کے بعد یا زائد ہوتی ہے حالانکہ اس کے مصدر میں تو یاء نہیں ہے بلکہ ہمزہ ہے ـ مصنف نے "بدانکہ" سے جواب دیا کہ یہ ہمزہ اصل میں یاء تھا یاء الف کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے ہمزہ سے بدل گئی ہے جس کا قاعدہ یہ ہے کہ جہڑا واؤ تے یاء پیچھے الف زائد وچ طرف دے آوے ـ یا حکم طرف دے واجبا سنوں ہمزہ کیتا جاوے اِسْلَنْقٰی اصل میں اِسْلَنْقَیَ تھا ـ یاء متحرک ماقبل مفتوح بقاعدہ قَالَ الف ہوگئی اور یَسْلَنْقِیْ اصل میں یَسْلَنْقِیُ تھا ـ یاء پر ضمہ ثقیل تھا اس کو حذف کر دیا یَسْلَنْقِیْ ہوا ـ

الحاق کے لغوی معنی ہیں ایک شی کو دوسری کے ساتھ ملانا ـ اہل عرب کی اصطلاح میں الحاق یہ ہے کہ ثلاثی مجرد میں ایک یا زیادہ حرف بڑھا کر اس کو رباعی مجرد یا مزید فیہ کے ہم وزن کر دینا تا کہ جو معاملہ ملحق بہ کے ساتھ کیا گیا ملحق کے ساتھ بھی کیا جائے ـ چنانچہ قانونچہ عجیبہ میں ہے

بر ثلاثی فزودن حرفے ویا بیشتر ـ تا شود یکساں بتصریف رباعی سربسر ـ

لیک می نبود معانی قیاسی رامفید ـ آں زیاد تہا کہ دراوزان ملحق شد پدید

یعنی ثلاثی پر ایک یا زیادہ حرف بڑھا دینا تا کہ وہ رباعی کی گردان کی مانند ہو جائے لیکن وہ زیادت معانی قیاسیہ کا افادہ نہ کرے ـ الحاق کی شرط یہ ہے کہ ملحق بہ اور ملحق کے مصدر موافق یعنی ہم وزن ہوں تو جَلْبَبَ، ملحق بَدَحْرَجَ ہے کیونکہ جَلْبَبَ کا مصدر جَلْبَبَةٌ ہے جو دَحْرَجَ کے مصدر (دَحْرَجَةٌ) کے موافق ہے اور اَخْرَجَ ملحق بِدَحْرَجَ نہیں اس لئے کہ اَخْرَجَ کا مصدر اِخْرَاجٌ ہے جو دَحْرَجَ کے مصدر کے موافق نہیں ہے بلکہ بروزن اِفْعَالٌ ہے نیز یہ بھی ضروری ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کے خواص ایک ہوں جبکہ اَخْرَجَ کا خاصہ لازم کو متعدی بنانا ہے اور دَحْرَجَ کا یہ خاصہ نہیں ہے لہذا اَخْرَجَ ملحق نہیں ہے ـ

سوال: کیا باب دَحْرَجَ کی کوئی خاصیت جلبب میں پائی جاتی ہے؟

جواب: ہاں پائی جاتی ہے اور وہ الباس ماخذ ہے یعنی ماخذ پہننا اور یہ خاصیت جَلْبَبَ میں پائی جاتی ہے کیوں کہ جَلْبَبَ کے معنی ہیں اِلْبَاسِ جِلْبَابٌ یعنی چادر پہنانا ـ

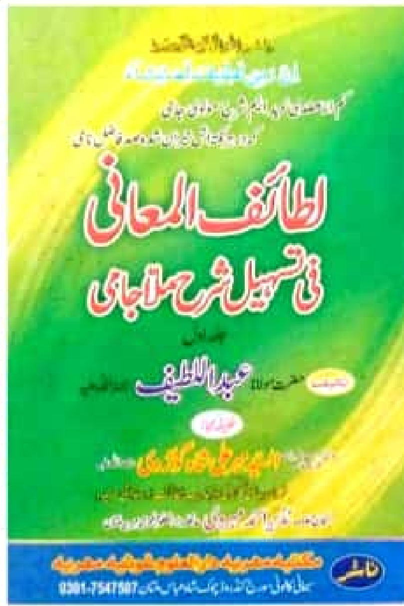
جدول مشتمل بر سہ صد و سی و شش صیغہائے ماضی کہ حفظ آں طلبہ را نہایت مفید بود و احاطش موجب ترقی استعداد شود

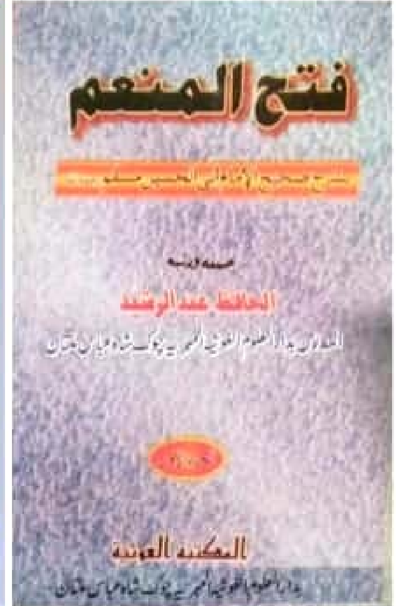
اسمائے مشتقات	واحد مذکر غائب	تثنیہ مذکر غائب	جمع مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	تثنیہ مؤنث غائب	جمع مؤنث غائب	واحد مذکر حاضر	تثنیہ مذکر حاضر	جمع مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	تثنیہ مؤنث حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
ماضی مطلق مثبت معروف	فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوا	فَعَلَتْ	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ	فَعَلْتَ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمْ	فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُنَّ	فَعَلْتُ	فَعَلْنَا
ماضی مطلق مثبت مجہول	فُعِلَ	فُعِلَا	فُعِلُوا	فُعِلَتْ	فُعِلَتَا	فُعِلْنَ	فُعِلْتَ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُمْ	فُعِلْتِ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُنَّ	فُعِلْتُ	فُعِلْنَا
ماضی مطلق منفی معروف	مَا فَعَلَ	مَا فَعَلَا	مَا فَعَلُوا	مَا فَعَلَتْ	مَا فَعَلَتَا	مَا فَعَلْنَ	مَا فَعَلْتَ	مَا فَعَلْتُمَا	مَا فَعَلْتُمْ	مَا فَعَلْتِ	مَا فَعَلْتُمَا	مَا فَعَلْتُنَّ	مَا فَعَلْتُ	مَا فَعَلْنَا
ماضی مطلق منفی مجہول	مَا فُعِلَ	مَا فُعِلَا	مَا فُعِلُوا	مَا فُعِلَتْ	مَا فُعِلَتَا	مَا فُعِلْنَ	مَا فُعِلْتَ	مَا فُعِلْتُمَا	مَا فُعِلْتُمْ	مَا فُعِلْتِ	مَا فُعِلْتُمَا	مَا فُعِلْتُنَّ	مَا فُعِلْتُ	مَا فُعِلْنَا
ماضی قریب مثبت معروف	قَدْ فَعَلَ	قَدْ فَعَلَا	قَدْ فَعَلُوا	قَدْ فَعَلَتْ	قَدْ فَعَلَتَا	قَدْ فَعَلْنَ	قَدْ فَعَلْتَ	قَدْ فَعَلْتُمَا	قَدْ فَعَلْتُمْ	قَدْ فَعَلْتِ	قَدْ فَعَلْتُمَا	قَدْ فَعَلْتُنَّ	قَدْ فَعَلْتُ	قَدْ فَعَلْنَا
ماضی قریب مثبت مجہول	قَدْ فُعِلَ	قَدْ فُعِلَا	قَدْ فُعِلُوا	قَدْ فُعِلَتْ	قَدْ فُعِلَتَا	قَدْ فُعِلْنَ	قَدْ فُعِلْتَ	قَدْ فُعِلْتُمَا	قَدْ فُعِلْتُمْ	قَدْ فُعِلْتِ	قَدْ فُعِلْتُمَا	قَدْ فُعِلْتُنَّ	قَدْ فُعِلْتُ	قَدْ فُعِلْنَا
ماضی قریب منفی معروف	قَدْ مَا فَعَلَ	قَدْ مَا فَعَلَا	قَدْ مَا فَعَلُوا	قَدْ مَا فَعَلَتْ	قَدْ مَا فَعَلَتَا	قَدْ مَا فَعَلْنَ	قَدْ مَا فَعَلْتَ	قَدْ مَا فَعَلْتُمَا	قَدْ مَا فَعَلْتُمْ	قَدْ مَا فَعَلْتِ	قَدْ مَا فَعَلْتُمَا	قَدْ مَا فَعَلْتُنَّ	قَدْ مَا فَعَلْتُ	قَدْ مَا فَعَلْنَا
ماضی قریب منفی مجہول	قَدْ مَا فُعِلَ	قَدْ مَا فُعِلَا	قَدْ مَا فُعِلُوا	قَدْ مَا فُعِلَتْ	قَدْ مَا فُعِلَتَا	قَدْ مَا فُعِلْنَ	قَدْ مَا فُعِلْتَ	قَدْ مَا فُعِلْتُمَا	قَدْ مَا فُعِلْتُمْ	قَدْ مَا فُعِلْتِ	قَدْ مَا فُعِلْتُمَا	قَدْ مَا فُعِلْتُنَّ	قَدْ مَا فُعِلْتُ	قَدْ مَا فُعِلْنَا
ماضی بعید مثبت معروف	كَانَ فَعَلَ	كَانَا فَعَلَا	كَانُوا فَعَلُوا	كَانَتْ فَعَلَتْ	كَانَتَا فَعَلَتَا	كُنَّ فَعَلْنَ	كُنْتَ فَعَلْتَ	كُنْتُمَا فَعَلْتُمَا	كُنْتُمْ فَعَلْتُمْ	كُنْتِ فَعَلْتِ	كُنْتُمَا فَعَلْتُمَا	كُنْتُنَّ فَعَلْتُنَّ	كُنْتُ فَعَلْتُ	كُنَّا فَعَلْنَا
ماضی بعید مثبت مجہول	كَانَ فُعِلَ	كَانَا فُعِلَا	كَانُوا فُعِلُوا	كَانَتْ فُعِلَتْ	كَانَتَا فُعِلَتَا	كُنَّ فُعِلْنَ	كُنْتَ فُعِلْتَ	كُنْتُمَا فُعِلْتُمَا	كُنْتُمْ فُعِلْتُمْ	كُنْتِ فُعِلْتِ	كُنْتُمَا فُعِلْتُمَا	كُنْتُنَّ فُعِلْتُنَّ	كُنْتُ فُعِلْتُ	كُنَّا فُعِلْنَا
ماضی بعید منفی معروف	مَا كَانَ فَعَلَ	مَا كَانَا فَعَلَا	مَا كَانُوا فَعَلُوا	مَا كَانَتْ فَعَلَتْ	مَا كَانَتَا فَعَلَتَا	مَا كُنَّ فَعَلْنَ	مَا كُنْتَ فَعَلْتَ	مَا كُنْتُمَا فَعَلْتُمَا	مَا كُنْتُمْ فَعَلْتُمْ	مَا كُنْتِ فَعَلْتِ	مَا كُنْتُمَا فَعَلْتُمَا	مَا كُنْتُنَّ فَعَلْتُنَّ	مَا كُنْتُ فَعَلْتُ	مَا كُنَّا فَعَلْنَا

ماضی بعید منفی مجہول	مَا كَانَ فُعِلَ	مَا كَانَا فُعِلَا	مَا كَانُوا فُعِلُوا	مَا كَانَتْ فُعِلَتْ	مَا كَانَتَا فُعِلَتَا	مَا كُنَّ فُعِلْنَ	مَا كُنْتَ فُعِلْتَ	مَا كُنْتُمَا فُعِلْتُمَا	مَا كُنْتُمْ فُعِلْتُمْ	مَا كُنْتِ فُعِلْتِ	مَا كُنْتُمَا فُعِلْتُمَا	مَا كُنْتُنَّ فُعِلْتُنَّ	مَا كُنْتُ فُعِلْتُ	مَا كُنَّا فُعِلْنَا
ماضی استمراری ثبت معروف	كَانَ يَفْعَلُ	كَانَا يَفْعَلَانِ	كَانُوا يَفْعَلُونَ	كَانَتْ تَفْعَلُ	كَانَتَا تَفْعَلَانِ	كُنَّ يَفْعَلْنَ	كُنْتَ تَفْعَلُ	كُنْتُمَا تَفْعَلَانِ	كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ	كُنْتِ تَفْعَلِينَ	كُنْتُمَا تَفْعَلَانِ	كُنْتُنَّ تَفْعَلْنَ	كُنْتُ اَفْعَلُ	كُنَّا نَفْعَلُ
ماضی استمراری ثبت مجہول	كَانَ يُفْعَلُ	كَانَا يُفْعَلَانِ	كَانُوا يُفْعَلُونَ	كَانَتْ تُفْعَلُ	كَانَتَا تُفْعَلَانِ	كُنَّ يُفْعَلْنَ	كُنْتَ تُفْعَلُ	كُنْتُمَا تُفْعَلَانِ	كُنْتُمْ تُفْعَلُونَ	كُنْتِ تُفْعَلِينَ	كُنْتُمَا تُفْعَلَانِ	كُنْتُنَّ تُفْعَلْنَ	كُنْتُ اُفْعَلُ	كُنَّا نُفْعَلُ
ماضی استمراری منفی معروف	مَا كَانَ يَفْعَلُ	مَا كَانَا يَفْعَلَانِ	مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ	مَا كَانَتْ تَفْعَلُ	مَا كَانَتَا تَفْعَلَانِ	مَا كُنَّ يَفْعَلْنَ	مَا كُنْتَ تَفْعَلُ	مَا كُنْتُمَا تَفْعَلَانِ	مَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ	مَا كُنْتِ تَفْعَلِينَ	مَا كُنْتُمَا تَفْعَلَانِ	مَا كُنْتُنَّ تَفْعَلْنَ	مَا كُنْتُ اَفْعَلُ	مَا كُنَّا نَفْعَلُ
ماضی استمراری منفی مجہول	مَا كَانَ يُفْعَلُ	مَا كَانَا يُفْعَلَانِ	مَا كَانُوا يُفْعَلُونَ	مَا كَانَتْ تُفْعَلُ	مَا كَانَتَا تُفْعَلَانِ	مَا كُنَّ يُفْعَلْنَ	مَا كُنْتَ تُفْعَلُ	مَا كُنْتُمَا تُفْعَلَانِ	مَا كُنْتُمْ تُفْعَلُونَ	مَا كُنْتِ تُفْعَلِينَ	مَا كُنْتُمَا تُفْعَلَانِ	مَا كُنْتُنَّ تُفْعَلْنَ	مَا كُنْتُ اُفْعَلُ	مَا كُنَّا نُفْعَلُ
ماضی احتمالی ثبت معروف	لَعَلَّمَا فَعَلَ	لَعَلَّمَا فَعَلَا	لَعَلَّمَا فَعَلُوا	لَعَلَّمَا فَعَلَتْ	لَعَلَّمَا فَعَلَتَا	لَعَلَّمَا فَعَلْنَ	لَعَلَّمَا فَعَلْتَ	لَعَلَّمَا فَعَلْتُمَا	لَعَلَّمَا فَعَلْتُمْ	لَعَلَّمَا فَعَلْتِ	لَعَلَّمَا فَعَلْتُمَا	لَعَلَّمَا فَعَلْتُنَّ	لَعَلَّمَا فَعَلْتُ	لَعَلَّمَا فَعَلْنَا
ماضی احتمالی ثبت مجہول	لَعَلَّمَا فُعِلَ	لَعَلَّمَا فُعِلَا	لَعَلَّمَا فُعِلُوا	لَعَلَّمَا فُعِلَتْ	لَعَلَّمَا فُعِلَتَا	لَعَلَّمَا فُعِلْنَ	لَعَلَّمَا فُعِلْتَ	لَعَلَّمَا فُعِلْتُمَا	لَعَلَّمَا فُعِلْتُمْ	لَعَلَّمَا فُعِلْتِ	لَعَلَّمَا فُعِلْتُمَا	لَعَلَّمَا فُعِلْتُنَّ	لَعَلَّمَا فُعِلْتُ	لَعَلَّمَا فُعِلْنَا
ماضی احتمالی منفی معروف	لَعَلَّمَا مَا فَعَلَ	لَعَلَّمَا مَا فَعَلَا	لَعَلَّمَا مَا فَعَلُوا	لَعَلَّمَا مَا فَعَلَتْ	لَعَلَّمَا مَا فَعَلَتَا	لَعَلَّمَا مَا فَعَلْنَ	لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتَ	لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُمَا	لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُمْ	لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتِ	لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُمَا	لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُنَّ	لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُ	لَعَلَّمَا مَا فَعَلْنَا
ماضی احتمالی منفی مجہول	لَعَلَّمَا مَا فُعِلَ	لَعَلَّمَا مَا فُعِلَا	لَعَلَّمَا مَا فُعِلُوا	لَعَلَّمَا مَا فُعِلَتْ	لَعَلَّمَا مَا فُعِلَتَا	لَعَلَّمَا مَا فُعِلْنَ	لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتَ	لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُمَا	لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُمْ	لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتِ	لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُمَا	لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُنَّ	لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُ	لَعَلَّمَا مَا فُعِلْنَا
ماضی تمنائی ثبت معروف	لَيْتَمَا فَعَلَ	لَيْتَمَا فَعَلَا	لَيْتَمَا فَعَلُوا	لَيْتَمَا فَعَلَتْ	لَيْتَمَا فَعَلَتَا	لَيْتَمَا فَعَلْنَ	لَيْتَمَا فَعَلْتَ	لَيْتَمَا فَعَلْتُمَا	لَيْتَمَا فَعَلْتُمْ	لَيْتَمَا فَعَلْتِ	لَيْتَمَا فَعَلْتُمَا	لَيْتَمَا فَعَلْتُنَّ	لَيْتَمَا فَعَلْتُ	لَيْتَمَا فَعَلْنَا
ماضی تمنائی ثبت مجہول	لَيْتَمَا فُعِلَ	لَيْتَمَا فُعِلَا	لَيْتَمَا فُعِلُوا	لَيْتَمَا فُعِلَتْ	لَيْتَمَا فُعِلَتَا	لَيْتَمَا فُعِلْنَ	لَيْتَمَا فُعِلْتَ	لَيْتَمَا فُعِلْتُمَا	لَيْتَمَا فُعِلْتُمْ	لَيْتَمَا فُعِلْتِ	لَيْتَمَا فُعِلْتُمَا	لَيْتَمَا فُعِلْتُنَّ	لَيْتَمَا فُعِلْتُ	لَيْتَمَا فُعِلْنَا
ماضی تمنائی منفی معروف	لَيْتَمَا مَا فَعَلَ	لَيْتَمَا مَا فَعَلَا	لَيْتَمَا مَا فَعَلُوا	لَيْتَمَا مَا فَعَلَتْ	لَيْتَمَا مَا فَعَلَتَا	لَيْتَمَا مَا فَعَلْنَ	لَيْتَمَا مَا فَعَلْتَ	لَيْتَمَا مَا فَعَلْتُمَا	لَيْتَمَا مَا فَعَلْتُمْ	لَيْتَمَا مَا فَعَلْتِ	لَيْتَمَا مَا فَعَلْتُمَا	لَيْتَمَا مَا فَعَلْتُنَّ	لَيْتَمَا مَا فَعَلْتُ	لَيْتَمَا مَا فَعَلْنَا
ماضی تمنائی منفی مجہول	لَيْتَمَا مَا فُعِلَ	لَيْتَمَا مَا فُعِلَا	لَيْتَمَا مَا فُعِلُوا	لَيْتَمَا مَا فُعِلَتْ	لَيْتَمَا مَا فُعِلَتَا	لَيْتَمَا مَا فُعِلْنَ	لَيْتَمَا مَا فُعِلْتَ	لَيْتَمَا مَا فُعِلْتُمَا	لَيْتَمَا مَا فُعِلْتُمْ	لَيْتَمَا مَا فُعِلْتِ	لَيْتَمَا مَا فُعِلْتُمَا	لَيْتَمَا مَا فُعِلْتُنَّ	لَيْتَمَا مَا فُعِلْتُ	لَيْتَمَا مَا فُعِلْنَا

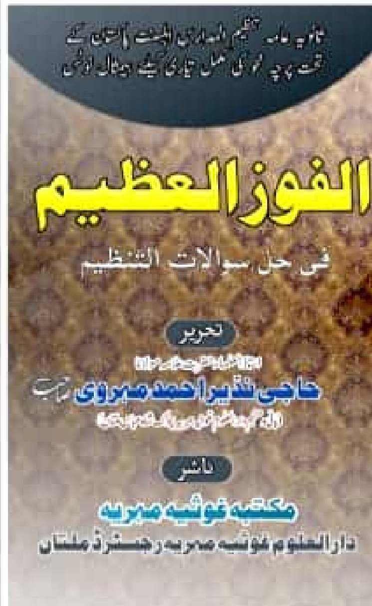
مصنف کی دیگر تصنیفات

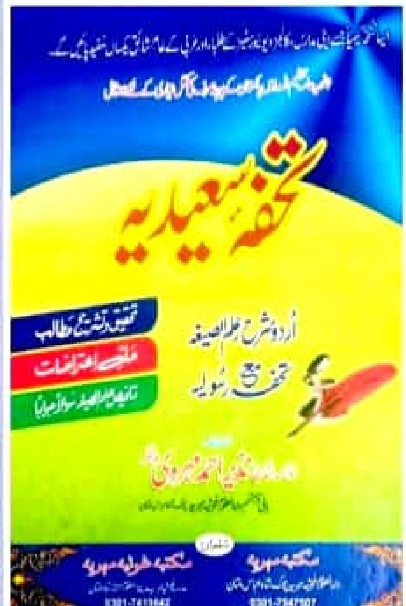


















مکتبہ غوثیہ مہریہ

دارالعلوم غوثیہ مہریہ رجسٹرڈ ملتان